

کتابُ الجنة

14

تفہیم السنۃ

جنت کا بیان

مخبرِ قبائل کیلانی

جنت
پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور پاکستان

297.46

915 ج

119045

22/191

۱۶

مکتبہ السنہ

کتاب الجملة

جنت کا بیان

محمد اقبال کیلانی

۲۔ شیش محل روڈ۔ لاہور

فون: 7232808

حکیت پبلیکیشنز

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

۲۹۷۶۱۱۵
۲۰۹۱۵
۱۱۹۵۲۵



نام کتاب	جنت کا بیان
نام مؤلف	محمد اقبال کیلانی بن حافظ مولانا محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
کیوزنگ	ہارون الرشید کیلانی
اہتمام	خالد محمود کیلانی
ناشر	حدیث پبلی کیشنز
قیمت	86/- روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور

فون : 7232808

فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نمبر شمار
5	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	1
49	جنت کی موجودگی کا ثبوت	اَثْبَاتُ وُجُوْدِ الْجَنَّةِ	2
51	جنت کے نام	اَلْاَسْمَاءُ الْجَنَّةِ	3
53	جنت قرآن مجید کی روشنی میں	اَلْجَنَّةُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْاٰنِ	4
67	جنت کی شان	شَانُ الْجَنَّةِ	5
71	جنت کی وسعت	سَعَةُ الْجَنَّةِ	6
74	جنت کے دروازے	اَبْوَابُ الْجَنَّةِ	7
80	جنت کے درجات	دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ	8
84	جنت کے محلات	قُصُوْرُ الْجَنَّةِ	9
88	جنت کے خیمے	خِیَامُ الْجَنَّةِ	10
90	جنت کے بازار	سُوْقُ الْجَنَّةِ	11
91	جنت کے درخت	اَشْجَارُ الْجَنَّةِ	12
95	جنت کے پھل	اَثْمَارُ الْجَنَّةِ	13
99	جنت کی نہریں	اَنْهَارُ الْجَنَّةِ	14
102	جنت کے چشمے	عُیُوْنُ الْجَنَّةِ	15
105	نہر کوثر	نَهْرُ الْکُوْثَرِ	16
111	اہل جنت کا کھانا پینا	طَعَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شَرَابُهُمْ	17
117	اہل جنت کے لباس اور زیورات	لِبَاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ حُلِیَّتِهِمْ	18

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماءُ الْآبْوَابِ	نمبر شمار
122	اہل جنت کی مجلسیں اور مسندیں	مَجَالِسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَسَانِدُهُمْ	19
125	اہل جنت کے خادم	خُدَّامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ	20
127	جنت کی خواتین	نِسَاءُ الْجَنَّةِ	21
132	آہو چشم حوریں	حُورٌ عَيْنٌ	22
136	جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا	رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ	23
138	جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار	رُؤْيَةُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ	24
142	اہل جنت کے اوصاف	أَوْصَافُ أَهْلِ الْجَنَّةِ	25
149	بنی نوع انسان میں سے جنتیوں اور جہنمیوں کی نسبت	نِسْبَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ بَنِي آدَمَ	26
151	جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت	كَثْرَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ	27
154	جنت میں لے جانے والے اعمال مشقت طلب ہیں	الْأَعْمَالُ السَّائِقَةُ إِلَى الْجَنَّةِ شَاقَّةٌ	28
157	جنت کی بشارت پانے والے لوگ	الْمُبَشِّرُونَ بِالْجَنَّةِ	29
167	جنت میں داخل ہونے والے لوگ	الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ	30
188	ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ	الْمَحْرُومُونَ مِنَ الْجَنَّةِ فِي الْبَدَايَةِ	31
194	کسی متعین شخص کے بارے میں جنتی ہونے کا حکم لگانا جائز نہیں	لَا يَجُوزُ الْحُكْمُ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ	32
197	جنت میں بیتے دنوں کی یادیں	تَذَكُّرَةُ الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ فِي الْجَنَّةِ	33
199	اعراف والے	أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ	34
201	دو متضاد عقیدے اور دو متضاد انجام	عَقِيدَتَانِ مُتَضَادَتَانِ.....	35
202	دنیا میں جنت کی بعض نعمتیں	بَعْضُ نِعَمِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا	36
205	جنت طلب کرنے کی دعائیں	الذَّاعِيَةُ فِي طَلْبِ الْجَنَّةِ	37
208	متفرق مسائل	مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ	38

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ،

أَمَّا بَعْدُ !

مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ہر انسان کی آخری منزل جنت ہے یا جہنم، جنت اور جہنم ہے کیا؟ کم و بیش ہر مسلمان کے ذہن میں اتنا تصور تو موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو آخرت میں انعام و اکرام سے نوازیں گے اور وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ عیش و آرام کی اسی جگہ کا نام ”جنت“ ہے۔ جبکہ ایمان نہ لانے والوں اور برے عمل کرنے والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ مختلف قسم کے عذاب دیں گے اور وہ بہت ہی تکلیف دہ زندگی بسر کریں گے۔ عذاب اور عقاب کی اسی جگہ کا نام جہنم ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جنت اور جہنم کے بارے میں بڑی واضح تفصیلات ملتی ہیں۔

جنت کے بارے میں چند قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

- ① جنت کی چوڑائی زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 133)
- ② جنت کے پھل اور بہاریں دائمی ہوں گی۔ (سورہ رعد، آیت نمبر 35)
- ③ جنت میں بھوک اور پیاس نہیں ہوگی۔ (سورہ طہ، آیت نمبر 118)
- ④ اہل جنت سونے کے کنگن اور سبز ریشم کے لباس پہن کر تکیہ دار مسندوں پر مزے کریں گے۔ (سورہ کہف، آیت نمبر 31)
- ⑤ اہل جنت عقل پر اثر انداز نہ ہونے والی سفید رنگ کی لذیذ شراب پیئیں گے۔ (سورہ صافات، آیت نمبر 41)

(46-47)

⑥ اہل جنت کے لئے ہیروں اور موتیوں جیسی شرمیلی نگاہوں والی خوبصورت بیویاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی جن یا انسان نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ (سورہ رحمن، آیت نمبر 56-58)

چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

① جنت میں بیماری، بڑھاپا اور موت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

② اگر ایک جنتی اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانک لے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے گا جس طرح سورج کی روشنی تاروں کو ختم کر دیتی ہے۔ (ترمذی)

③ اگر جنتی خاتون دنیا میں ایک دفعہ جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور (ساری فضا کو) خوشبو سے معطر کر دے۔ (بخاری)

④ جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہیں اس کا گارا تیز خوشبو والا مسک ہے اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ (ترمذی)

⑤ جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

⑥ جنت کے پھلوں کا ایک خوشہ زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے سے بھی ختم نہیں ہوگا۔ (احمد)

⑦ جنت میں ایک درخت کا سایہ اس قدر طویل ہوگا کہ اس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سو سو سال تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (بخاری)

⑧ جنت میں کمان برابر جگہ ساری دنیا اور دنیا بھر کی تمام نعمتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ (بخاری)

⑨ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے پیالے ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہوگی۔ (مسلم)

اب جہنم کے بارے میں قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

① جہنمیوں کے لئے آگ کے لباس کاٹے جائیں گے ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں بلکہ پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔ (سورہ حج، آیت نمبر

(20-19)

② جہنمیوں کے لئے آگ کا اوڑھنا اور آگ کا بچھونا ہوگا۔ (سورہ اعراف، آیت نمبر 41)

③ جہنمیوں کی گردنوں میں طوق، ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر آگ میں گھسیٹا

جائے گا۔ (سورہ حاقہ، آیت نمبر 31-30، سورہ مومن، آیت نمبر 71-72)

④ جہنمیوں کو جہنم میں آگ کے پہاڑ ”صعود“ پر چڑھایا جائے گا۔ (سورہ مدثر، آیت نمبر 17)

⑤ جہنمیوں کو پینے کے لئے زخموں سے بہنے والے خون اور پیپ کا آمیزہ دیا جائے گا۔ (سورہ ابراہیم،

آیت نمبر 16) نیز غلیظ اور بدبو دار کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جو منہ سے لگاتے ہی سارے چہرے کو

بھون ڈالے گا۔ (سورہ کہف، آیت نمبر 29)

⑥ بدمزہ، بدبو دار، کڑوا اور کانٹے دار تھوہر کا درخت (زقوم) جہنمیوں کو کھانے کے لئے دیا جائے گا۔

(سورہ صافات، آیت نمبر 66-67)

⑦ جہنم میں جہنمیوں کو مارنے کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ (سورہ حج، آیت نمبر 21)

⑧ جہنمیوں کی مشکلیں کس کر انتہائی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھونس دیا جائے گا جہاں وہ موت کی تمنا

کریں گے لیکن موت نہیں آئے گی۔ (سورہ فرقان، آیت نمبر 13-14)

یاد رہے مذکورہ بالا سطور میں قرآنی آیات کا مفہوم دیا گیا ہے لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں دیا گیا البتہ تفصیل

کے لئے حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں۔ خواہش مند قارئین خود مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ جہنم کے بارے میں

چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

① جہنم میں اونٹوں کے برابر سانپ ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا

اثر محسوس کرتا رہے گا اور بچھو خچروں کے برابر ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کاٹنے سے جہنمی چالیس

سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ (مسند احمد)

② جہنمی کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ (مسلم)

③ جہنمی، جہنم میں اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان میں کشتیاں چلائی جاسکیں گی۔ (حاکم)

④ جہنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ (مسلم)

- ⑤ جہنمی کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (تقریباً 63 فٹ) ہوگی (ترمذی)
- ⑥ جہنمی کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت کے برابر (تقریباً 400 کلومیٹر) ہوگی۔ (ترمذی)
- ⑦ جہنم کو قیامت کے روز کھینچ کر لانے کے لئے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر کئے جائیں گے۔ (مسلم)
- ⑧ جہنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ اس کی تہ میں گرنے والا شخص مسلسل ستر برس تک اس میں گرتا چلا جائے گا۔ (مسلم)

جنت اور جہنم کے بارے میں قرآن و حدیث کے حوالے سے یہ ایک مختصر سا تعارف ہے جو ہم نے گزشتہ سطور میں پیش کیا ہے۔ اس تعارف کی تفصیلات قارئین کرام کو ”کتاب الحجۃ“ اور ”کتاب النار“ کے ابواب میں ان شاء اللہ مل جائیں گی۔

جنت و جہنم اور عقل پرستی:

دین کی بنیاد علم و وحی پر ہے لہذا علم و وحی کی پیروی ہمیشہ لوگوں کی فلاح اور نجات کا باعث بنی ہے علم و وحی کے مقابلے میں عقل کی پیروی ہمیشہ گمراہی اور خسارے کا باعث بنی ہے۔

انبیاء کرام کی دعوت کے جواب میں جو لوگ وحی کی تعلیمات پر ایمان بالغیب لے آئے، مرنے کے بعد دوسری زندگی یعنی حشر و نشر، حساب کتاب اور جنت و جہنم کو تسلیم کر لیا وہ کامیاب و کامران ہوئے، جنہوں نے ان تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا چاہا وہ ناکام و نامراد ہوئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا کافروں کا یہ عقلی اعتراض نقل فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا بعید از عقل ہے۔ اسی وجہ سے کافروں نے پیغمبروں کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ ان کا مذاق بھی اڑایا۔ قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

① ﴿إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ﴾ (3:50)

”کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟) یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔“ (سورہ ق، آیت نمبر 3)

② ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنْبِئُكُمْ إِذَا مُزِقْتُمْ كُلٌّ مِّنْكُمْ لَنِفَىٰ﴾

خَلَقَ جَدِيدًا ۝ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي

الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝ ﴿(8-7:34)

”اور کافروں نے کہا کیا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو خبر دیتا ہے کہ جب تمہارے جسم کا ذرہ ذرہ منتشر ہو چکا ہوگا اس وقت تم نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے؟“ نہ معلوم یہ شخص اللہ کے نام سے جھوٹ گھڑتا ہے یا اسے جنون لاحق ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ تو عذاب میں ہوں گے اور بہت بڑی گمراہی میں ہیں۔“ (سورہ سبأ، آیت نمبر 7-8)

③ ﴿وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ۚ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝

أَوْ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ ﴿(18-15:37)

”اور کافر کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر چکے ہوں اور مٹی بن جائیں اس وقت ہم پھر زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں اور کیا ہمارے اگلے وقتوں کے آباؤ اجداد بھی اٹھائے جائیں گے؟ ان سے کہو، ہاں! تم (اللہ کے مقابلے میں) بے بس ہو۔“ (سورہ صافات، آیت نمبر 15-18)

④ ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا ۖ إِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ لَقَدْ وَعَدْنَا هَذَا نَحْنُ

وَأَبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۚ إِن هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ ﴿(68-67:27)

”اور کافر کہتے ہیں جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد مٹی ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ ہم سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد کے ساتھ بھی ایسے وعدے کئے جاتے رہے لیکن یہ سب وعدے فقط اگلے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں۔“ (سورہ نمل، آیت نمبر 67-68)

⑤ ﴿أَيَعِدُّكُمْ أَنْكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنْكُمْ مُخْرَجُونَ ۝ هِيَ هَاتِ هِيَ هَاتِ

لِمَا تُوَعَّدُونَ ۝ ﴿(36-35:23)

”کیا یہ شخص تمہیں ڈراتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جاؤ گے تو دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ نہیں نہیں یہ وعدہ جو تم دیئے جا رہے ہو بہت دور کی بات ہے (یعنی ناممکن ہے)۔“ (سورہ مومنون، آیت نمبر 35-36)

وحی الہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے والے ”دانشور“ ویسے تو ہر زمانے میں ہی بڑی کثرت سے موجود رہے ہیں لیکن پہلے جو لوگ وحی الہی کی تعلیمات کو جھٹلاتے تھے وہ دائرہ اسلام میں سرے سے داخل ہی نہیں ہوتے تھے۔ آج کا المیہ یہ ہے کہ وحی الہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ کر جھٹلانے والے وہ لوگ ہیں جو بظاہر دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور ”مسلمان“ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

دوسری صدی کے آغاز میں جہم بن صفوان نے یونانی فلسفہ سے متاثر ہو کر ذات باری تعالیٰ، صفات باری تعالیٰ اور تقدیر کے بارے میں تعلیمات وحی سے انحراف کیا اور اپنے ساتھ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کیا جو بعد میں فرقہ جہمیہ کہلایا۔ اسی طرح فرقہ معتزلہ کے بانی واصل بن عطاء نے بھی علم وحی کی بجائے عقل کو معیار بنایا اور گمراہ ہوا نیز اپنے ساتھ لوگوں کی کثیر تعداد کو بھی گمراہ کیا جو فرقہ معتزلہ کہلایا۔^①

چوتھی صدی ہجری کے وسط میں تعلیمات وحی سے باغی اور بیزار عقل پرست صوفیاء نے بغداد میں ایک تنظیم ”اخوان الصفاء“ کی بنیاد ڈالی جس کے نزدیک تمام دینی اصطلاحات نبوت، رسالت، ملائکہ، صلاۃ، زکاۃ، صیام، حج، آخرت، جنت و جہنم وغیرہ کے دودو معنی تھے۔ ایک ظاہری اور دوسرا باطنی، ظاہری معنی وہ تھے جو شریعت اسلامیہ میں وحی الہی کی مطابق تھے اور باطنی معانی وہ تھے جو صوفیاء کی عقل نے خود وضع کئے تھے۔ صوفیاء کے نزدیک ظاہری معانی پر عمل کرنے والے مسلمانوں کا شمار جہلا میں ہوتا تھا اور باطنی معانی پر عمل کرنے والوں کا شمار عقلاء میں ہوتا تھا۔

تعلیمات وحی سے سراسر انحراف کرنے والی باطنی تنظیم کا یہ فتنہ آج بھی دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔

زمانہ قریب میں سرسید احمد خان کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے جو 1868ء سے 1870ء تک انگلستان میں رہے واپس تشریف لائے تو مغرب کی سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی سے اس قدر مرعوب اور مسحور

① یاد رہے کہ جہمیہ اور معتزلہ دونوں نے صفات باری تعالیٰ، جن کا قرآن کریم میں صاف طور پر ذکر آیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں چہرہ یا پنڈلی وغیرہ کی نفی کی اور ایسی تمام آیات اور احادیث کی جو وہیں کہیں جب کہ تقدیر کے معاملے میں جہمیہ کا عقیدہ یہ تھا کہ انسان مجبور محض ہے اور ایسی آیات اور احادیث، جن میں نہ ناسخ نہ ناسخ لرنے کے احکام دیئے گئے ہیں، کی تاویلات کہیں، جبکہ معتزلہ تقدیر کے معاملے میں انسان کو مختار مطلق سمجھتے تھے۔

تھے کہ علی گڑھ میں ایم اے او کالج قائم کیا تو اس کے اغراض و مقاصد میں یہ الفاظ تحریر کئے ”فلسفہ ہمارے دائیں ہاتھ میں ہوگا، نیچرل سائنس بائیں ہاتھ میں اور لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ کا تاج سر پر“ کالج کا افتتاح وائسرائے ہند لارڈ لٹن سے کروایا اور کالج کے چارٹر میں یہ طے کر دیا گیا کہ کالج کا پرنسپل ہمیشہ یورپین ہوگا۔

مغرب کی ٹیکنالوجی اور سائنس سے مرعوب سید صاحب جب قرآن مجید کی تفسیر لکھنے بیٹھے تو انبیاء کرام کے معجزات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کیا اور تمام معجزات کا ایک ایک کر کے انکار کرتے چلے گئے، مادی وجود نہ رکھنے والے فرشتوں کا انکار کیا، جنات کا انکار کیا، عذابِ قبر کا انکار کیا، علاماتِ قیامت مثلاً دلبۃ الارض کا ظہور، نزولِ مسیح اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ کا انکار کیا، جنت اور جہنم کے وجود کا انکار کیا اور یوں تعلیماتِ وحی سے انحراف کر کے نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ اپنے پیچھے تعلیماتِ وحی سے منحرف عقل پرستوں کا ایک ایسا گروہ چھوڑ گئے جو امت کو ہر آن فکری الحاد سے مسموم کرنے کا فریضہ سرانجام دیتا چلا آ رہا ہے۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ اس دنیا میں جنت اور جہنم کی تفصیلات واقعی ناقابلِ فہم ہیں اور عقل کے معیار پر پوری نہیں اترتیں، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعی کسی چیز کا عقل میں نہ آنا اس کا انکار کر دینے کے لئے کافی ہے؟ آئیے سائنس اور عقل کی روشنی میں ہی اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں۔

ہیئت دانوں کی جدید تحقیق کے مطابق:

- ① ہماری زمین مسلسل حرکت کر رہی ہے، ایک نہیں، بلکہ دو طرح کی۔ ایک اپنے محور کے گرد اور دوسری سورج کے گرد۔
- ② سورج ساکن ہے جو صرف اپنے محور کے گرد گردش کر رہا ہے۔
- ③ زمین سے سورج کا فاصلہ 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔
- ④ سورج کی جسامت زمین کے مقابلہ میں 3 لاکھ 37 ہزار گنا بڑی ہے۔
- ⑤ ہمارے نظامِ شمسی سے چار سو (400) کھرب کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک اور سورج ہے جو ہمیں روشنی کا

ایک چھوٹا سا نقطہ معلوم ہوتا ہے اسی کا نام الفا قنطورس (ALFAGENTAURIS) ہے۔

⑥ ہمارے نظام شمسی سے باہر ایک ستارے کا نام قلب عقرب (Antares) ہے جس کا قطر 28 کروڑ 30 لاکھ میل دریافت کیا گیا ہے۔

غور فرمائیے کیا واقعی ہمیں یہ زمین گردش کرتی محسوس ہو رہی ہے؟ بظاہر یہ زمین مکمل طور پر ساکن ہے اور اس کی معمولی سی حرکت (زلزلہ) بھی ساکنان زمین کو لرزادینے اور خوف زدہ کر دینے کے لئے کافی ہے۔ کجایہ کہ اس کی دو طرح کی حرکت کو تسلیم کیا جائے؟

کیا سورج ہمیں واقعی ساکن محسوس ہوتا ہے؟ ہر انسان روزانہ اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سفر طے کرتے کرتے مغرب میں غروب ہو جاتا ہے۔ کیا واقعی سورج زمین کے مقابلے میں 3 لاکھ 37 ہزار گنا بڑا نظر آتا ہے؟ ہر آدمی مشاہدہ کر سکتا ہے کہ سورج ہمیں زمین سے فقط نو یا دس میٹر کی ایک چھوٹی سی ٹکیہ دکھائی دیتی ہے۔

کیا انسانی عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ ہمارے اس نظام شمسی سے باہر کھربوں کلومیٹر دور کوئی دوسرے سیارے بھی ہو سکتے ہیں جو ہماری اس زمین اور سورج کے مقابلے میں لاکھوں گنا بڑے ہیں؟

یہ ساری باتیں نہ صرف مشاہدے کے برعکس ہیں بلکہ عقل میں آنے والی بھی نہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تمام باتوں کو محض اس لئے تسلیم کرتے ہیں کہ ہیئت دانوں نے تحقیق اور تجربے کے بعد ان کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کے عقل میں نہ آنے پر اس کا انکار کر دینے کا اصول سراسر غلط اور باطل ہے۔ اسی طرح جنت اور جہنم کے وجود اور جنت اور جہنم کی تفصیلات کا محض عقل میں نہ آنے کی وجہ سے انکار کرنا، سراسر باطل اور غلط نظریہ ہے جو محض شیطانی فریب اور دھوکہ ہے۔

نیوٹن اور آئن سٹائن کے کلیات سمجھ میں نہ آئیں تو ہم نہ صرف اپنی کم علمی اور کم عقلی کا فوراً اعتراف کر لیتے ہیں بلکہ الثانی کی ذہانت اور فطانت کی داد بھی دیتے ہیں جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دی ہوئی خبریں عقل میں نہ آئیں تو ان کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ التامذاق اور تمسخر بھی اڑاتے ہیں۔

اس طرز عمل کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی

باتوں پر اتنا بھی ایمان نہیں جتنا آئن سٹائن اور نیوٹن کی تحقیقات پر ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جنت اور جہنم کے وجود اور ان کے بارے میں دی گئی تفصیلات کو من وعن تسلیم کرنے کی دلیل صرف ایک ہی ہے ”ایمان بالغیب“ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کی ہدایت کے لئے شرط اول قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ

الصَّلَاةَ وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝﴾

”یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، اس میں ہدایت ہے ان پر ہیزگار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 2-3)

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا محکم ہوگا جنت و جہنم پر اس کا یقین بھی اتنا ہی محکم ہوگا جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا کمزور ہوگا اس کا جنت اور دوزخ پر ایمان بھی اتنا ہی کمزور ہوگا۔ پس جس شخص کی عقل جنت یا جہنم کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اسے اپنی عقل کی نہیں ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ اہل ایمان کا طرز عمل تو بالکل واضح ہے جن کا قول اللہ تعالیٰ نے خود نقل فرما دیا ہے:

﴿رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۝﴾

”اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایمان کی طرف دعوت دینے والے کی پکار سنی کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 193)

جنت کا قرآنی تصور:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا جنت کی تفصیلات بتاتے ہوئے پانی کے چشموں، دودھ، شہد اور شراب کی نہروں، پھلوں، باغات، گھنے سایوں، ٹھنڈی چھاؤں، پرندوں کے گوشت، نادر اور قیمتی مسندوں اور حور و قصور کا ذکر فرمایا ہے۔ دنیاوی اعتبار سے یہ ساری چیزیں عیش و عشرت کا نقطہ عروج سمجھی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے بعض ملحد اور بے دین ادباء، شعراء وغیرہ نے جنت کا نقشہ انتہائی سوقیانہ انداز میں پیش کرنے کی

کوشش کی ہے، گویا جنت ایک ایسا عشرت کدہ ہے جس میں داخل ہوتے ہی دنیا میں پارسائی اور تقوے کی خشک زندگی بسر کرنے والے زہاد اور متقی، اپنی پارسائی اور تقوے کا لبادہ اتار پھینکیں گے ہر سو جام و سبو کی محفلیں بھی ہوں گی، شادیانوں اور چنگ و رباب کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں گی۔ حوروں کے ہجوم جا بجا اہل جنت کے دل بہلا رہے ہوں گے، بحرے خانے ہجوم کے عاشقاں سے کھچا کھچ بھرے ہوں گے اور میکدے، مے کشوں اور ساقیوں کے دم قدم سے آباد ہوں گے۔ کیا جنت واقعی ایسا ہی عشرت کدہ ہے؟ آئیے جنت بنانے والے اور جنت کی خبر لانے والے سے پوچھیں کہ جنت کیسی ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا استقبال کرنے والے فرشتے ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ ”السلام علیکم“ کہہ کر ان کا استقبال کریں گے۔ ﴿طِبْتُمْ﴾ ”بہت اچھے رہے“ کہہ کر انہیں مبارک باد دیں گے جس پر جنتی لوگ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔ (سورہ زمر، آیت نمبر 73-74) اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ﴾ کہنا اور تحمید ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ کہنا کریں گے، جب ایک دوسرے سے بلیں گے تو السلام علیکم کہیں گے، باہمی گفتگو کے خاتمہ پر ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کے پاکیزہ کلمات ادا کریں گے۔ (سورہ یونس، آیت نمبر 10) جنتی لوگ کوئی فضول، بے ہودہ، فحش، جھوٹی اور لغو بات کریں گے نہ سنیں گے۔ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 25)

جنت کی حوریں اہل جنت کے لئے یقیناً سامان لذت مہیا کریں گی لیکن یہ حوریں آوارہ مزاج، بے پردہ اور بے حیا نہیں ہوں گی نہ ہی غیر محرموں سے آنکھیں ملانے یا لڑانے والی ہوں گی، بلکہ انتہائی شرم و حیا کی مالک، نیک سیرت، باپردہ ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان نے چھوا (یا دیکھا) تک نہ ہوگا۔ صرف اپنے شوہروں سے پیار کرنے والیاں ہوں گی۔ (سورہ رحمن، آیت نمبر 56-70، سورہ واقعہ آیت نمبر 22-23، 35-37، سورہ بقرہ آیت نمبر 25 وغیرہ)

قرآن مجید کی مذکورہ تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت بلاشبہ عیش و عشرت کی جگہ ہے لیکن اس عیش و عشرت کا تصور تقویٰ، نیکی، پرہیزگاری پاکیزگی کے اس معیار کے ساتھ وابستہ ہے جس کا مطالبہ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمن سے اس دنیا میں کیا تھا جسے وہ اپنی تمام تر محنت اور ریاضت

کے باوجود حاصل نہ کر پائے۔ یہی عباد الرحمن جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں تقویٰ، نیکی اور پاکیزگی کے اس معیار مطلوب تک پہنچادیں گے جس کا حکم انہیں دنیا میں دیا گیا تھا۔ جنت کے اس ماحول کو سامنے رکھئے اور پھر لمحہ بھر کے لئے تصور کیجئے کون سا ایسا مسلمان ہوگا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد حور و قصور اور ماکولات و مشروبات سے پہلے اپنے محسن اعظم، ہادی عالم، شفیع المذنبین، رحمت اللعالمین، امام الانبیاء، سید الاتقیاء ﷺ کے رخ انور کی ایک جھلک دیکھنے کی تڑپ نہ رکھتا ہوگا۔ یقیناً اربوں نہیں کھربوں نفوس قدسیہ جن میں انبیاء، صلحاء و شہداء، ابرار و اخیار، علماء و فقہاء تک سبھی شامل ہوں گے۔ آپ ﷺ کی زیارت کے منتظر ہوں گے۔ کون سا ایسا جنتی ہوگا جس کے دل میں شجر اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کرنے والے عشرہ مبشرہ، شہدائے بدر، شہدائے احد، اصحاب شجر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک نظر دیکھنے کا شوق فرواں نہیں ہوگا۔ تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد قیامت تک دین اسلام کی خاطر اپنی جان، مال، عزت، آبرو اور گھر بار قربان کرنے والی کتنی ہی عظیم ہستیاں ہوں گی جس سے ملاقات کرنے یا جن کی مبارک مجالس میں شریک ہونے کی خواہش اور تڑپ ہر مسلمان کے دل میں ہوگی اور پھر ان ساری نعمتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار وہ عظیم نعمت ہوگی جس کے انتظار میں ہر مومن دیدہ و دل فرس راہ کئے ہوگا۔

بلاشبہ حور و قصور اور ماکولات و مشروبات جنت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں لیکن یہ نعمتیں جنت کی زندگی کا ایک جز ہے مکمل زندگی نہیں، جنت کے پاکیزہ، صاف اور ستھرے ماحول میں اہل جنت کے لئے حور و قصور کے علاوہ بھی بہت سے مشاغل اور دلچسپیاں ہوں گی جن سے ہر جنتی اپنی اپنی رغبت اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق اپنے آپ کو مصروف رکھے گا۔ دین اور مذہب سے بیزار قرآن اور حدیث سے نا آشنا بے چارے ان ”دانشوروں“ کو کیا معلوم کہ جنت میں اہل جنت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے لئے حور و قصور کے علاوہ کیا کیا نعمتیں مہیا کر رکھی ہیں؟



جنت کا حدود اور زندگی:

عربی زبان میں جنت باغ کو کہتے ہیں اس کی جمع جنّات اور جنّان (باغات) ہے، اس کا حدود اربعہ کیا ہے؟ اس کا ٹھیک ٹھیک ادراک نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (27:23)

”کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کرتے رہے۔“ (سورہ سجدہ، آیت نمبر 27)

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے جتنا کچھ سمجھا جاسکتا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ”جنت“ ایک ایسی مملکت خداداد ہوگی جو ہمارے لئے اس کرہ ارضی کے مقابلے میں بلا مبالغہ اربوں نہیں کھربوں گنا زیادہ وسیع و عریض ہوگی عین ممکن ہے کہ ”جنت“ کے کسی بڑے شہر کا ایک چھوٹا سا محلہ یا ایک معمولی سا قصبہ ہمارے اس کرہ ارضی کے برابر ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی تو وہ عرض کرے گا یا اللہ! اب تو ساری جگہ پر ہو چکی، میرے لئے کیا بچا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر تجھے دنیا کے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی مملکت کے برابر جگہ مل جائے تو تو خوش ہو جائے گا؟ بندہ عرض کرے گا ہاں یا اللہ! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”جاؤ جنت میں تمہاری لئے دنیا کی بڑی سے بڑی مملکت کے برابر اور اس سے دس گنا مزید جگہ بھی ہے۔“ (مسلم) جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کو اتنی جگہ عطا فرمانے کے باوجود جنت میں اتنی زیادہ جگہ بچ جائے گی کہ اسے پر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے (مسلم) جنت کے درجات کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی) جنت کے سایہ دار درختوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ گھوڑا سو سو سال تک اس کے سائے

میں سفر کرے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (بخاری)

سورہ دہر کی آیت نمبر 20 میں اللہ تعالیٰ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جنت میں تم جدھر بھی نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سر و سامان تمہیں نظر آئے گا، دنیا میں خواہ کوئی شخص فقیر بے نوا ہی کیوں نہ رہا ہو جب وہ اپنے اعمال خیر کی بناء پر جنت میں جائے گا تو وہاں اس شان سے رہے گا کہ گویا وہ ایک عظیم الشان سلطنت کا مالک ہے۔ (تفہیم القرآن، جلد ششم، صفحہ 200)

مذکورہ آیات اور احادیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت کے حدود اربعہ کا تعین کرنا تو بہت دور کی بات ہے، صحیح تصور کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔

جنت میں انسان کیسی زندگی بسر کریں گے؟ اہل جنت کے ذاتی اوصاف کیا ہوں گے؟ اہل جنت کی عائلی زندگی کیسی ہوگی؟ اہل جنت کا خورد و نوش اور رہن سہن کیسا ہوگا؟ اگرچہ اس بارے میں بھی صحیح صحیح ادراک ممکن نہیں تاہم جو چیزیں واضح طور پر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں، ان کی روشنی میں جنت کی زندگی کے بعض پہلوؤں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

۱۔ ذاتی اوصاف:

اہل جنت کے چہرے روشن ہوں گے، آنکھیں قدرتی طور پر سرگیں ہوں گی، سر کے بالوں کے علاوہ سارے جسم پر کہیں بال نہیں ہوں گے حتیٰ کہ داڑھی اور مونچھ کے بال بھی نہیں ہوں گے۔ عمریں تیس اور تینتیس سال کے درمیان ہوں گی قدم و بیش نوے فٹ کے برابر ہوگا۔ اہل جنت ہر قسم کی غلاظت سے پاک اور صاف ہوں گے حتیٰ کہ تھوک اور ناک تک نہیں ہوگا۔ پسینہ آئے گا لیکن اس سے مُشک کی خوشبو آئے گی۔ اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے نہ بیماری ہوگی نہ بڑھا پانہ موت! جنتی خواتین کی صفات کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جنتی عورتیں انتہائی باحیا اور شرمیلی ہوں گی، نگاہیں نیچی رکھنے والی ہوں گی، حسن و جمال میں لوء لوء اور مرجان جیسے موتیوں سے بڑھ کر حسین و جمیل ہوں گی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جنت کی عورت اگر (لمحہ بھر کے لئے) دنیا میں جھانک لے تو (اس کا چہرہ) مغرب و مشرق کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے گا اور مشرق و مغرب کے درمیان ساری فضا کو خوشبو سے معطر کر دے گا۔ (بخاری)

ب۔ عائلی زندگی:

جنت میں کوئی شخص بن بیابا (چھٹرا) نہیں ہوگا ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی یہ دونوں بیویاں بنتِ آدم سے ہوں گی۔ (ابن کثیر) دنیا کی ان عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونے سے پہلے دوبارہ پیدا فرمائیں گے اور اسی حسن و جمال سے نوازیں گے جو جنت میں پیدا ہونے والی عورتوں (یعنی حوروں) کا ہوگا، ان عورتوں کو نئی پیدائش کے بعد کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ یہ عورتیں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی، باحیا، شرمیلی، پردہ دار، نرم و نازک اور اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والیاں ہوں گی جنتی لوگ اپنے اپنے محلات کے اندر اپنی بیویوں کے ہمراہ گھنے اور ٹھنڈے سایوں میں بہتی نہروں کے کنارے سونے، چاندی اور موتیوں سے آراستہ مسندیں جمائے خوش گپیاں کریں گے۔ کھانے پینے کے لئے خواتین کو زحمت نہیں کرنا پڑے گی بلکہ جو کچھ وہ چاہیں گے موتیوں کی طرح خوبصورت اور چاک و چوبند خدام فوراً حاضر کر دیں گے۔

ایک ہی خاندان کے قریبی اعزہ مثلاً والدین، دادا دادی، نانا نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی وغیرہ اگر درجات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کم درجہ والوں کا درجہ بڑھا کر سب کو آپس میں ملا دیں گے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔

ج۔ خورد و نوش:

جنت میں داخل ہونے کے بعد اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت مچھلی کے جگر (کلیجی) سے کی جائے گی، دوسری میزبانی بیل کے گوشت سے کی جائے گی، مشروبات میں سے سب سے پہلے ”سلسبیل“ نامی چشمہ کا پانی پلایا جائے گا جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی، ہر طرح کے لذیذ پھل جن میں سے انگور، انار، کھجور اور کیلے کا بطور خاص ذکر قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے، عطا کئے جائیں گے نیز ہر طرح کے خوش ذائقہ، خوشبودار مشروبات، جن میں سے دودھ، شہد، آب کوثر اور زنجبیل یا کافور کی آمیزش والا پانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اہل جنت کی تواضع کے لئے سونے، چاندی اور شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔ ماکولات اور

مشروبات کا ذائقہ کبھی خراب نہیں ہوگا بلکہ ہر لمحہ تازہ بہ تازہ اور نوبہ نوبہ ہوں گے۔ کھانے پینے سے کسی قسم کا بوجھل پن، کسلمندی، سردرد یا نشہ کی کیفیت طاری نہیں ہوگی۔ جنتی کسی درخت سے خود پھل توڑ کر کھانے چاہیں گے تو پھل خود بخود ان کی پہنچ میں آجائے گا۔ کسی پرندے کا گوشت کھانا چاہیں گے تو آنا فانا تیار کر کے حاضر کر دیا جائے گا۔ جنت کی یہ ساری نعمتیں ابدی ہوں گی۔ ان میں کبھی کمی واقع نہیں ہوگی نہ ہی کبھی ختم ہوں گی نہ ہی ان کا تعلق کسی خاص موسم سے ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان نعمتوں کے حصول کے لئے کسی جنتی کو کسی سے اجازت حاصل نہیں کرنی پڑے گی۔ جو جنتی جب چاہے گا جتنا چاہے گا اپنی آزاد مرضی سے خود حاصل کر سکے گا۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا ﴿لَا مَقْطُوعَةٌ وَ لَا مَمْنُوعَةٌ﴾ یعنی جنت کی نعمتوں کا سلسلہ نہ تو منقطع ہونے والا ہے نہ ان سے کسی کو روکا جائے گا۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 33)

د۔ بودو باش:

جنت میں ہر جوڑے کی ایک الگ وسیع و عریض مملکت ہوگی جس کے محلات کی تعمیر سونے چاندی کی اینٹوں اور اعلیٰ قسم کے مسک سے کی گئی ہوگی، محل کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔ (ترمذی) ہر جنتی کو اپنے اپنے درجہ کے مطابق دودو وسیع و عریض باغ عنایت کئے جائیں گے۔ مقربین (اللہ کے خاص بندوں) کے دونوں باغ سونے کے ہوں گے جن میں ہر چیز سونے کی ہوگی تمام سامان آرائش سونے کا ہوگا، درخت سونے کے ہوں گے، مسندیں سونے کی ہوں گی، برتن سونے کے ہوں گے، حتیٰ کہ کنگھیاں تک سونے کی ہوں گی۔ اصحاب الیمین (عام نیک لوگوں) کو بھی دودو وسیع و عریض باغ عطا ہوں گے لیکن ان کے باغ چاندی کے ہوں گے یعنی ان میں ہر چیز چاندی کی ہوگی۔ ان باغات میں اعلیٰ وارفع بالا خانے ہوں گے جن میں سبز ریشم کی قالینوں پر نفیس اور نادر تکتے آراستہ ہوں گے۔ ہر محل اس قدر وسیع و عریض ہوگا کہ اس میں نصب ایک خیمہ کی چوڑائی ساٹھ (60) میل ہوگی جنت کی نہروں میں سے ہر نہر سے ایک چھوٹی نہر کی شاخ ہر محل کو سیراب کرے گی محلات کے اندر جا بجا سونے کی انگلیٹھیاں ہوں گی جن سے عود کی مسحور کن خوشبو نکل کر سارے محل کی فضا کو معطر کر رہی ہوگی۔ انہی محلات، خیموں، نہروں، گھنے سایوں میں جنتی لوگ عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے۔

ر۔ لباس :

اہل جنت کو پہننے کے لئے اس ریشم سے کہیں زیادہ قیمتی ریشم عنایت کیا جائے گا جس کے استعمال سے دنیا میں انہیں منع کیا گیا تھا، ریشم کے علاوہ بے شمار دیگر اقسام کے قیمتی زرق برق لباس جن میں سندس، استبرق اور اطلس کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے، بھی عنایت کئے جائیں گے۔ جنتی خواتین کے علاوہ مرد بھی سونے اور چاندی کے زیورات پہنیں گے۔ یاد رہے کہ جنت میں استعمال ہونے والا سونا دنیا کے سونے سے کہیں زیادہ افضل ہوگا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگنوں سمیت (دنیا میں) جھانک لے تو (اس کنگن کی چمک) سورج کی روشنی کو اسی طرح ختم کر دے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔ (ترمذی) سونے اور چاندی کے علاوہ دیگر مختلف اقسام کے موتیوں (لؤلؤ اور مرجان وغیرہ) کے کنگن بھی اہل جنت کو پہنائے جائیں گے۔ جنتی خواتین کو ایسے خوبصورت اور شفاف لباس عطا کئے جائیں گے کہ بیک وقت ستر جوڑے پہننے کے باوجود ان کی پنڈلی کا گودا تک نظر آئے گا۔ (بخاری) خواتین کا عام لباس بھی اس قدر نادر اور نایاب ہوگا کہ سر کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔ (بخاری) اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا لیکن وہ حسب خواہش جب چاہیں گے اپنا لباس تبدیل کر لیں گے ﴿هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ یہ ہے شان اس جنت کی جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ یہ جنت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنے (رب کی طرف) رجوع کرنے والا اور (اس کے احکام) کی پابندی کرنے والا ہے۔ (سورہ ق، آیت نمبر 32)

رضائے الہی:

جنت کی تمام مذکورہ نعمتوں کے علاوہ جنت میں اہل جنت کے لئے سب سے بڑی نعمت اپنے خالق، مالک اور رازق کی رضا اور خوشنودی ہوگی جس کا ذکر قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ﴾

”متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 15)

سورہ توبہ میں ارشاد مبارک ہے:

﴿وَعَدَالِلَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ

مَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٍ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾

”مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل ہوگی۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 72)

سورہ توبہ کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ وضاحت فرمادی ہے کہ جنت کی تمام نعمتوں میں سے اللہ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائیں گے ”کیا اب تم خوش ہو؟“ جنتی عرض کریں گے ”اے ہمارے پروردگار! ہم کیوں خوش نہ ہوں تو نے ہمیں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمادی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”کیا میں تمہیں وہ نعمت عطا نہ کروں جو ان سب نعمتوں سے افضل ہے؟“ جنتی کہیں گے ”یا رب! وہ کون سی نعمت ہے، جو ان سے بھی افضل ہے؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”میں تمہیں اپنی رضامندی سے سرفراز کرتا ہوں آج کے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“ (بخاری و مسلم)

ان لوگوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا جنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے غصہ سے پناہ ملے گی اور ان لوگوں کی بد نصیبی کا کیا ٹھکانا جو اللہ تعالیٰ کی رضا سے محروم ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں اپنے خاص فضل و کرم سے اپنی رضا اور خوشنودی سے سرفراز فرمائے اور اپنی ناراضی سے پناہ میں رکھے۔ آمین!

دیدارِ الہی:

بعض دوسرے مسائل کی طرح دیدارِ الہی کے مسئلہ میں بھی مسلمانوں کے مختلف فرقے اور گروہ افراط و تفریط کا شکار ہوئے ہیں ایک فرقہ نے مراقبہ اور مکاشفہ کے ذریعہ دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کر دیا جب کہ دوسرے فرقہ نے قرآن مجید کی آیت ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ [104:6]﴾ ”نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں وہ نگاہوں کو پالیتا ہے۔“ کی روشنی میں آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کر دیا۔ کتاب و سنت سے ثابت شدہ عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی انسان کے لئے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ممکن نہیں۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ جب وہ فرعون سے نجات پانے کے بعد بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر جزیرہ نمائے سینا میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر طلب فرمایا اور انہیں چالیس دن قیام کے بعد الواح (تختیاں) عطا فرمائیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق پیدا ہوا۔ عرض کیا ﴿رَبِّ ارْنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْكَ﴾ ”اے میرے رب! مجھے یارائے نظر دے تاکہ تجھے دیکھ سکوں۔“ اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا ”موسیٰ! تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا، ہاں ذرا سامنے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہ جائے تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔“ جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے اور بارگاہ رب العزت میں یوں ملتجی ہوئے۔ ”پاک ہے تیری ذات، میں تیرے حضور (اپنی خواہش سے) توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان (بالغیب) لانے والا ہوں۔“ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، سورہ اعراف، آیت 143)

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہی نہیں۔ واقعہ معراج کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان بھی اسی عقیدے کی تصدیق کرتا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔ (بخاری و مسلم) اس دنیا میں جب انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکے تو کسی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کرنا سوائے افتراء اور کذب کے اور کیا ہو سکتا ہے؟

آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دونوں سے ہی ثابت ہے۔ قرآن مجید میں سورہ یونس کی آیت 26 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَ زِيَادَةٌ﴾ (نیکی کرنے والوں کے لئے نیک جزا کے علاوہ اور بھی (انعام) ہوگا) اس آیت کی تفسیر میں حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا ”جب جنتی، جنت میں اور دوزخی، دوزخ میں چلے جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا ”اے جنت والو! اللہ نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا وہ آج اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔“ وہ عرض کریں گے ”وہ کون سا وعدہ ہے کیا اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) ہمارے اعمال (میزان میں) بھاری نہیں کر دیئے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اس وقت پردہ اٹھے گا اور اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا (حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اللہ کی قسم! رویت باری تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ اور آنکھوں کو سرور بخشنے والی کوئی دوسری چیز اہل جنت کے لئے نہیں ہوگی۔ (مسلم)

ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَجُوهٌ يُّومِتُ نَاصِرَةٌ ۝ اِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ ”یعنی بہت سے چہرے اس روز تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“ (سورہ قیامہ، آیت نمبر 22-23) اس آیت میں اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا (جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ (بخاری)

پس وہ لوگ بھی گمراہ ہوئے جنہوں نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں نے بھی ٹھوکر کھائی جنہوں نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کو ناممکن قرار دیا۔ صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے البتہ آخرت میں اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جو کہ جنت کی وہ عظیم نعمت ہوگی جس کے ذریعے باقی تمام نعمتوں کی تکمیل کی جائے گی۔

جنت میں داخل ہونے والے لوگ:

مذکورہ عنوان سے کتاب میں ایک باب شامل کیا گیا ہے جس میں بعض صفات کے حامل افراد کو جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے اس بارے میں دو وضاحتیں ضروری معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً: باب میں دی گئی صفات کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان صفات کے علاوہ کوئی اور ایسی صفت نہیں جو جنت میں لے جانے والی ہو، باب ہذا کے لئے ہم نے صرف ان احادیث کا انتخاب کیا ہے جن میں رسول اللہ نے واضح طور پر دَخَلَ الْجَنَّةَ (وہ شخص جنت میں داخل ہوا) یا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ (اس پر جنت واجب ہوگئی) جیسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ کسی ابہام یا غلط تاویل کی گنجائش باقی نہ رہے۔

ثانیاً: جن اوصاف کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی ہے اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں لینا چاہئے کہ جو شخص مذکورہ صفات میں سے کسی ایک صفت کو اپنالے گا وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ شریعت اسلامیہ کے احکام ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح پیوست ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن ہی نہیں مثلاً ایک آدمی ارکان اسلام کا خواہ کتنا ہی پابند کیوں نہ ہو، اگر وہ والدین کا نافرمان ہے تو اسے پہلے اس کبیرہ گناہ کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا۔ الا یہ کہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں، اسی طرح ایک آدمی اپنے والدین کا خواہ کتنا ہی فرماں بردار کیوں نہ ہو اگر وہ تارک نماز ہے تو اسے ترک نماز کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا الا یہ کہ وہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں۔ پس باب ہذا کی مذکورہ احادیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان رکھتا ہے، ارکان اسلام بجالانے کی پوری کوشش کرتا ہے، حقوق العباد ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہیں لیتا، کبار سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے ایسے شخص میں مذکورہ اوصاف میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد صفات موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اس کا نادانستہ گناہ معاف فرما کر پہلے ہی مرحلہ میں اسے جنت میں داخل فرمادیں گے اور

اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک صفت ہوگی اگر وہ کسی کبیرہ گناہ کی پاداش میں جہنم میں گئے تو بھی بالآخر اللہ تعالیٰ انہیں ان صفات کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کسی وقت وہ شخص بھی جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے خلوص دل سے لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں صرف چیونٹی برابر بھلائی ہوگی۔ (مسلم) واللہ اعلم بالصواب!

ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ:

کتاب ہذا میں ایک باب ”جنت سے ابتداءً محروم رہنے والے لوگ“ بھی شامل کیا گیا ہے جس میں ان کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی وجہ سے مسلمان اپنے اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے پہلے جہنم میں جائیں گے اور اس کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

اس باب میں بھی ان تمام کبائر کا ذکر نہیں کیا گیا جو جہنم میں جانے کا باعث بنیں گے بلکہ صرف انہی احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ (اور جو شخص جنت میں نہیں جائے گا) يَا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (اللہ نے اس شخص پر جنت حرام کر دی ہے) جیسے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں تاکہ کسی بحث یا تاویل کی گنجائش نہ رہے۔

یہ بات یاد دہنی چاہئے کہ صغیرہ گناہ بعض نیکیوں کے ساتھ ساتھ از خود اللہ تعالیٰ معاف فرماتے رہتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور کبیرہ گناہ کی سزا جہنم ہے ہر کبیرہ گناہ کی سزا بھی گناہ کی نوعیت کے مطابق الگ الگ ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک اثر کرے گی بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک۔ (مسلم) ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ بعض لوگوں کے سارے جسم کو آگ کھا جائے گی لیکن سجدہ کی جگہ آگ سے محفوظ رہے گی۔ (ابن ماجہ) کبیرہ گناہ کی سزا بھگتنے کے بعد اللہ تعالیٰ تمام کلمہ گو مسلمانوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادیں گے۔

اہل ایمان کو یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ جہنم کا ایک لمحہ تو دور کی بات ہے اس کی فقط ایک جھلک ہی انسان کو دنیا کی ساری نعمتیں، آسائشیں اور عیش و عشرت بھلا دینے کے لئے کافی ہے، لہذا ہر

مسلمان کو شعوری طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ جہنم سے محفوظ رہے اور پہلے مرحلہ میں جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل ہو اس کے لئے دو باتوں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

اولاً: کبائر سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے اور اگر کبھی نادانستہ طور پر کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کی جائے اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے کا پختہ عزم کیا جائے۔

ثانیاً: ایسے اعمال کثرت سے کئے جائیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ از خود صغیرہ گناہ معاف فرماتے رہتے ہیں۔ مثلاً ارشاد نبوی ہے جس نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، 33 مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور 33 رَبُّنَا اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام (صغیرہ) گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف فرمادیتے ہیں۔ (مسلم) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے سے پہلے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ”ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے حمد کے لائق صرف وہی ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہ (خود بھی ہمیشہ سے) زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، دس لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

درو شریف کی فضیلت کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی) نوافل کی فضیلت کے بارے میں ارشاد مبارک ہے کہ ایک سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں، لہذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔ (یعنی کثرت سے نوافل ادا کرو۔) (ابن ماجہ)

کبائر سے مکمل اجتناب اور مسلسل توبہ و استغفار نیز صغیرہ گناہوں کو مٹانے والے اعمال کی کثرت پر

مداوت کے بعد اللہ تعالیٰ کے احسان اور فضل و کرم سے پوری امید رکھنی چاہئے کہ وہ ہمیں جہنم کے عذاب سے پناہ دے گا اور پہلے مرحلہ میں ان شاء اللہ جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل فرمادے گا۔ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (بے شک وہ بڑا بخشنہارا اور رحم فرمانے والا ہے)

ایک باطل عقیدے کی تردید:

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بزرگان دین اور اولیاء کرام چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں لہذا ان کا واسطہ اور وسیلہ پکڑنے سے یا ان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے ہم بھی ان کے ساتھ سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ اپنے اس عقیدے کے حق میں افسران بالا کی مثالیں بھی دی جاتی ہیں۔ مثلاً اگر کسی نے وزیر یا گورنر تک پہنچنا ہو تو اسے وزیر یا گورنر کے کسی عزیز اور محبت کی سفارش تلاش کرنا پڑتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور نجات کے لئے بھی واسطہ اور وسیلہ پکڑنا ضروری ہے۔ بعض ”بزرگ“ خود بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو ہم سے وابستہ ہو گیا وہ سیدھا جنت میں پہنچ گیا اور اس کے لئے اس قسم کی دنیاوی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً انجن کے پیچھے لگے ہوئے گاڑی کے ڈبے بھی وہیں پہنچتے ہیں جہاں انجن پہنچتا ہے وغیرہ۔

کیا کسی نبی، ولی یا اللہ کے نیک اور صالح بندے کے دامن سے وابستگی جنت میں داخل ہونے کے لئے کافی ہے، آئیے اس سوال کا جواب کتاب و سنت کی روشنی میں تلاش کریں۔

قرآن مجید میں اس بات کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ قیامت کے روز سارے لوگ تنہا تنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حساب دینے کے لئے حاضر ہوں گے کسی کے ساتھ نہ مال و دولت ہو گا نہ آل و اولاد نہ ہی کسی کے ساتھ کوئی نبی، ولی یا حضرت صاحب ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ نَرِيْهِ مَا يَقُوْلُ وَ يَاتِيْنَا فَرْدًا ۝ (80:19) ﴾

”اور جن سہاروں کا یہ ذکر کر رہا ہے وہ سب ہمارے پاس رہ جائیں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے

حاضر ہوگا۔“ (سورہ مریم، آیت 80)

ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا﴾ (95:19)

”قیامت کے روز سب لوگ اللہ کے حضور فرداً فرداً حاضر ہونے والے ہیں۔“ (سورہ مریم، آیت 95)

سورہ انعام میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرْكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَى مَعَكُمْ شُفَعَاءَ كُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾ (95:6)

”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا لو اب تم ویسے ہی تن تھا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ سب تم پیچھے دنیا میں چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے تمہارے آپس کے سارے رابطے ٹوٹ گئے اور سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم تصور رکھتے تھے۔“ (سورہ انعام، آیت نمبر 95)

اس آیت میں اللہ کریم نے بڑی وضاحت سے تین باتیں ارشاد فرمائیں ہیں:

① قیامت کے روز تمام لوگ حساب کتاب دینے کے لئے تنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہوں گے۔

② قیامت کے روز اپنے بزرگوں، ولیوں، پیروں اور فقیروں پر بھروسہ کرنے والوں کو جتلا یا جائے گا کہ دیکھ لو آج وہ تمہیں کہیں نظر تک نہیں آ رہے۔

③ اپنے بزرگوں، ولیوں اور پیروں کا دم بھرنے والے ان سے رابطہ کرنا چاہیں گے لیکن خواہش کے باوجود ان کا اپنے بزرگوں، ولیوں یا پیروں سے کسی قسم کا رابطہ ممکن نہیں ہوگا۔

اس عقیدے کی مزید وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض مثالیں بھی دیں ہیں، سورہ تحریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتِ نُوحٍ وَامْرَأَتِ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا مَعَ الدَّٰخِلِينَ﴾ (10:66)

”اللہ تعالیٰ کافروں کے معاملے میں نوح اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کو بطور مثال پیش فرماتا ہے وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر انہوں نے اپنے شوہروں سے (دین کے معاملے میں) خیانت کی اور وہ (دونوں ہی) اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے۔ دونوں (عورتوں) سے کہہ دیا گیا جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ۔“ (آیت نمبر 10)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نام لے کر یہ عقیدہ واضح فرمادیا کہ قیامت کے روز کسی نبی کے ساتھ تعلق یا نبی کے دامن سے محض وابستگی جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے کے لئے کافی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے یہ نصیحت فرمائی:

﴿يَا فَاطِمَةُ انْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا﴾

”اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اللہ کے مقابلے میں، میں تمہارے کسی کام نہیں

آؤں گا۔“ (مسلم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آزر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے ”میں نے تمہیں دنیا میں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟“ باپ کہے گا ”اچھا آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔“ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے ”اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔“ پھر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے ”ابراہیم! دیکھو تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟“ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بچو ہے، فرشتے اسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ (بخاری) غلاظت میں لت پت دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر ہی ہوگا، اسے بچو کی شکل اس لئے دی جائے گی تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو انسانی شکل میں جہنم میں جاتے دیکھ کر آزر نہ ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ کا

قانون اپنی جگہ قائم رہے گا کہ عقیدہ توحید اور اعمال صالح نہ ہوں تب تک کسی نبی، ولی، اللہ کے نیک بندے کے دامن سے وابستگی اور قرابت داری کسی کو نہ جہنم سے بچا سکے گی نہ جنت میں لے جاسکے گی۔ اس ضمن میں یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

اولاً : قیامت کے روز انبیاء، صلحاء اور شہداء کی سفارش بالکل برحق اور کتاب و سنت سے ثابت ہے لیکن وہ سفارش اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی۔ کوئی نبی، ولی یا شہید اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر پائے گا اور سفارش بھی صرف اس شخص کے لئے ہوگی جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ (255:2)

”کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 255)

ثانیاً : اللہ کا ولی کون ہے، کون نہیں ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی جناب سے کسے اذن سفارش ملتا ہے کسے اذن سفارش نہیں ملتا، یہ ساری باتیں صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں، کوئی شخص نہ تو یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ فلاں حضرت اللہ کے ولی ہیں لہذا انہیں ضرور اذن سفارش ملے گا نہ ہی کوئی شخص خود اپنے بارے میں یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور اذن سفارش ملے گا، میں فلاں فلاں کی سفارش کروں گا لوگوں کا کسی زندہ یا فوت شدہ شخص کو اللہ تعالیٰ کا ولی کہہ دینا اس بات کے لئے کافی نہیں کہ وہ واقعی اللہ کا ولی اور مقرب ہو، بعید نہیں جس فوت شدہ شخص کو لوگ اللہ تعالیٰ کا ولی سمجھ کر اس کا وسیلہ اور واسطہ پکڑنے کے لئے اس کی قبر پر نذریں نیازیں چڑھا رہے ہوں وہ شخص خود ہی کسی گناہ کی پاداش میں اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو۔ رسول اکرم ﷺ کے سامنے کسی آدمی کو شہید کہا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہرگز نہیں، میں نے اسے مال غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں آگ میں دیکھا ہے۔“ (ترمذی)

حاصل کلام یہ ہے کہ اولیاء کرام اور بزرگان دین کا وسیلہ اور واسطہ پکڑ کر یا محض ان کے دامن سے وابستہ ہو کر جنت میں پہنچ جانے کا عقیدہ سراسر باطل اور شیطانی فریب ہے جو شخص واقعی جنت کا طالب ہے اسے خالص عقیدہ توحید اپنا کراعمال صالح کو ذرا راہ بنانا چاہئے۔ ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ

عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكُ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿۱۸-۱۱۰﴾ ”پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔“ (سورہ کہف، آیت نمبر 110) بس یہی سیدھا راستہ ہے جنت میں پہنچنے کا۔

مرد مومن ہوشیار!

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا ”آدم کو سجدہ کرو۔“ ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا، اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا ”میرے حکم کے باوجود کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے روکا؟“ ابلیس نے جواب دیا ”میں آدم سے بہتر ہوں، اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجھے آگ سے۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”تجھے حق نہیں کہ یہاں تکبر کرے، لہذا یہاں سے نکل جا بے شک تو ذلیل اور رسوا ہے۔“ ابلیس نے پھر زبان کھولی اور کہا ”مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”تجھے مہلت ہے۔“ تب ابلیس نے علی الاعلان یہ بات کہی ”یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے (سجدے کا حکم دے کر) گمراہی میں مبتلا کیا ہے اسی طرح میں بھی اب انسانوں کو تیری سیدھی راہ سے گمراہ کرنے کے لئے گھات میں لگا رہوں گا، آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو ناشکر ہی پائے گا۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”نکل جا یہاں سے، ذلیل اور ٹھکرایا ہوا، اور جان لے کہ انسانوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ”اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو، جنت میں سے جو چیز چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں سے ہو جاؤ گے۔“ جذبہ حسد اور انتقام سے بھرا ہوا ابلیس حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کے پاس آیا اور کہنے لگا ”تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے روکا ہے تو اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔“ اور ساتھ ہی ابلیس نے قسم کھا کر یقین دلایا کہ میں تمہارا سچا ہمدرد اور خیر خواہ ہوں۔ اس طرح ابلیس، حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام اور ان کی بیوی کو فریب دینے میں کامیاب ہو گیا جس کے نتیجے میں حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام اور حضرت حوا عَلَيْهِمَا السَّلَام دونوں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت جنت سے محروم ہو گئے۔ تب حضرت آدم اور

حضرت حوا علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے کا حکم دیا، کچھ ہدایات اور احکام دیئے اور ساتھ ہی متنبہ فرمادیا ”اے بنی آدم! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو (فتنے میں مبتلا کر کے) جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان کے اوپر سے اتر وادیئے تھے تا کہ ان کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھول دے۔“ ①

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف جگہ پر مختلف انداز میں بار بار لوگوں کو خبردار فرمایا ہے کہ ”اے بنی آدم! شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا ورنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

① لوگو! شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 208)

② شیطان لوگوں سے وعدے کرتا ہے انہیں امیدیں دلاتا ہے لیکن (یاد رکھو) شیطان کے سارے وعدے فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (سورہ نساء، آیت نمبر 120)

③ (لوگو!) یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈالے اور نہ ہی بڑا دھوکہ باز (شیطان) تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ دینے پائے۔ (سورہ لقمان، آیت نمبر 33)

اللہ تعالیٰ کی ان واضح تنبیہات کے باوجود حضرت انسان قدم قدم پر کس آسانی سے شیطان کے دھوکے اور فریب میں آ کر اپنے لئے محرومی جنت کا سامان پیدا کر رہا ہے، اس کا اندازہ ہر انسان اپنی اپنی عملی زندگی کا تجربہ کر کے خود لگا سکتا ہے۔

دنیا کی اس عارضی اور مختصر زندگی کے مقابلے میں آخرت کی مستقل اور طویل زندگی کو رسول اکرم ﷺ نے یوں سمجھایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو انگلی کے ساتھ لگا ہوا پانی دنیا کی زندگی سمجھو اور پورا سمندر آخرت کی زندگی۔ (مسلم) اگر ہم اس مثال کو اعداد و شمار کی زبان میں سمجھنا چاہیں تو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق امت محمدیہ کی اوسط عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوگی، اس ارشاد کے مطابق دنیا میں انسان کی زیادہ سے زیادہ زندگی ستر سال تصور کر لیجئے اور

① تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ اعراف

دنیا کے اعداد و شمار میں سب سے آخری عدد ”دہ سنکھ“ کو آخرت کی طویل زندگی تصور کر لیجئے، دونوں کا تقابل کیا جائے تو دنیا میں ستر سال زندگی بسر کرنے والا شخص دنیا کے ہر سیکنڈ کے بدلے آخرت میں ایک کروڑ 13 لاکھ 34 ہزار 9 سو سال زندگی بسر کرے گا۔ خواہ جنت کی نعمتوں میں خواہ جہنم کی آگ میں (یاد رہے دنیا اور آخرت کی زندگی کا یہ تناسب بھی محض فرضی ہے حقیقی نہیں) غور فرمائیے کہ ہمیں اپنی صلاحیت، اپنا سرمایہ اور اپنا وقت ایک سیکنڈ کی زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے یا ایک کروڑ 13 لاکھ 24 ہزار 9 سو سال کی طویل زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے؟ لیکن ابلیس نے صرف ایک سیکنڈ کی زندگی کو ہمارے لئے اس قدر دلفریب اور خوشنما بنا دیا ہے کہ ہم کروڑ سالہ طویل زندگی کی ابدی نعمتوں سے غافل اور سیکنڈ کی مختصر زندگی کی عارضی رنگینیوں میں بری طرح منہمک اور جذب ہیں اور یوں شیطان کے دھوکے اور فریب میں آ کر جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔

دنیا کی عارضی زندگی میں انہماک اور آخرت کی طویل زندگی سے غفلت کا مشاہدہ قدم قدم پر ہماری زندگیوں میں کیا جاسکتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ”نماز فجر کی دو رکعت (سنت موکدہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں۔“ (ترمذی)

غور فرمائیے! دنیا و مافیہا کی دولت میں امریکہ، افریقہ، یورپ، ایشیا اور باقی ساری مملکتوں کے خزانے شامل ہیں، زمین کے پوشیدہ خزانے بھی ”مافیہا“ میں شامل ہیں ان خزانوں کے علاوہ انسان کی رغبت کی ہر وہ چیز جس کا وہ تصور کر سکتا ہے ”مافیہا“ میں شامل ہے لیکن ان دو سنتوں کو وقت پر ادا کرنے کے لئے کتنے مسلمان اذان فجر کے ساتھ اٹھتے ہیں؟ جب کہ دنیا کمانے کے لئے کتنے لوگ ایسے ہیں جو اذان فجر سے بھی پہلے اٹھ جاتے ہیں۔ کتنے تاجر ایسے ہیں جو اپنے کاروبار کے لئے ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ کتنے کسان ایسے ہیں جو اپنی زمینوں میں ہل چلانے کے لئے ساری ساری رات مشقت اٹھاتے ہیں، کتنے طالب علم ایسے ہیں جو بہتر مستقبل کی امید پر ساری ساری رات پڑھائی میں گزار دیتے ہیں۔ لیکن نماز فجر کی دو رکعت کی توفیق کتنے لوگوں کو نصیب ہوتی ہے؟ دنیا کی حرص اور خوشنما امیدوں کے فریب نے ہمیں آخرت کی ابدی اور نعمتوں بھری جنت سے محروم کر رکھا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک مَا نَقَضَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ (مسلم) ”صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔“ یعنی بظاہر مال کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اس میں اتنی برکت ڈال دیتے ہیں کہ چند صدی کی رقم سے ہزاروں کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں لیکن شیطان ظاہری اعداد و شمار کر کے ہمیں بتلاتا ہے کہ ہزار روپے میں سے اگر سو روپے نکال دیئے جائیں تو باقی 9 سو روپے بچ جائیں گے، مال بڑھے گا کیسے، یہ تو کم ہوگا۔ تمہارے گھر کے وسیع اخراجات، بال بچوں کی تعلیم، بیماریاں اور دیگر ضروریات کی اتنی طویل فہرست کیسے پوری ہوگی۔ حضرت انسان اپنے ”سچے خیر خواہ“ کے فریب میں آ جاتا ہے اور یوں ابلیس بنی آدم کے لئے جنت سے محرومی کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ”میں سود سے مال گھٹاتا ہوں۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 276)

یعنی ظاہری اعداد و شمار کے حساب سے سود کا مال خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے برکت ختم کر دیتے ہیں لاکھوں اور کروڑوں کا سرمایہ پانی کی طرح بہہ کر سینکڑوں کی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتا۔ سود سے نہ انسان کی آنکھ بھرتی ہے نہ پیٹ بھرتا ہے نہ ہی عمر بھر ضرورتیں پوری ہوتی ہیں بلکہ ایک مستقل ہوس لگی رہتی ہے جو انسان کو باؤلا کر دیتی ہے نہ دن کو چین نہ رات کو سکون، لیکن پھر بھی ابلیس ظاہری اعداد و شمار کر کے انسان کو اطمینان دلا دیتا ہے کہ ہزار روپے پر ایک سو روپے سود آئے گا تو ایک لاکھ روپے میں دس ہزار اضافہ ہو جائے گا۔ اگر دس لاکھ روپے بینک میں جمع کروا دیئے جائیں تو گھر بیٹھے ہر ماہ ایک لاکھ روپے ملتے رہیں گے، نہ محنت نہ مشقت اور سرمایہ بھی محفوظ۔ تمہارے مرنے کے بعد تمہاری آل اولاد بھی آرام سے زندگی بسر کرتی رہے گی۔ مال میں اضافہ، آرام و زندگی اور اہل و عیال کی محبت کے دلفریب دلائل غالب آ جاتے ہیں اور یوں حضرت انسان ابلیس کے فریب میں آ کر اپنے لئے خود جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر لیتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے (کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہونے والے) حرام مال سے پلا ہوا جسم آگ سے پہلے جلانے کی۔ (طبرانی) وہ آگ جس کا ایک لمحہ دنیا کی ساری نعمتوں اور سارے عیش و آرام کو بھلا دینے کے لئے کافی ہے۔ آگ کا لباس، آگ کا اوڑھنا، آگ کا پھوننا، آگ کے سائبان، آگ کی

چھتریاں، پینے کے لئے کھولتا پانی اور کھانے کے لئے زہریلا کانٹے دار تھور، آگ میں پیدا ہونے والے سانپ اور بچھو۔ لیکن معاشرے میں معیار زندگی بلند کرنے، آرام دہ زندگی بسر کرنے، اولاد کو انگریزی سکولوں میں تعلیم دلوانے، ایک دوسرے کے مقابلے میں بڑا بننے، دنیاوی جاہ و حشمت حاصل کرنے، جھوٹی انا، جھوٹی عزت اور جھوٹا وقار قائم کرنے کے تصور کو ابلیس ملعون نے اس قدر دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ کے رسول کی تشبیہ مغلوب اور ابلیس کا فریب غالب ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ !

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ”یاد رکھو! دلوں کو سکون اللہ کے ذکر

سے ملتا ہے۔“ (سورہ رعد، آیت نمبر 28)

اللہ تعالیٰ کے اس واضح ارشاد کے باوجود ابلیس لعین نے لوگوں کو طرح طرح سے سکون حاصل ہونے کا فریب دے رکھا ہے کسی کو اپنے پیر صاحب کی قبر پر چڑھاوے چڑھانے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اپنے حضرت جی کی قدم بوسی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو شراب نوشی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو غیر محرم عورتوں کی آواز سننے میں گانے اور موسیقی سننے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو سونا چاندی اور دولت کے ڈھیر اکٹھے کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اعلیٰ سرکاری مناصب میں سکون نظر آتا ہے کسی کو امریکہ، کینیڈا اور یورپی ممالک کی شہریت حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے۔ اندازہ فرمائیے بنی آدم میں سے کتنے فیصد لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے سکون حاصل کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور کتنے ہیں جو ابلیس لعین کے فریب میں مبتلا ہیں، یہ وہی صورت حال ہے جس سے اللہ کریم ہمیں پہلے سے آگاہ فرما چکے ہیں ﴿ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴾ ”اور شیطان نے ان کے عمل کو ان کے لئے خوشنما بنا دیا اور انہیں سیدھی راہ پر چلنے سے روک دیا حالانکہ وہ لوگ (دنیا کے اعتبار سے) سمجھدار تھے۔“ (سورہ عنکبوت، آیت نمبر 38)

دنیا کمانے کے معاملے میں ہر شخص اس اصول پر یقین رکھتا ہے کہ جب تک وہ عملی جدوجہد نہیں کرے گا گھر بیٹھے بٹھائے اسے وسائل زندگی میسر نہیں آئیں گے۔ کسان غلہ حاصل کرنے کے لئے دن رات کھیتوں میں کام کرتا ہے، تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے دن رات دکان پر بیٹھتا ہے، ملازم تنخواہ حاصل

کرنے کے لئے مہینہ بھر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ مزدور اپنی مزدوری حاصل کرنے کے لئے صبح سے شام تک مسلسل محنت اور مشقت کرتا ہے۔ طالب علم امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سارا سال پڑھائی کرتا ہے۔ انسانی زندگی میں محنت اور جدوجہد کرنے کا یہ اصول ایک ایسا فطری عمل ہے جو کسی کو بھی بتلانے یا پڑھانے کی ضرورت ہی نہیں، لیکن دین کے معاملے میں شیطان کا دھوکہ اور فریب ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں میں سے کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا جنت یا جہنم میں جانا پہلے سے لکھ دیا ہے تو پھر عمل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بعض لوگ اس فریب میں مبتلا ہوتے ہیں جب اللہ چاہے گا نماز پڑھ لیں گے یا آپ دعا فرمائیں اللہ ہمیں نماز کی توفیق دے، بعض لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہیں کہ اللہ بڑا مہربان ہے وہ سب کچھ معاف کر دے گا۔

دنیا کے معاملے میں محنت اور مسلسل جدوجہد کا اصول اور دین کے معاملے میں تقدیر کے بہانے یا اللہ کی رحمت کے بہانے بے عملی کا اصول شیطان لعین کا وہ دھوکہ اور فریب ہے جس کے بارے میں اس نے صاف صاف کہہ رکھا ہے:

﴿لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا﴾

”اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک مہلت دی تو میں بنی آدم کی پوری نسل کو برباد کر کے چھوڑوں گا، تھوڑے ہی لوگ (میرے فریب سے) بچیں گے۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 62)

ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنایا گیا پھر اس نے خیر خواہی کے ساتھ ان کے حقوق ادا نہ کئے وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔“ (بخاری و مسلم) رسول اکرم ﷺ کی اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ سلف صالحین ہمیشہ سرکاری مناصب اور عہدوں سے دور بھاگتے رہے اور اگر کسی کو یہ ذمہ داری اٹھانی پڑی تو اس نے تقویٰ، دیانت اور امانت کی زریں مثالیں قائم کیں۔

عہد فاروقی میں حمص کے گورنر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر نامزد فرمایا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے معذرت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زبردستی ذمہ داری سونپ دی۔ عہد گورنر میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے زہد اور قناعت کا یہ حال تھا

کہ ماہانہ تنخواہ ملتی تو اپنے اہل و عیال کا خرچ رکھ کر باقی رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم فرمادیتے۔ بیوی پوچھتی کہ آپ باقی رقم کہاں خرچ کرتے ہیں، تو فرماتے ”قرض دے دیتا ہوں۔“ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص کے دورہ پر تشریف لائے اور حمص کے ذمہ دار لوگوں سے کہا ”یہاں کے فقراء اور مساکین کی فہرست تیار کریں تاکہ ان کے وظیفے مقرر کئے جاسکیں۔“ فہرست تیار ہوئی تو سرفہرست سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام درج تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”سعید کون؟“ لوگوں نے بتایا ”گورنر حمص۔“ پوچھا ”جو تنخواہ ملتی ہے اس کا کیا کرتے ہیں؟“ لوگوں نے عرض کیا ”وہ حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔“ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے، ایک ہزار دینار کی تھیلی حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے پاس اس ہدایت کے ساتھ روانہ فرمائی کہ یہ رقم اپنی ذاتی ضرورتوں پر خرچ کریں، قاصد نے رقم پہنچائی تو بے اختیار زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لکلا، بیوی نے سنا تو پوچھا ”خیر ہے، کیا ہوا، کیا امیر المؤمنین فوت ہو گئے ہیں؟“

فرمایا: ”نہیں! اس سے بھی بڑا واقعہ ہوا ہے۔“

بیوی نے پھر پوچھا: ”کیا قیامت کی کوئی نشانی دکھائی دی ہے۔“

فرمایا ”نہیں! اس سے بھی بڑا واقعہ پیش آیا ہے؟“

بیوی صاحبہ نے اصرار سے پوچھا: ”آخر کچھ تو بتائیے معاملہ کیا ہے؟“

حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”دنیا اپنے فتنوں کے ساتھ میرے گھر میں آ گئی ہے۔“

بیوی صاحبہ نے عرض کیا ”پریشان نہ ہوں بلکہ اس کا کوئی حل سوچیں۔“

گورنر نے وہ تھیلی ایک طرف رکھی اور خود نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ ساری رات اللہ کے حضور آہ و

زاری کرتے گزار دی، صبح ہوئی تو دیکھا اسلامی لشکر گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے تھیلی اٹھائی اور ساری رقم

مجاہدین میں تقسیم فرمادی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر بنایا گیا تو اہل مدائن کو جمع کر کے امیر المؤمنین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان پڑھ کر سنایا ”لوگو! حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تمہارے امیر مقرر کئے جاتے ہیں ان کا

حکم سنو ان کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے طلب کریں وہ انہیں دو۔“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمان پڑھ کر

چکے تو لوگوں نے پوچھا ”اپنی ضروریات بتائیں تاکہ ہم انہیں پورا کر سکیں۔“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”میں جب تک یہاں رہوں گا دو وقت کا کھانا اور گدھے کے لئے چارا چاہئے۔ اس سے زیادہ تم سے کچھ نہیں مانگوں گا۔“

حکومت، اقتدار اور اعلیٰ منصب سے گریز کی جو درخشندہ مثال امام ابو حنیفہؒ نے قائم کی۔ تاریخ اسلامی میں وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے بلا کر چیف جسٹس کا عہدہ پیش کیا تو فرمایا ”میں اس کے اہل نہیں، قاضی ایسا جری آدمی ہونا چاہئے، جو بادشاہ، اس کی اولاد اور سپہ سالاروں کے خلاف فیصلہ دے سکے اور مجھ میں یہ ہمت نہیں۔“ بادشاہ نے جیل میں ڈال دیا جہاں آپ کو کوڑے تک مارے گئے لیکن آپ نے عہدہ قبول نہیں فرمایا حتیٰ کہ جیل سے ہی آپ کا جنازہ اٹھا۔ یہ وہ پاکباز ہستیاں تھیں جن کا جنت اور جہنم پر یقین اس قدر محکم تھا کہ ابلیس کا کوئی مکر و فریب ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکا۔

ایک نظر اپنے معاشرے پر ڈالئے۔ ابلیس نے بنی آدم کے لئے حکومتی مناصب اور عہدوں میں اس قدر کشش پیدا کر دی ہے کہ اُن پڑھ اور جاہل عوام کا تو کہنا ہی کیا بہت سے ”اہل علم“ بھی ابلیس کے اس دام فریب میں مبتلا ہیں کہ اسلام، جمہوریت، ملک اور قوم کی خدمت حکومتی مناصب اور عہدوں کے بغیر ممکن نہیں۔ غور فرمائیے! اس خوبصورت اور پرکشش دلیل کے پردے میں حضرت ابلیس نے بنی آدم کی جنت سے محرومی کے کیسے کیسے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ ان عہدوں اور مناصب کے حصول کی خاطر دوران الیکشن جھوٹ، دھوکہ، فریب، بد عہدی، لڑائی جھگڑا، گالی کلوچ، لعن طعن، الزام تراشی، رائے عامہ کی خرید و فروخت، اغوا حتیٰ کہ قتل و غارت جیسے کبائر کا ارتکاب ابلیس، ابن آدم کے لئے بڑا سہل اور آسان بنا دیتا ہے اور یوں حضرت انسان، ابلیس کے دام فریب میں مبتلا ہو کر محروم جنت ہونے کی ”سعادت“ سے بہرہ مند ہو رہا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الدِّينِ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَ

الْآخِرَةِ﴾

”جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک

عذاب ہے۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 19)

ابلیس نے فحاشی اور بے حیائی کے کاموں کو ابن آدم کے لئے اس قدر خوشنما اور دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس واضح تنبیہ کے باوجود ابلیس کے مکرو فریب میں مبتلا بنی آدم جا بجا فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ خوبصورت نام کے پس پردہ انتہائی منظم سرکاری اور غیر سرکاری ادارے، سینما گھر، ٹی وی، ریڈیو، روزنامے، روزناموں کے خصوصی ایڈیشن، ہفت روزے اور ماہنامے بصد مسرت و افتخار دن رات ابلیس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہمہ تن مصروف اور مشغول ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ بزعم خویش امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ سرانجام دینے والے بعض ہفت روزے اور ماہنامے بھی ”ادارے کو چلانے کی مجبوری“ کے دلفریب موقف کے ساتھ بلا چون و چرا ابلیس کے دوش بدوش فحاشی اور بے حیائی کو پھیلانے کی خدمت بجالارہے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید پس پشت اور شیطان کے دلفریب دلائل خوبصورت آرزوئیں اور تمنائیں غالب ہیں جو جنت سے محروم کرنے والی اور جہنم کا مستحق ٹھہرانے والی ہیں۔

پس اے مردِ مومن ہوشیار! یہ دنیا سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾

”دنیا کی زندگی دھوکہ دہی اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 185)

یہاں چیزوں کی اصل حقیقت وہ نہیں جو نظر آ رہی ہے۔ دنیا کی عیش و عشرت اور رنگینیوں کے پس پردہ بڑی تلخیاں اور رنج و محن ہیں۔ دنیا کے ناز و نعم اور جاہ و حشمت کے پس پردہ بڑی حسرتیں اور ندامتیں ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ”دنیا کی مٹھاس، آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ، آخرت کی مٹھاس ہے۔“ (احمد، طبرانی) بے زکاۃ سونے چاندی کا ڈھیر سونا چاندی نہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے انگارے ہیں۔ سود، رشوت، بچوا، چوری، ڈاکہ اور دیگر حرام ذرائع سے حاصل ہونے والا مال، مال نہیں آگ کے سانپ اور بچھو ہیں۔ جھوٹ، مکرو فریب سے حاصل کئے ہوئے عہدے اور مناصب عزت و افتخار نہیں، آگ

کی بیڑیاں اور زنجیریں ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے ذریعہ پھیلا یا گیا کاروبار، کاروبار نہیں عذاب الیم ہے۔ اے ابن آدم خبردار! یہ دنیا محض ایک عارضی مسکن ہے جہاں تیرا امتحان لینا مقصود ہے۔ تیرا اصلی وطن جنت ہے جس کی طرف تجھے بہت جلد لوٹ کر جانا ہے تیرا ازلی دشمن ابلیس لعین یہ چاہتا ہے کہ جس طرح تیرے ماں باپ..... آدم و حوا..... کو دھوکہ اور فریب دے کر جنت سے نکلوا دیا تھا اسی طرح تجھے بھی دنیا کے دھوکے اور فریب میں مبتلا کر کے جنت سے نکلوا دے۔ اس کا کھلا کھلا چیلنج ہے ﴿رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أَغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ اے میرے رب! جس طرح تو نے مجھے بہکایا اسی طرح میں زمین میں تیرے بندوں کے لئے رنگینیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا۔“ (سورہ حجر، آیت نمبر 39)

پس اے مرد مومن ہوشیار، خبردار! شیطان ملعون کے سارے وعدہ جھوٹے اور باطل ہیں اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا جو بھی اس کے دھوکے میں آئے گا اسے وہ اپنے ساتھ جہنم میں لے کر ہی جائے گا ﴿إِلَّا ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ﴾ یاد رکھو! یہ کھلم کھلا خسارہ ہے۔ (سورہ زمر، آیت 15)

”کتاب الجنة“ کی غرض و غایت:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ہدایت کے لئے کہیں گزشتہ اقوام کے واقعات بیان فرمائے ہیں، کہیں انبیاء کرام کے معجزات کا ذکر فرمایا ہے، کہیں انسان کی پیدائش اور اس کی موت کا ذکر فرمایا ہے، کہیں کائنات اور اس کے اندر موجودہ اشیاء کا ذکر فرمایا ہے، کہیں عام فہم مثالوں سے راہنمائی کی گئی ہے، کہیں نیک اعمال کی رغبت دلانے کے لئے جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور کہیں برے اعمال کے انجام بد سے ڈرانے کے لئے جہنم کی آگ اور اس کے مختلف عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اپنے اپنے مزاج اور اپنی اپنی طبیعت کے مطابق ہر انسان قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کرتا ہے۔

جنت کی نعمتوں کے بارے میں تفصیلات پڑھنے کے بعد آخروہ کون سا مسلمان ہوگا جو اسے حاصل کرنے کی تڑپ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کا جنت پر یقین ہے اس کے لئے جنت کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی آزمائش اور بڑی سے بڑی قربانی بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت سمیہ

بنت خیاط رضی اللہ عنہا، حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ، امام احمد بن حنبل، اور امام مالک رحمہما اللہ جیسے بے شمار دیگر اسلاف کے واقعات ہماری تاریخ کا روشن اور تابناک باب ہیں۔

جنت کی طلب جہاں زندگی کی بڑی بڑی آزمائشوں اور قربانیوں کو سہل اور آسان بنا دیتی ہے وہاں نیک اعمال کی رغبت وہ چند کر دیتی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے بارے میں ان کے غلام کا کہنا ہے کہ چالیس سال کے عرصہ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نماز کے لئے اذان کہی گئی ہو اور حضرت سعید رحمہ اللہ مسجد میں موجود نہ ہوں۔

حضرت ابو طلحہ رحمہ اللہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ دوران نماز اچانک توجہ باغ سے سرسبز و شاداب پھل دار درختوں کی طرف چلی گئی اور رکعتوں کی تعداد بھول گئے جا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واقعہ بیان فرمایا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ! جس چیز نے میری نماز میں خلل ڈالا ہے میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ اسے جہاں چاہیں استعمال فرمائیں۔“

حضرت وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اعمش رحمہ اللہ کی ستر سال کے دوران کسی ایک نماز کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہیں ہوئی۔

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ مسجد میں پہنچے، جماعت ہو چکی تھی، بے ساختہ زبان سے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ نکلا اور فرمانے لگے باجماعت نماز مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ عزیز ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء اور سورہ مائدہ ختم کر دیں۔

عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے (سفیان) ثوری کو حرم میں مغرب کی نماز کے بعد سجدہ کرتے دیکھا عشاء کی اذان ہو گئی اور وہ ابھی سجدے ہی میں تھے۔

تاریخ کے صفحات پر ایسے بے شمار واقعات بکھرے پڑے ہیں جنہیں عام حالات میں پڑھ کر واقعی بہت تعجب ہوتا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جو شخص جنت کی نعمتوں کا علم رکھتا ہے اس کے لئے ہر گناہ سے بچنا

اور ہر نیکی پر عمل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

”کتاب الجنۃ“ مرتب کرنے کی اصل غرض و غایت بھی یہی ہے کہ لوگوں کے اندر حصول جنت کا جذبہ پیدا ہو اور حصول جنت کے لئے کبائر سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی زیادہ سے زیادہ رغبت پیدا ہو۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر ایک یا دو آدمیوں نے بھی اپنی عملی زندگی کا نقشہ بدل لیا تو ان شاء اللہ کتاب مرتب کرنے کی غرض و غایت پوری ہو جائے گی۔

قارئین کرام! تفہیم السنۃ کی سلسلہ وار تالیفات میں کتاب النکاح اور کتاب الطلاق کے بعد میری خواہش تھی کہ کتاب الفتن کا بالترتیب آغاز کیا جائے، جن میں قیامت کی نشانیاں، دجال کا ظہور، حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے بعد نفلح صور، حشر نشر، حساب اور میزان، شفاعت، جنت اور جہنم مرتب کی جائیں، لیکن دعوت اور تبلیغ کے کام میں ترغیب و ترہیب کی اہمیت کے پیش نظر بعض احباب کی خواہش یہ تھی کہ جنت اور جہنم کا بیان پہلے مرتب ہونا چاہئے۔ اسی وجہ سے یہ دونوں کتب پہلے مرتب کی گئی ہیں اس کے بعد ان شاء اللہ کتاب الفتن کے ابواب کا بالترتیب آغاز کیا جائے گا۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ!

صحت احادیث کے سلسلہ میں حسب سابق شیخ محمد ناصر الدین البانی کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے دیئے گئے ہیں مثلاً (1059/2) سے مراد دوسری جلد اور حدیث نمبر 1059 ہے۔

کتاب میں فوائد اور خوبیوں کے تمام پہلو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہیں اور اغلاط میرے نفس کے شر کا نتیجہ ہیں۔ کتب حدیث میں احادیث کی ترتیب، تبویب، تعبیر، تشریح یا ترجمہ میں کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی پر میں اللہ عزوجل کے حضور توبہ و استغفار کا طالب ہوں اور اس کے بے پایاں فضل و کرم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دنیا اور آخرت میں میرے گناہوں اور جرائم کی طویل فہرست کو اپنی رحمت کے پردے میں ڈھانپ دے گا۔ إِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيمٌ بے شک وہ بڑا سخی ہے، کرم فرمانے والا ہے، بادشاہ ہے، احسان فرمانے والا، شفقت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آخر میں، میں ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جو کتب حدیث کی تیاری میں تراجم میں اور نشر و اشاعت میں کسی نہ کسی طرح حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرمائے، اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آخرت میں ہم سب کو اپنے عفو و کرم سے نعمتوں بھری جنتوں میں داخل فرمائے۔ آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾

محمد اقبال کیلانی

الریاض، سعودی عرب

24- ربیع الاول 1420ھ

8- جولائی 1999ء

☆☆☆

اللَّهُمَّ رَبَّنَا

اے ہمارے رب!

اے وہ ذات پاک جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں!

◎ جو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے ◎ جو اپنی الوہیت اور ربوبیت میں واحد ہے ◎ جو اپنی عظمت اور کبریائی میں تنہا ہے ◎ جو اول بھی ہے آخر بھی ◎ جو ظاہر بھی ہے باطن بھی ◎ جو حقیقی بھی ہے قیوم بھی ◎ جو وہاب بھی ہے توّاب بھی ◎ جو خبیر بھی ہے بصیر بھی ◎ جو ستار بھی ہے قہار بھی ◎ جو غفار بھی ہے جبار بھی ◎ جو علیم بھی ہے حکیم بھی ◎ جو رحیم بھی ہے کریم بھی ◎ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر طرح کی حمد و ثناء اور تعریف کے لائق اسی کی ذات پاک ہے اتنی حمد و ثناء جتنی وہ پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہو جائے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى

◎◎◎

اے الہ العالمین!

◎ تو ہی کائنات کی تخلیق کرنے والا ہے ◎ تو ہی ہمارا خالق اور رازق ہے
 ◎ تو ہی گزرے ہوئے لیل و نہار کا حساب رکھنے والا ہے ◎ تو ہی درختوں کے
 پتوں کے گرنے کا علم رکھتا ہے ◎ تو ہی ریت کے ذروں کو شمار کرنے والا ہے ◎
 تو ہی زمین و آسمان کو نور سے بھرنے والا ہے ◎ تو ہی اپنے بندوں کے چھوٹے
 بڑے اعمال کو کتاب میں محفوظ کرنے والا ہے ◎ تو ہی رشد و ہدایت کی راہ
 دکھانے والا ہے ◎ تو ہی سینوں کے بھید اور دلوں کے وساوس کو جاننے
 والا ہے ◎ تو ہی قیامت کے روز سب کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور ان کا حساب
 لینے والا ہے ◎ تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں اور ہر طرح کی حمد و ثناء اور تعریف کے
 لائق تیری ہی ذات پاک ہے اتنی حمد و ثناء، جتنی تو پسند فرمائے اور جس سے
 تو راضی ہو جائے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى

◎◎◎

اے ارحم الراحمین!

ہم تیرے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں ہم نے اپنے اوپر ظلم

کیا ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں تیرا ہر حکم ہم پر نافذ ہونے والا ہے اگر تو نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یقیناً تیری رحمت ہمارے گناہوں کے مقابلے میں وسیع تر ہے اور تیرا فرمان بلاشبہ سچ ہے کہ تیری رحمت تیرے غصے پر غالب ہے۔

اے ہمارے پروردگار!

ہمارے سارے گناہ جو ہم نے آگے بھیجے یا پیچھے چھوڑے، چھپ کر کئے یا کھلے عام کئے اور وہ گناہ جن کا ہمیں علم نہیں لیکن تو انہیں جانتا ہے، سارے کے سارے معاف فرما دے تو ہر چیز پر قادر ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو ہمارے گناہ معاف فرمائے۔

اے ہمارے رب!

تو لاشریک ہے ہر طرح کی حمد و ثناء اور تعریف کے لائق تیری ہی ذات پاک ہے اتنی حمد و ثناء جتنی تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو جائے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى



يَا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ!

ہم تیری ذات اور صفات کے وسیلے سے تیری رضا کے طالب ہیں تیرے
 رخ انور کے جلال و جمال کے واسطے سے تیری نعمتوں بھری جنتوں کی بھیک
 مانگتے ہیں اور تیری رحمت اور عفو و کرم کے وسیلے سے تیری جہنم سے پناہ طلب
 کرتے ہیں۔ مغفرت، رحمت اور عفو و کرم کا صرف تو ہی مالک ہے تیرے علاوہ
 کوئی اس کا مالک نہیں اور تو ہر چیز پر قادر ہے کوئی دوسرا نہیں

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ

وَنَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ

(اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری رحمت
 کے وسیلے سے آگ سے پناہ طلب کرتے ہیں)

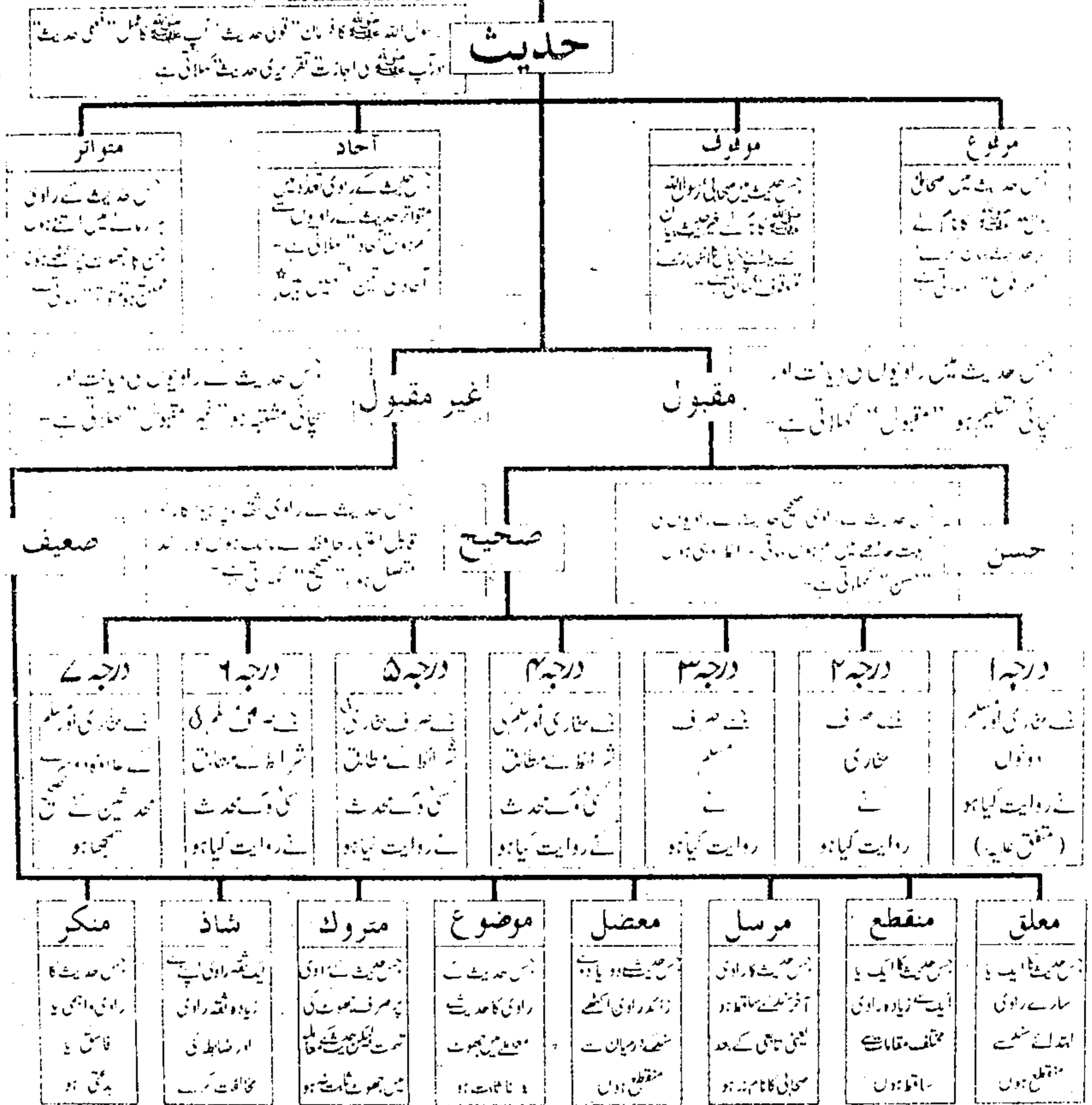
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا



مختصر اصطلاحات حدیث



اصطلاحات کتب

- ۱- صحاح ستہ: حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔
- ۲- جامع: جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام احکام، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔
- ۳- سنن: جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد۔
- ۴- مسند: جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کردی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد۔
- ۵- مستخرج: جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج ابی یوسف۔
- ۶- مستدرک: جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث کے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم۔
- ۷- اربعین: جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

اس حدیث کے راوی ہر زمانے میں آتے ہیں اور اس حدیث سے روایت ہوتی ہے۔

اس حدیث کے راویوں کی روایت اور سچائی مشتبہ ہو "غیر مقبول" کہلاتی ہے۔

اثبات و جود الجنة جنت کی موجودگی کا ثبوت

مسئلہ 1 رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي يَرْهْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِدَتِ الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 2 قبر میں جنتی آدمی کو جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے) اگر جہنمی ہے تو جہنم میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے)۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

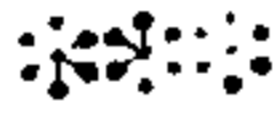
مسئلہ 3 نبی اکرم ﷺ نے جنت میں حضرت عمر رضي الله عنه کا گھر دیکھا۔

① کتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان

② کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ بَيْنَنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِذْ قَالَ ((بَيْنَنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)) فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم؟
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا میں نے ایک محل کے اندر کونے میں ایک عورت دیکھا کرتے دیکھا تو پوچھا یہ محل کس کا ہے؟“ انہوں نے کہا ”عمر بن خطاب کا، مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو سر پیٹھ پیٹ لے کر پھاڑا“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ن کر) رونے لگے، عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ پر غیرتوں کا“ ات بخاری نے روایت کیا ہے۔



أَسْمَاءُ الْجَنَّةِ

جنت کے نام

مسئلہ 4 جنت کا ایک نام ”دَارُ السَّلَامِ“ (سلامتی والا گھر) ہے۔

﴿وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (25:10)
 ”اور اللہ تعالیٰ تمہیں دارالسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے (ہدایت اسی — بتا رہا ہے لہذا)

جسے وہ چاہتا ہے، سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔“ (سورہ یونس، آیت 25)

مسئلہ 5 جنت کا دوسرا نام ”دَارُ الْمُتَّقِينَ“ (متقی لوگوں کا گھر) ہے۔

﴿وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ﴾ (31-30:16)
 ”الآنہر لہم فیہا ما یشاء ون کذلک یجزی اللہ المتقین“

”جب متقی لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے کیا نازل کیا گیا ہے تو وہ کہتے ہیں ”بہترین چیز اتری ہے“ ایسے نیک لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو ان کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔ کیا ہی اچھا ہے متقی لوگوں کا گھر (دارالمتقین)، دائمی قیام کی جنتیں، جن میں وہ داخل ہوں گے ان قیام گاہوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں ہر بات ان کی خواہش کے مطابق ہوگی، متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (سورہ نحل، آیت نمبر 30-31)

مسئلہ 6 جنت کا تیسرا نام ”دَارُ الْقَرَارِ“ (قرار کی جگہ) ہے۔

﴿يَقُومُ إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ﴾ (39:40)

”اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیا کی زندگی تو بس چند روزہ ہے، قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔“
(سورہ مومن، آیت نمبر 39)

مسئلہ 7 جنت کا چوتھا نام ”مَقَامِ اَمِيْن“ (امن کی جگہ) ہے۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامِ اَمِيْنٍ ۝ فِىْ جَنَّتٍ وَّ عِيُوْنٍ ۝﴾ (52-51:44)

”بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔“ (سورہ دخان، آیت نمبر 51-52)

مسئلہ 8 جنت کو ”دَارُ الْاٰخِرَةِ“ (آخرت کا گھر) بھی کہا گیا ہے۔

﴿وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (109:12)

”آخرت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔“ (سورہ یوسف، آیت نمبر 109)

مسئلہ 9 جنت کو ”جَنَّتِ النَّعِيْمِ“ (نعمتوں بھری جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

﴿وَالسَّبِقُوْنَ السَّبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِىْ جَنَّتِ النَّعِيْمِ ۝﴾ (12-10:56)

”اور آگے والے تو آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں، نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 10-12)

مسئلہ 10 جنت کو ”جَنَّتِ عَدْنِ“ (سدا بہار جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنَّتِ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خَضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَكِيْنَ فِيْهَا عَلٰى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَّ حَسَنَتٌ مُّرْتَفَقًا ۝﴾ (31:18)

”اہل ایمان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہترین اجر اور اعلیٰ درجہ کی جائے قیام۔“ (سورہ کہف، آیت نمبر 31)

الْجَنَّةُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ

جنت قرآن مجید کی روشنی میں

- مَسْئَلَةٌ 11** ایمان لانے کے بعد نیک عمل کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔
- مَسْئَلَةٌ 12** جنت کے پھل نام اور شکل میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔
- مَسْئَلَةٌ 13** جنت کی عورتیں طاہری آلائشوں (مثلاً حیض و نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ، غیبت، حسد اور سوکنا پھ وغیرہ) سے پاک ہوں گی۔
- مَسْئَلَةٌ 14** جنت کی زندگی لازوال ہوگی۔

﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِهٍ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (25:2)

” (اے محمد!) خوشخبری دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغ ہیں جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان باغوں کے پھل دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے جب کوئی پھل انہیں کھانے کے لئے دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس جیسے پہلے ہم (دنیا میں) دیئے گئے تھے ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 25)

مَسْئَلَةٌ 15 اہل جنت قیامت کے روز ہر طرح کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ رہیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 16 اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (26:10)

”جن لوگوں نے (ایمان لانے کے بعد دنیا میں) نیک کام کئے ان کے لئے (آخرت میں) اچھا صلہ (یعنی جنت) ہوگا اور اس سے زیادہ (انعام واکرام) بھی (یعنی دیدار الہی) ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی نہ ہوگی (بلکہ خوشی اور چمک ہوگی) یہ ہیں جنتی لوگ جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 26)

مسئلہ 17 اہل ایمان میں سے جن کے دلوں میں دنیا میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی نفرت یا حسد ہوگا، جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ختم فرمادیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍ تَجْرِي مِّنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿43:7﴾

”اور جو کچھ ان کے دلوں میں کینہ تھا اس کو ہم ختم کر دیں گے ان کے (مخلوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا احسان ہے جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر ہم کو اللہ یہ راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ رستہ نہ پاسکتے۔ بے شک ہمارے اللہ کے رسول حق بات لے کر آئے تھے اور (اس روز) منادی کر دی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں) کرتے تھے جنت کے مالک بنا دیئے گئے ہو۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر 43)

مسئلہ 18 جنت میں اہل جنت کبھی بھوک یا پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

مسئلہ 19 جنت میں نہ سردی کی شدت ہوگی نہ گرمی کی بلکہ سدا بہار موسم ہوگا۔

﴿إِنَّ لَكَ الْآلَاءَ تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۖ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَىٰ ۖ﴾

(119-118:20)

” (اے آدم!) تو جنت میں بھوکا نہ رہے گا نہ تنگا، وہاں تیرے لئے پیاس ہوگی نہ دھوپ میں جلنا

ہوگا۔“ (سورہ طہ، آیت 118-119)

مَسْئَلَةٌ 20 نیک خاندان، جن میں آباؤ اجداد، بیویاں اور ان کی اولادیں شامل ہوں گی، جنت میں ایک ہی جگہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

﴿جَنَّتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ

يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (24-23:13)

”ابدی جنتوں میں جنتی لوگ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد، ان کی بیویوں اور

اولادوں میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے جنت کے ہر دروازے سے

فرشتے اہل جنت کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ”سلامتی ہو تم پر یہ جنت تمہارے صبر کا بدلہ ہے (جو دنیا

میں تم نے کیا) آخرت کا گھر تمہیں مبارک ہو۔“ (سورہ رعد، آیت نمبر 23-24)

مَسْئَلَةٌ 21 اہل جنت کو جنت میں کسی قسم کی محنت یا مشقت نہیں کرنی پڑے گی۔

﴿لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۝﴾ (48:15)

”اہل جنت کو، جنت میں کسی قسم کی تھکان نہ ہوگی نہ ہی وہ اس سے نکالے جائیں گے۔“ (سورہ حجر،

آیت نمبر 48)

مَسْئَلَةٌ 22 جنت میں جنتی لوگوں کے ساتھ بڑی عزت اور احترام کا سلوک کیا جائے گا۔

مَسْئَلَةٌ 23 جنت کے خدام جنتی لوگوں کی خدمت میں سفید رنگ کی لذیذ شراب کے

جام پیش کریں گے۔

مَسْئَلَةٌ 24 جنت کی شراب ہوش و حواس میں بگاڑ پیدا نہیں کرے گی۔

مَسْئَلَةٌ 25 انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم و نازک اور

خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں، جنتیوں کو انعام کے طور پر دی

جائیں گی۔

﴿أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ غُلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۝ بِيضَاءَ لَدَّةٍ لِّلشَّرِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَصِيرَاتُ الطَّرْفِ عَيْنٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۝﴾ (49-41:37)

”جنتی لوگوں کے لئے (جنت میں) جانا پہچانا رزق ہوگا، میوے ہوں گے اور نعمت بھری جنتیں، جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے، آمنے سامنے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، شراب کے چشموں سے جام بھر بھر کر جنتیوں کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ شراب ہوگی سفید رنگ کی لذیذ، جس سے نہ ضرر پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی اور ان کے پاس حیا دار، خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی نرم و نازک جیسے انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔“ (سورہ صافات، آیت نمبر 41-49)

مسئلہ 26 جنتیوں کے لئے عدن (جنت کے ایک محل کا نام) کے ایسے باغات ہوں گے جن کے دروازے ان کے لئے ہمیشہ کھلے رکھے جائیں گے۔

مسئلہ 27 جنتی لوگ پل بھر میں ڈھیروں پھل اور مشروبات کھاپی جائیں گے جو فوراً ہضم ہو جائے گا۔

مسئلہ 28 جنت کی حوریں خوبصورت، شرمیلی، موٹی آنکھوں والی اور اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مسئلہ 29 جنت کی نعمتیں کم ہوں گی نہ ختم ہوں گی۔

﴿وَإِنَّ لِّلْمُتَّقِينَ لِحُسْنِ مَّآبٍ ۝ جَنَّةٍ عَدْنٍ مَّفْتَحَةٌ لَهُمُ الْآبْوَابُ ۝ مُتَكِنِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَصِيرَاتُ الطَّرْفِ أترَابٍ ۝ هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَّفَادٍ ۝﴾ (54-49:38)

”اور متقی لوگوں کے لئے بہترین ٹھکانا ہے باغات عدن کے دروازے ان کے لئے (ہمیشہ) کھلے

رکھے جائیں گے اسی میں وہ تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے پھل اور مشروبات بکثرت طلب کریں گے ان کے پاس شرمیلی اور ہم عمر بیویاں ہوں گی یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ عطا کبھی ختم نہ ہوگی۔“ (سورہ ص، آیت نمبر 49-54)

مَسْئَلَةٌ 30 اہل جنت اپنی نیک بیویوں کے ساتھ جنت میں خوش و خرم زندگی بسر کریں گے۔

مَسْئَلَةٌ 31 جنتی جوڑوں (میاں بیوی) کے سامنے، سونے کے تھال جن میں مختلف قسم کے پھل اور کھانے ہوں گے اور سونے کے ساغر، جن میں مختلف قسم کے مشروبات ہوں گے، پیش کئے جائیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 32 جنت میں قلب و نظر کولڈت پہنچانے والی ہر چیز موجود ہوگی۔

مَسْئَلَةٌ 33 جنتی لوگوں کی عزت افزائی اور حوصلہ افزائی کی خاطر انہیں بتایا جائے گا کہ یہ جنت اور اس کی نعمتیں تمہارے اعمال کے بدلہ میں اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔

﴿ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ ﴾ (73-70:43)

”داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (آج) تمہیں خوش کر دیا جائے گا ان کے آگے سونے کے تھال اور سونے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے، آنکھوں کو لذت دینے والی اور جنتیوں کی ہر مطلوبہ چیز وہاں موجود ہوگی (ان سے کہا جائے گا) تم اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی وجہ سے بنائے گئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔“ (سورہ زخرف، آیت نمبر 70-73)

مَسْئَلَةٌ 34 جنت میں کوئی رنج، دکھ، مصیبت یا پریشانی نہیں ہوگی بلکہ ہر وقت اور ہر

طرف مسرت، راحت اور امن و سلامتی ہوگی۔

مَسْئَلَةٌ 35 جنتی لوگوں کا لباس باریک اور موٹے ریشم سے بنایا گیا ہوگا۔

مَسْئَلَةٌ 36 موٹی اور خوبصورت آنکھوں والی گوری عورتوں سے ان کا نکاح کیا

جائے گا۔

مَسْئَلَةٌ 37 جنت میں موت نہیں آئے گی بلکہ ابدی زندگی ہوگی۔

مَسْئَلَةٌ 38 ابتداءً جنت میں داخل ہونے والے لوگ، جہنم کے عذاب سے مکمل طور پر محفوظ رہیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 39 اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جنت میں جانا ممکن نہیں۔

مَسْئَلَةٌ 40 جنت میں داخل ہونا ہی اصل فلاح اور کامیابی ہے۔

﴿ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّةٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ ﴿٥٣﴾ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٤﴾ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٥﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٦﴾ لَا يَذُقُونَ فِيهَا الْمَمُوتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَّهْمُ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٧﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٨﴾ ﴾ (57-51:44)

”متقی لوگ یقیناً امن کی جگہ (جنت) میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں (مزے کریں گے) حریر (باریک ریشم) اور دیبا (موٹا ریشم) پہنے آئے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہوگی ان کی شان اور ہم گوری گوری خوبصورت موٹی موٹی آنکھوں والی عورتوں سے ان کا نکاح کر دیں گے، جنتی لوگ ہر طرح کی لذیذ چیزیں پورے اطمینان اور بے فکری سے طلب کریں گے (یعنی کسی چیز سے انکار ہونے یا کسی چیز کے ختم ہونے کا خطرہ نہیں ہوگا) جنت میں لوگ موت کا مزہ نہیں چکھیں گے بس پہلی (زندگی کی) موت جو آچکی سو آچکی، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے بچالے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔“ (سورہ

دخان، آیت نمبر 57-51)

مسئلہ 41 جنت میں صاف ستھرے اور خالص پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ہوں گی جن سے جنتی لوگ پیئیں گے۔

مسئلہ 42 جنت میں نہروں کے مشروبات کا رنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا رہے گا۔

مسئلہ 43 اہل جنت کو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے پاک صاف کر کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۝﴾ (15:47)

”متقی لوگوں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہ رہی ہوں گی صاف اور ستھرے پانی کی اور ایسے دودھ کی جس کا ذائقہ نہ بدلا ہو ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لئے لذیذ اور صاف شفاف شہد کی، وہاں ان کے لئے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر 15)

مسئلہ 44 نیک اولادوں کو نیک آباؤ اجداد کے ساتھ جنت میں اکٹھا کر دیا جائے گا اور اگر ان کے باہمی درجات میں فرق ہوگا تو کم درجہ والوں کے درجات کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بڑھا کر دونوں کو اونچے درجہ میں ملا دیں گے تاکہ جنت میں وہ سب خوش و خرم رہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝﴾ (21:52)

”جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایمان کے کسی درجہ میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے

ان کی اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے (یعنی آباؤ اجداد کے) عمل میں کوئی کمی نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کے عوض رہن ہے۔“ (سورہ طور، آیت نمبر 21)

مسئلہ 45 جنتیوں کو لذیذ پھلوں کے ساتھ ساتھ ان کا من پسند گوشت بھی مہیا کیا جائے گا۔

مسئلہ 46 جنتی لوگ کھاتے پیتے وقت آپس میں چھینا چھٹی کر کے خوش طبعی کریں گے۔

مسئلہ 47 جنتیوں کے خادم لڑکے اس قدر حسین و جمیل ہوں گے جیسے محفوظ کئے ہوئے خوبصورت موتی۔

﴿ وَ أَمَدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ يَتَنَزَّعُونَ فِيهَا كَأَسَا لَا لَغْوَ فِيهَا وَ لَا تَأْتِيهِمْ ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴾ (24-22:52)

”ہم انہیں ہر طرح کے لذیذ پھل اور من پسند گوشت دیتے چلے جائیں گے وہ ایک دوسرے سے جام شراب کی چھینا چھٹی کریں گے، ایسی شراب جس کے پینے سے نہ تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ کوئی گناہ سرزد ہوگا محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہیں گے۔“ (سورہ طور، آیت نمبر 22-24)

مسئلہ 48 جنت میں مقربین (اللہ کے خاص نیک بندوں) کے لئے دو دو باغ ہوں گے، جو نعمتوں کے لحاظ سے عام مومنین (اصحاب الیمین) کے باغوں سے افضل ہوں گے۔

مسئلہ 49 دونوں باغوں میں دو چشمے، ہر طرح کے لذیذ پھل اور ریشمی مسندوں پر مشتمل بیٹھکیں ہوں گی۔

مسئلہ 50 جنتیوں کی بیویاں انتہائی شرمیلی، پاکباز، ہیروں اور موتیوں جیسی چمکتی دکھتی خوبصورت، صرف اپنے شوہروں کی خاطر داری کرنے والیاں

ہوں گی۔

مسئلہ 51 جنتیوں کی بیویوں کو جنت میں داخل ہونے سے پہلے نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی انسان (یا جنات کی بیویوں کو کسی جن) نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔

﴿وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ
 آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنٌ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ
 فَاكِهَةٍ زَوْجِنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَكَيِّفِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَّا
 الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ قَصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ
 وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
 تُكَذِّبَانِ ۝﴾ (59-46:55)

”جو شخص اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو باغ ہوں گے (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغ ہری بھری ڈالیوں سے بھر پور ہوں گے (تو پھر اے جن و انس!) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی (ایک دنیا میں استعمال کی ہوئی دوسری اس سے الگ) پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ ایسے ایسے فرشوں پر تکتے لگا کر بیٹھیں گے جن کا ستر (اندر کا کپڑا) موٹے ریشم کا ہوگا اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں کے بوجھ سے جھکی ہوں گی (جنتیوں کو خود پھل توڑنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہیں ہوگا پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ بیویاں) ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 46-59)

مسئلہ 52 اصحاب الیمین (عام مومنین) کو بھی دو باغ عطا کئے جائیں گے جو

مقررین کے باغوں کی نسبت مقام اور مرتبہ میں کم ہوں گے۔

مسئلہ 53 ان باغوں میں بھی چشمے اور لذیذ پھل موجود ہوں گے۔

مسئلہ 54 نیک، پاکباز، حسین و جمیل، موٹی آنکھوں والی گوری گوری عورتیں

(حوریں) ان کی بیویاں ہوں گی، جنہیں اس سے پہلے کسی نے چھوا

تک نہیں ہوگا۔

﴿ وَ مِنْ ذُوْنِهِمَا جَنَّتٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ مُدْهَامَتَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ فِيْهِمَا عَيْنِيْنَ نَضَّاخَتِيْنَ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَ نَخْلٌ وَ رَمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ مُتَكَيِّفَاتٌ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذِّبَانِ ۝ تَبْرَكَ اِسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿ (55:62-78)

”ان (دو باغوں) کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں بکثرت پھل کھجوریں اور انار ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان نیک، پاکباز اور حسین و جمیل بیویاں ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ان (عورتوں) کو چھوا نہ ہوگا پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ بڑی برکت والا ہے تیرے رب جلیل و کریم کا نام۔“ (سورہ رحمان، آیت 62-78)

مسئلہ 55 ساری زندگی ناجائز خواہشات نفس سے رکے رہنے والے اور اللہ کی قائم

کردہ حدود کی پابندی کرنے والے لوگ ہی جنت میں جائیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 56 جنت میں گرمی کی شدت ہوگی نہ سردی کی بلکہ خوشگوار سائے ہوں گے

اور مستقل موسم بہار!

مَسْئَلَةٌ 57 جنت کے خادم چاندی اور شیشے کے برتنوں میں جنتیوں کی آؤ بھگت کریں گے۔

مَسْئَلَةٌ 58 جنت کے پھل اس قدر نیچے ہوں گے کہ جنتی کھڑے بیٹھے یا لیٹے جب چاہیں گے توڑ سکیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 59 جنت کے چشمہ ”سلسبیل“ سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، جو جنتی لوگوں کو پلائی جائے گی۔

مَسْئَلَةٌ 60 ہر جنتی کا باغ ایک وسیع و عریض سلطنت کا منظر پیش کرے گا۔

مَسْئَلَةٌ 61 جنتیوں کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

﴿ وَ جَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَ حَرِيرًا ۝ مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَ لَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِانِيَّةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَ أَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۝ قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَ يَسْقُونَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۝ وَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثورًا ۝ وَ إِذَا رَأَيْتَ ثُمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَ مُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَ أَسْتَبْرَقٌ ۝ وَ حُلُوعَا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَ كَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا ﴿ (22-12:76)

”اللہ تعالیٰ ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا جہاں وہ اونچی مندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں سورج کی گرمی ہوگی نہ سردی کی شدت (بلکہ ہمیشہ موسم بہار رہے گا) جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے جنت کے پھل ہر وقت جنتیوں کے بس

میں ہوں گے ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے۔ شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے۔ پیالوں کو (خدا نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا (یعنی جتنا کسی نے پینا ہوگا بس اتنا ہی خدام ڈالیں گے) جنتیوں کو ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سوٹھ کی آمیزش ہوگی یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے ”سلسبیل“ کہا جاتا ہے۔ جنتیوں کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو گے تو یوں لگے گا جیسے بکھرے ہوئے موتی ہیں وہاں جدھر بھی تم نظر ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور ایک بڑی سلطنت کا سر و سامان تمہیں نظر آئے گا جنتیوں کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی لباس ہوں گے انہیں چاندی کے ننگن پہنائے جائیں گے ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا (انہیں بتایا جائے گا) یہ ہے تمہارے اعمال کی جزاء تمہاری جدوجہد قابل قدر ٹھہری ہے۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 12-22)

مَسْئَلَةٌ 62 پُر رونق چہرے باغات، بکثرت پھل، خوبصورت، نوجوان کنواری اور اپنے شوہروں کی ہم عمر عورتیں، پاکیزہ شراب، چھلکتے جام، ہر قسم کی لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک اور صاف ماحول، بہتے چشمے، بلند و بالا مسندیں، قطار در قطار گاؤتکیے اور نادر و نفیس قالین یہ سب جنت کی نعمتیں ہیں، جن سے اہل جنت مستفید ہوں گے۔

﴿ وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝ لِسَعِيهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لِاَغِيَةً ۝ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَ اَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَ نُمَارِقٌ مَّصْفُوفَةٌ ۝ وَ ذَرَابِيُّ مَبْنُوتَةٌ ۝ ﴾ (16-8:88)

”کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے عالیشان جنت میں، جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے، جنت میں چشمے بہہ رہے ہوں گے بلند و بالا مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوں گے گاؤتکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔“ (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 8-16)

﴿ حَدَائِقَ وَاعْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا

كِدَابًا ۝ ﴾ (35-32:28)

” (اہل جنت کے لئے جنت میں) باغ اور انگور ہوں گے۔ نوجوان کنواری اپنے شوہروں کی ہم عمر عورتیں ہوں گی۔ چھلکتے جام ہوں گے۔ ہر قسم کی لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک ماحول ہوگا۔“ (سورہ النباء، آیت نمبر 32-35)

﴿ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۝ وَنُفَارِقُ

مَصْفُوفَةٌ ۝ وَذَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ ﴾ (16-12:88)

”جنت میں چشمے بہ رہے ہوں گے، بلند و بالا مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوں گے، گاؤ

تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوں گے۔“ (سورہ العاشیہ، آیت نمبر 12-16)

مسئلہ 63 جنت میں کانٹوں کے بغیر بیریاں ہوں گی۔

مسئلہ 64 جنتی لوگوں کی نیک دنیاوی بیویوں کو اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کریں گے جن

میں درج ذیل تین خوبیاں ہوں گی ① کنواری ہوں گی ② اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی ③ اپنے شوہروں سے جی بھر کر پیارا اور محبت کرنے والیاں ہوں گی۔

﴿ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَ

ظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ

۝ إِنَّا أَنشَأْنَهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ﴾ (39-27:56)

”اور دائیں بازو والے، ان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا، وہ بے خار بیڑیوں، تہ بہ تہ کیلوں اور دور تک

پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونے والے، بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت

پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے

اور انہیں باکرہ بنا دیں گے اپنے شوہروں سے جی بھر کر محبت کرنے والیاں اور ان کی ہم عمر۔ یہ ساری نعمتیں ہیں دائیں بازو والوں کے لئے۔“ (سورہ واقعہ، آیت 27-39)

مسئلہ 65 جنت کے چشمہ ”کافور“ سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں کافور کی آمیزش ہوگی جو جنتیوں کو پلائی جائے گی۔

مسئلہ 66 جنت میں سارے کام جنتیوں کی خواہش اور ارادے پر ہی چشم زدن میں پورے ہو جائیں گے۔

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝﴾ (6-5:76)

”نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پیئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی کافور (جنت میں) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے بندے پیئیں گے اور اس چشمہ کی ندیاں جدھر چاہیں گے (صرف خواہش کرنے سے ہی) بہا لے جائیں گے۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 5-6)

مسئلہ 67 جنت کی نعمتیں اہل جنت کے قلب و نظر کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہوں گی۔

مسئلہ 68 جنت کی نعمتوں کا اس دنیا میں تصور کرنا ممکن نہیں۔

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ (17:23)

”اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے جو مخفی نعمتیں تیار کی گئیں ہیں ان کا علم کسی تنفس کو

نہیں۔“ (سورہ سجدہ، آیت نمبر 17)



شَانُ الْجَنَّةِ

جنت کی شان

مسئلہ 69 جنت کی نعمتوں اور خوبیوں کا بیان کرنا اور اس دنیا میں انہیں سمجھنا حتیٰ کہ ان کا تصور کرنا بھی ناممکن ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ ((فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ)) (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا وَ مِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)) (رواهُ مُسْلِمٌ ①)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضي الله عنه سے روایت ہے میں رسول اکرم ﷺ کی ایک مجلس میں حاضر تھا اس میں آپ ﷺ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہا تعریف فرمائی۔ آخر میں فرمایا جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی ہے نہ ہی ان کا تصور کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (یہ جنت ان لوگوں کے لئے ہے) جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو (عذاب کے) ڈر سے اور (ثواب کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں کوئی نہیں جانتا ان نعمتوں کو جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں اور ان سے چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ نعمتیں بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا کی زندگی میں) کرتے رہے ہیں۔ [سورہ بقرہ، آیت نمبر 16-17] اسے مسلم نے

روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 70 جنت میں چھڑی برابر جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام نعمتوں سے افضل ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں چھڑی کے برابر جگہ دنیا اور دنیا میں ہر چیز سے بہتر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 71 جنت میں کمان برابر جگہ دنیا کی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 135 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 72 جنت کی نعمتوں میں سے کوئی ایک نعمت ناخن کے برابر اس دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان روشن ہو جائیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 226 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 73 جنت میں موت ہوتی تو جنتی لوگ جنت کی نعمتوں کو دیکھ کر خوشی سے مرجاتے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُدْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحيح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز موت ایک مینڈھے کی شکل میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور اسے ذبح کیا جائے گا جنتی اور جہمی

① کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

② ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في خلود اهل الجنة (2083/2)

لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو جتنی خوشی سے مر جاتے اور غم سے مرنا ممکن ہوتا تو جہنمی غم سے مر جاتے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74 جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 75 جنت کی تمام اشیاء دنیا کی تمام چیزوں سے اعلیٰ اور افضل ہیں، صرف نام ایک جیسے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ يَشْبَهُ مَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاءُ)) رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ ② (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت کی کوئی چیز بھی دنیا کی چیزوں سے نہیں ملتی، سوائے ناموں کے۔“ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 76 ساری زندگی دکھوں اور مصیبتوں میں بسر کرنے والا شخص جنت کی ایک جھلک دیکھتے ہی دنیا کے سارے دکھ اور غم بھول جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ : لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُوتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ

① كتاب الجزية والموادعة ، باب اسم من قتل معاهدا بغير جرم

② سلسلة احاديث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث 2188

صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا بَنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّبِي مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ ((رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہوگا دنیا میں اس نے بڑی عیش و عشرت کی ہوگی اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا ”اے ابن آدم! کیا دنیا میں تم نے کوئی عیش و عشرت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز و نعم سے واسطہ پڑا؟“ وہ کہے گا ”اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔“ پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا ”اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج و غم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟“ وہ کہے گا ”اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں، مجھے تو نہ کبھی رنج و غم سے واسطہ پڑا نہ کبھی کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77 جنت کی نعمتیں اور درجات دیکھنے کے بعد اہل جنت کی حسرت!

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَدَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ②

حضرت معاذ بن جناد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اہل جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہوگی جتنی اس لمحہ پر جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے بغیر گزر گیا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



① کتاب صفات المنافقین ، باب صبغ انعم اهل الدنيا في النار و.....

② صحيح الجامع الصغير ، للالباني ، الجزء الخامس ضرقم الحديث 5322

سَعَةُ الْجَنَّةِ

جنت کی وسعت

مسئلہ 78 جنت کی کم سے کم وسعت کا تصور زمین اور تمام آسمانوں کی وسعت کے برابر ہے لیکن زیادہ سے زیادہ وسعت کی کوئی حد نہیں۔

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ

لِلْمُتَّقِينَ ۝ (133:3)

”دوڑوا اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی (صرف) چوڑائی آسمانوں اور زمین (کی وسعت) جیسی ہے وہ جنت متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 133)

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (17:32)

”اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کیلئے جو کچھ ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے اسے کوئی نہیں

جانتا یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔“ (سورہ جحدہ، آیت نمبر 17)

مسئلہ 79 جنت کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح طور پر اندازہ ہوگا کہ جنت کتنی بڑی ہے اور

اس کی نعمتیں کتنی عظیم ہیں۔

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلَكًا كَبِيرًا ۝ (20:76)

”اور جب تم جنت کو دیکھو گے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سرو سامان تمہیں

نظر آئے گا۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 20)

مَسْئَلَةٌ 80 جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 99 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 81 جنت میں ایک درخت کا سایہ اتنا لمبا ہوگا کہ گھوڑا سو برس تک مسلسل اس کے سائے میں سفر کرتا رہے گا تب بھی ختم نہیں ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 135 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 82 سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے جنتی کو اس دنیا سے دس گنا وسیع مملکت عطا کی جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ ! فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ وَ عَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَ أَنْتَ الْمَلِكُ)) قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ((فَيَقُولُ إِنِّي لَأَسْتَهْزِي مِنْكَ وَ لَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو میں پہچانتا ہوں وہ شخص کو لوہوں کے بل گھسٹتا ہوا جائے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ جما رکھا ہے (اور اس کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں) اس سے پوچھا جائے گا ”تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم جہنم میں تھے؟“ عرض کرے گا ”ہاں یاد ہے۔“ چنانچہ اسے کہا جائے گا ”خواہش کرو (کتنی جگہ تمہیں جنت میں چاہئے؟)“ چنانچہ وہ خواہش کرے گا، پھر اسے کہا جائے گا تیرے لئے تیری

خواہش کے مطابق جنت میں جگہ ہے اور دس دنیاؤں کے برابر مزید بھی تمہارے لئے جگہ ہے۔“ وہ شخص عرض کرے گا (یا اللہ!) تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے (جنت میں تو معمولی سی جگہ بھی باقی نہیں رہی)“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (کہ یہ ارشاد فرمانے کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ (اس آدمی کے جواب میں) فرمائیں گے ”میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس پر پوری طرح قادر ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بندے کے جواب پر ہنسی اس وجہ سے آئی کہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں گمان کس قدر ناقص ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو ناممکن سمجھ کر مذاق کہہ رہا ہے۔

مسئلہ 83 آخری آدمی کو اس دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ عطا کرنے کے باوجود جنت میں جگہ بچ جائے گی جسے پُر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں جتنی جگہ اللہ چاہے گا خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا، جس سے چاہے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الجنة و صفة نعيمها ، باب النار يدخلها الجبارون و الجنة

أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازے

مسئلہ 84 اہل جنت کی آمد پر فرشتے جنت کے دروازے کھولیں گے۔

مسئلہ 85 دروازوں سے داخل ہوتے وقت فرشتے اہل جنت کے لئے سلامتی کی دعا کریں گے۔

﴿وَسَيُقَالُ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَّاءُ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِّمْ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝﴾ (73:39)

”متقی لوگوں کو گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو جنت کے دروازے کھولے جا چکے ہوں گے جنت کے خازن (فرشتے) ان سے کہیں گے ”سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔“ (سورہ زمر، آیت نمبر 73)

مسئلہ 86 سب سے پہلے جنت کا دروازہ رسول اکرم ﷺ کے لئے کھولا جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي بَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَفْتِحْ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ مُحَمَّدًا! فَيَقُولُ بِكَ أَمْرٌ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ))
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا جنت کا خازن (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا ”کون ہے؟“ میں جواب دوں گا ”محمد!“ خازن کہے گا ”مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ

① کتاب الايمان . باب في قول النبي ﷺ ((انا اول الناس يشفع في الجنة وانا...))

آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز سب سے زیادہ امتی میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةٌ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ”ریان“ ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 88 جنت کے بعض دوسرے دروازوں کے نام یہ ہیں باب الصلاة،

باب الجهاد، باب الصدقة.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ! مَا عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُورَةٍ هَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ ((نَعَمْ وَ أَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ③ (صحيح)

① کتاب الایمان ، باب فی قول النبی ﷺ ((انا اول الناس یشفع فی الجنة وانا.....))

② کتاب بدء الخلق ، باب صفة ابواب الجنة

③ کتاب الجهاد ، باب فضل من انفق زوجین فی سبیل اللہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا (مثلاً دو گھوڑے دو تلواریں وغیرہ) اسے جنت میں یوں کہہ کر بلایا جائے گا ”اے اللہ کے بندے! یہ ہے بہتر صلہ (تمہارے انفاق کا) جو اہل صلاۃ سے ہوگا اسے باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا، جو اہل جہاد میں سے ہوگا وہ باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو اہل صدقہ سے ہوگا وہ باب الصدقہ سے پکارا جائے گا جو اہل صیام سے ہوگا وہ باب الریان سے پکارا جائے گا۔“ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کو تو کوئی خسارہ نہیں ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا اور کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہو گے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 89 جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی تقریباً بارہ تیرہ سو کلومیٹر کے برابر ہے۔

مسئلہ 90 بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے خوش نصیب لوگ جس

دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام ”باب ایمن“ ہے۔ (اللَّهُمَّ

اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِكَ بِمَنْكَ وَ كَرَمِكَ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ ((فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : يَا مُحَمَّدُ ادْخُلِ

الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ بَابِ الْإِيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَ هُمْ شُرَكَاءُ

النَّاسِ فِيمَا سِوَايِ ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ أَنَّ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ

مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ لَكُمْآ بَيْنَ مَكَّةَ وَ هَجْرٍ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ بُصْرَى)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے

بعد) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو باب ایمن سے جنت میں داخل کرو

جن پر کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور وہ جنت کے دوسرے دروازوں میں سے داخل ہونے والے لوگوں

کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر کسی دوسرے دروازے سے داخل ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں) قسم ہے اس

① کتاب الایمان ، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها

ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جنت کی چوکھٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر (بحرین کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بصری (شام کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ مکہ اور ہجر کا درمیانی فاصلہ 1160 کلومیٹر اور مکہ و بصری کا درمیانی فاصلہ 1250 کلومیٹر ہے۔

مسئلہ 91 بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے ستر ہزار افراد بیک وقت باب ایمن سے داخل ہوں گے کوئی آگے یا پیچھے نہیں ہوگا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ أَخِذْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوْلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت کے ستر ہزار افراد یا سات لاکھ (حدیث کے راوی) ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ستر ہزار یا سات لاکھ افراد اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک آخری آدمی داخل نہ ہو جائے (یعنی سارے بیک وقت داخل ہوں گے) ان جنتیوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مسلم شریف کی دوسری حدیث سے ستر ہزار کی تعداد ثابت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 92 اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَبْلُغُ أَوْ يَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا

① کتاب الایمان ، باب الدلیل علی دخول طوائف المسلمین الجنة بغير حساب.....

فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يُدْخِلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 93 پانچ نمازوں کی پابندی کرنے والی، رمضان کے روزے رکھنے والی، پاکدامن اور اپنے شوہر کی اطاعت گزار خاتون جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گی، داخل ہو سکے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّيْتَ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مَا شِئْتَ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 تین نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْتَ إِلَّا تَلَقَّوهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ)) رَوَاهُ ابْنُ

① كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء

② صحيح الجامع الصغير وزيادته للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 673

مَاجَة ❶

(صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے (اور اس نے صبر کیا) تو وہ بچے اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذِينَ حَتَّى يَصْطَلِحَ أَنْظِرُوا هَذِينَ حَتَّى يَصْطَلِحَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے شرک نہ کرتا ہو سوائے اس آدمی کے جو کسی دوسرے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو (ان دونوں کے بارے میں فرشتوں سے) کہا جاتا ہے کہ ان دونوں آدمیوں کا انتظار کرو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں ان دونوں کا انتظار کرو حتیٰ کہ آپس میں مل جائیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 96 رمضان شریف کا پورا مہینہ جنت کے آٹھوں دروازے کھلے رہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلِّسَتِ الشَّيَاطِينُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الجنائز ، باب ما جاء في ثواب من اصيب بولده (1303/1)

❷ کتاب البر والصلوة ، باب النهي عن الشحناء

❸ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 652

دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات

سوال 97 جنت کے بلند و بالا محلات جنتیوں کے درجات کے اعتبار سے اوپر نیچے بنے ہوئے ہیں۔

﴿لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ عُرفٌ مِّنْ فَوْقِهَا عُرفٌ، مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعَدَّ اللَّهُ لَا يَخْلِفُ الْمِعَادَ﴾ (20:39)

”جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے ان کے لئے بلند عمارتیں (درجہ بدرجہ) منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔“ (سورہ زمر، آیت نمبر 20)

سوال 98 جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ”وسیلہ“ ہے جس پر ہمارے پیارے رسول اکرم ﷺ رونق افروز ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَسَلُّوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ ((أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَ أَرَجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ① (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم مجھ پر درود بھیجو تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے ”وسیلہ“ کی دعا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! وسیلہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جنت میں اعلیٰ ترین درجہ ہے، جو صرف ایک آدمی کو حاصل ہوگا اور میں

① مسند احمد، رقم الحدیث 7588

امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 99 جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

مَسْئَلَةٌ 100 جنت کے سب سے اوپر والے درجہ کا نام فردوس ہے، جس سے جنت کی چار نہریں جاری ہوتی ہیں۔

مَسْئَلَةٌ 101 ہر مومن کو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سب سے اوپر والا درجہ ”فردوس“ مانگنا چاہئے۔

مَسْئَلَةٌ 102 فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^① (صحيح)

حضرت عبادة بن صامت رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے سب سے اعلیٰ ترین درجہ کا نام فردوس ہے، فردوس سے جنت کی چاروں نہریں (سیحان، جیحان، فرات اور نیل) جاری ہوتی ہیں۔ فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو فردوس کا ہی سوال کرو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 103 نچلے درجہ کے محلات والے جنتی اوپر والے درجات کے محلات کو دیکھ کر یوں محسوس کریں گے جیسے دور کوئی چمکتا ہوا ستارہ نظر آ رہا ہے۔

① ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة درجات الجنة (2/6056)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُ وَنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءُ وَنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِيِّ الْغَابِرَ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لَتَفَاضِلٍ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْبُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ ((بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنتی لوگ اپنے سے اوپر والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے (تو ایسا محسوس کریں گے) جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہے اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔“ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے دعویٰ کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس بلند مقام پر انبیاء کے علاوہ اور کون پہنچے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں (پہنچے گا) قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ ان درجوں میں ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 104 جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةٌ عَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال (کی مسافت) کا فرق ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 105 اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر مشرق یا مغرب سے طلوع ہونے والے چمکدار ستاروں کی طرح نظر آئیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ لَتَرَى

① كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب ترائي اهل الجنة اهل الغرف كما.....

② ابواب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة درجات الجنة (2054/2)

عُرِفُهُمْ فِي الْجَنَّةِ كَالْكُوكِبِ الطَّالِعِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ فَيُقَالُ مَنْ هُوَ لَاءٍ؟ فَيُقَالُ هُوَ لَاءٍ
الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر جنت میں تمہیں اس طرح نظر آئیں گے جیسے مشرق یا مغرب سے طلوع ہونے والا ستارہ! لوگ پوچھیں گے ”یہ کون ہیں؟“ انہیں بتایا جائے گا ”یہ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 106 ”سَابِقُونَ“ کے لئے سونے کے دو باغ اور ”أَصْحَابُ الْيَمِينِ“ کے لئے چاندی کے دو باغ ہوں گے

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((جَنَّاتٍ مِنْ ذَهَبٍ
لِلسَّابِقِينَ وَجَنَّاتٍ مِنْ وَرَقٍ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ② (صحيح)
حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ (اشعری) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سابقون کے لئے سونے کے دو باغ اور اصحاب الیمین کے لئے چاندی کے دو باغ ہیں۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ”سابقون“ سے مراد ایمان لانے میں پہل کرنے والے اور اصحاب الیمین سے مراد تمام نیکو کار لوگ ہیں۔ سابقون ، اصحاب الیمین سے افضل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!



① کتاب اهل الجنة ، باب منازل المتحابين في الله تعالى
② النهاية لابن كثير ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 346

قُصُورُ الْجَنَّةِ

جنت کے محلات

مَسْئَلہ 107 جنت کے محلات ہر چھوٹی بڑی غلاظت اور گندگی سے پاک اور صاف ہوں گے۔

﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّةٍ عِدْنٍ وَرِضْوَانٍ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (72:9)

”مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 72)

مَسْئَلہ 108 جنت کے محلات میں تمام برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے۔

مَسْئَلہ 109 جنتیوں کے محلات میں ہر وقت عود جلتی رہے گی جس کی خوشبو سے ان کے محلات معطر رہیں گے۔

مَسْئَلہ 110 جنتیوں کے پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

مَسْئَلہ 111 جنت میں تھوک، ناک اور رفع حاجت وغیرہ نہیں ہوں گے۔

مَسْئَلہ 112 تمام جنتی باہم شیر و شکر ہوں گے کسی کے دل میں دوسرے کے خلاف کوئی حسد یا بعض نہیں ہوگا۔

مَسْئَلہ 113 اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کریں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صَوْرَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَيْضِقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَ مُجَامِرُهُمُ الْأُلُوءَةُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ ، يُرَى مُخٌ سَوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں سب سے پہلے (مردوں اور عورتوں کا) جو گروہ داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے انہیں تھوک نہیں آئے گی نہ ناک اور نہ رفع حاجت کی ضرورت محسوس کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھیاں (تک) سونے اور چاندی کی ہوں گے، انگلیٹھیوں سے عود کی خوشبو نکل رہی ہوگی، جنتیوں کے سینے سے مشک کی خوشبو آئے گی، ہر جنتی کے پاس دو بیویاں ایسی ہوں گی جن کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلی کا گوشت اندر سے دکھائی دے گا جنتی لوگوں میں باہمی اختلاف نہیں ہوں گے نہ ہی بغض ہوگا بلکہ یک جان ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 114 جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہوئے ہیں۔

مَسْئَلَةٌ 115 جنت کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور مٹی زعفران کی ہے۔

مَسْئَلَةٌ 116 جنت میں موت نہیں آئے گی جنتی ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 117 جنت میں بڑھا پانہیں آئے گا بلکہ وہ ہمیشہ جوان رہیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِمَّا خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ ((مِنَ الْمَاءِ)) قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا ؟ قَالَ ((لَبِنَةٌ مَعَ فِضَّةٍ وَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَ حَصْبَاؤُهَا اللَّوْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَ تُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ

❶ کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پانی سے۔“ ہم نے عرض کیا ”جنت کس چیز سے بنی ہوئی ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی، اس کا سینٹ تیز خوشبو والا مسک ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا، ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا، جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 118 جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے۔

مسئلہ 119 جنت عدن کے محلات کی ایک اینٹ سفید موتی کی، ایک اینٹ سرخ

یاقوت کی، ایک اینٹ سبز زمررد کی ہے، اس کی مٹی مسک کی ہے، اس کے سنگریزے لؤلؤ کے اور اس کی گھاس زعفران کی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ لَبِنَةٌ مِنْ دَرَّةٍ بَيْضَاءَ وَ لَبِنَةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ وَ لَبِنَةٌ مِنْ زَبْرَجَدَةٍ خَضْرَاءَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَ حَصْبَاؤُهَا اللَّوْلُؤُ ، حَشِيْشُهَا الزَّعْفَرَانُ ثُمَّ قَالَ لَهَا اِنْطِقِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يُجَاوِرُنِي فِيكَ بِحَيْلٍ ثُمَّ قرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا ② (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے جس کی ایک اینٹ سفید موتی کی، ایک سرخ یاقوت کی، ایک سبز زمررد کی ہے۔ اس کی مٹی مسک کی ہے اس کے سنگریزے لؤلؤ کے ہیں، اس کا گھاس زعفران کا ہے (جنت کی تعمیر کے بعد) اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا ”کچھ کہہ“ جنت نے کہا ”فلاح پاگئے ایماندار لوگ۔“ پھر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ”میرے

① ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة الجنة و نعيمها (2050/2)

② النهاية لابن كثير ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 352

جلال اور عزت کی قسم! کوئی بخیل تجھ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”جو لوگ نفس کی بخیلی سے بچائے گئے وہ فلاح پا گئے۔“ اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : مذکورہ حدیث میں بخیل سے مراد زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگ ہیں۔

مسئلہ 120

بعض محلات میں سونے کے باغات ہوں گے جن کی ہر چیز سونے کی ہوگی
بعض محلات میں چاندی کے باغ ہوں گے جن کی ہر چیز چاندی کی ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((جَنَّاتٍ مِنْ فِضَّةٍ انِيْتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَ جَنَّاتٍ مِنْ ذَهَبٍ انِيْتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوْا اِلَى رَبِّهِمْ اِلَّا رِءَاىَ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِى جَنَّةِ عَدْنٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن قیس اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(جنت میں جنتیوں کے لئے) دو باغ چاندی کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی اور دو باغ سونے کے ہوں گے (یعنی) اس کے برتن اور ہر چیز سونے کی ہوگی لوگوں کے لئے جنت عدن (جنت کا نام ہے) میں اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے گی سوائے اس کی کبریائی کی چادر کے جو اس کے چہرہ مبارک پر ہوگی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 121 جنت کے محلات میں بڑے بڑے گنبد، خوبصورت سفید موتیوں سے تعمیر کئے گئے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثِ الْاَسْرَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِدُ اللُّوْلُوْءِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا جس میں گنبد سفید موتیوں کے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مسک کی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الایمان ، باب اثبات رؤیة المؤمنین فی الجنة ربہم سبحانہ و تعالیٰ
② کتاب الایمان ، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموت

خِيَامُ الْجَنَّةِ

جنت کے خیمے

مسئلہ 122 ہر جنتی کے محل میں خوبصورت خیمے ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝﴾ (73-72:55)

”اہل جنت کے لئے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 72-73)

مسئلہ 123 جنت کا ہر خیمہ (60) میل چوڑے، خوبصورت موتی کو اندر سے تراش کر بنایا گیا ہوگا۔

مسئلہ 124 ان خیموں میں اہل جنت کی بیویاں ہوں گی جو ان کی آمد کی ہر آن منتظر رہیں گی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لَوْلُؤَةٍ مَجُوفَةٍ يَمُرُّ ضُحَاهَا سِتُونَ مَيْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ)) رِزَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن قیس اپنے باپ رضي الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب في سفة خيام الجنة و ما

”جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اس خیمہ کے ہر کونے میں (مومن کی) بیویاں ہوں گی جنہیں دوسرے (محل کے) لوگ (دوری اور وسعت کی وجہ سے) نہیں دیکھ سکیں گے مومن آدمی ان (بیویوں) کے درمیان چکر لگاتا رہے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سُوقُ الْجَنَّةِ

جنت کا بازار

مَسْئَلَةٌ 125 جنت میں ہر جمعہ کے روز بازار لگا کرے گا۔

مَسْئَلَةٌ 126 جمعہ بازار میں شریک ہونے والے جنتیوں کا حسن پہلے سے دو بالا ہو جائے گا۔

مَسْئَلَةٌ 127 عورتیں جمعہ بازار میں شریک نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے ہی ان کے حسن و جمال میں اضافہ فرمادے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْتُو فِي وَجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزِدُّوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ اِزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ : وَاللَّهِ لَقَدْ اِزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا ، فَيَقُولُونَ وَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ ، لَقَدْ اِزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کے دن جنتی لوگ آیا کریں گے شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا گرد و غبار (مشک اور زعفران پر مشتمل ہوگا جب وہ) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا جب وہ پلٹ کر اپنے گھر آئیں گے تو ان کی بیویوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو چکا ہوگا، بیویاں اپنے مردوں سے کہیں گی واللہ! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ جنتی لوگ ہیں گے واللہ! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب في سوق الجنة و ما

أَشْجَارُ الْجَنَّةِ

جنت کے درخت

مَسْئَلَةٌ 128 جنت میں ہر طرح کے پھل دار درخت ہوں گے لیکن کھجور، انار اور انگور کے درخت بکثرت ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

﴿ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ ﴾ (69-68:55)
 ”دونوں باغوں میں (ہر قسم کے) پھل ہیں (خاص طور پر) کھجور اور انار کے، پھر اے جن والنس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 68-69)
 ﴿ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ ﴾ (33-32:78)
 ”بے شک متقی لوگ ہی (آخرت میں) کامیاب ہوں گے جہاں ان کے لئے باغات اور انگور ہوں گے۔“ (سورہ نباء، آیت نمبر 33-32)

مَسْئَلَةٌ 129 جنت کے درخت کانٹوں کے بغیر ہوں گے۔

مَسْئَلَةٌ 130 کیلا اور بیر کی جنت کے درخت ہیں۔

مَسْئَلَةٌ 131 جنت میں درختوں کے سائے بہت طویل ہوں گے۔

﴿ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ ﴾ (32-27:56)
 ”اور دائیں ہاتھ والے، دائیں ہاتھ والوں کا کیا کہنا، بے کانٹے کی بیڑیوں میں ہوں گے، کیلے تہ بہ تہ، لمبے سائے، بہتا ہوا پانی اور بکثرت پھل۔“ (سورہ واقعہ، آیت 32-27)

مَسْئَلَةٌ 132 جنت کے درخت اس قدر سرسبز و شاداب ہوں گے کہ ان کی رنگت سبز

سیاہی مائل ہوگی۔

مسئلہ 133 جنت کے درخت ہمیشہ ہرے بھرے رہیں گے۔

﴿مُدَّهَا مَتَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝﴾ (65-64:55)

” (جنت کے باغ) گھنے سیاہی مائل سرسبز ہیں۔ پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 64-65)

مسئلہ 134 جنت کے درختوں کی شاخیں ہری بھری لمبی اور گھنی ہوں گی۔

﴿ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝﴾ (49-48:55)

”جنت کے باغوں (کے درختوں) کی ٹہنیاں لمبی اور ہری بھری ہوں گی، پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 48-49)

مسئلہ 135 جنت کے ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ گھوڑا سو برس تک مسلسل چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَأَنْ شِئْتُمْ ۖ وَظِلٌّ مَّمْدُودٌ ۖ وَ لِقَابٌ قَوْسٍ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سو برس تک چلتا رہے (تب بھی ختم نہ ہو) اگر (قرآن سے سمجھنا) چاہو تو (سورہ واقعہ کی آیت 30) وَظِلٌّ مَّمْدُودٌ (اور لمبا سایہ) پڑھ لو اور جنت میں کسی شخص کی کمان رکھنے کے برابر جگہ (دنیا کی) ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 136 جنت میں تمام درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ

① کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة.....

ذہب)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 137 بعض کھجوروں کا تنا سبز مرد کا ہوگا اور اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سرخ سونے کی ہوں گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَخْلُ الْجَنَّةِ جُدُوْعُهَا زُمْرَةٌ أَخْضَرُ وَ كَرْبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ وَ سَعْفُهَا كِسْوَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مَقَطَعَاتُهُمْ وَ حُلُّهُمْ وَ ثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ أَوْ الدَّلَاةِ أَشَدُّ بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَلْيَنُ مِنَ الزَّبَدِ لَيْسَ لَهُ عَجْمٌ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جنت کی کھجور کا تنا سبز مرد کا ہوگا اس کی ٹہنی کی جڑ سرخ سونے کی ہوگی اور اس کی شاخ سے اہل جنت کی پوشاک تیار کی جائے گی ان کے لباس اور جبے بھی اسی سے بنائے جائیں گے کھجور کا پھل مکے یا ڈول کے برابر ہوگا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ بیٹھا ہوگا، مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں سختی بالکل نہیں ہوگی۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

مَسْئَلَةٌ 138 جنت میں چار بہترین درخت لگانے والی تسبیح یہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟)) قُلْتُ غِرَاسًا لِي ، قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟)) قَالَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! قَالَ ((قُلْ : سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ ، يُغْرِسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک درخت لگا رہے تھے کہ اتنے میں رسول اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے، پوچھا ”اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)! کس کے لئے درخت لگا رہے ہو؟“ میں

① ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة شجر الجنة (2049/2)

② كتاب الفتن ، باب صفة الجنة و اهلها

③ ابواب الادب ، باب فضل التسبيح

نے عرض کیا ”اپنے لئے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا میں تجھے اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں؟“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! (ضرور بتائیں)“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کہو سُبْحَانَ اللَّهِ (اللہ پاک ہے)، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ (تعریف صرف اللہ کے لئے ہے) وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اور اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں) وَاللَّهُ أَكْبَرُ (اور اللہ سب سے بڑا ہے) یہ کہنے پر ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 139 جنت میں کھجور کا درخت لگانے والا کلمہ درج ذیل ہے:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ﴾ [عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے] کہا تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔

مسئلہ 141 طوبیٰ درخت کے پھلوں کے خوشبوں سے اہل جنت کے کپڑے تیار ہوں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَتُهَا مِائَةٌ مِائَةَ عَامٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ② (صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، اہل جنت کے کپڑے اسی کے خوشے سے تیار کئے جائیں گے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 142 زیتون جنت کا درخت ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 410 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

① صحیح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2757

أَثْمَارُ الْجَنَّةِ

جنت کے پھل

[نَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُطْعِمَنَا مِنْهَا بِمَنْهٍ وَ كَرَمِهِ]

143 **مَسْئَلَةٌ** جنت کے پھل اہل جنت کے لئے وافر مقدار میں موجود ہوں گے۔

144 **مَسْئَلَةٌ** جنت میں ہر موسم کا پھل، ہر وقت میسر ہوگا۔

145 **مَسْئَلَةٌ** جنت کے پھل حاصل کرنے کے لئے کسی سے اجازت نہیں لینی پڑے گی۔

146 **مَسْئَلَةٌ** جنت کے پھلوں کا ذخیرہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

147 **مَسْئَلَةٌ** جنت کے پھل گلنے سڑنے سے محفوظ ہوں گے۔

148 **مَسْئَلَةٌ** کیلا اور بیر جنت کے پھل ہیں۔

﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٥٦﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٥٧﴾ وَ طَلْحٍ مَّنْضُودٍ ﴿٥٨﴾

﴿ظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٥٩﴾ وَ مَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٦٠﴾ وَ فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٦١﴾ لَا مَقْطُوعَةٍ ﴿٦٢﴾ وَ لَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٦٣﴾﴾ (33-27:56)

”اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا وہ بے خار بیڑیوں اور تہ بہ تہ

کیلوں اور دور تک پھیلی چھاؤں اور ہر دم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک

ملنے والے بکثرت پھلوں میں مزے کریں گے۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 27-33)

﴿أَكْلُهَا دَائِمٌ ﴿٦٤﴾ وَ ظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ﴿٦٥﴾﴾ (35:13)

”جنت میں پھل سدا بہار اور اس کا سایہ لازوال ہوگا یہ انعام ہے متقی لوگوں کا۔“ (سورہ رعد،

آیت نمبر 35)

مسئلہ 149 جنت میں ہر جنتی کے من پسند تمام پھل موجود ہوں گے۔

﴿ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَ غِيُونٍ ۝ وَ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝ كُلُوا وَ اشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ ﴾ (44-41:77)

”متقی لوگ (جنت کے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور جو پھل وہ چاہیں گے (ان کے لئے) حاضر کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کھاؤ اور پیو مزے سے، ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے، نیک لوگوں کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔“ (سورہ مرسلات، آیت نمبر 41-44)

مسئلہ 150 جنت کے پھل ہر وقت جنتیوں کی پہنچ میں ہوں گے، کھڑے، بیٹھے، چلتے پھرتے، جب چاہیں گے، توڑ سکیں گے۔

﴿ وَ ذٰنِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَ ذَلَّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً ۝ ﴾ (14:76)

”اور جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی اور اس کے پھل ہر وقت ان کی پہنچ میں ہوں گے۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 14)

مسئلہ 151 جنت کی کھجور مٹکے کے برابر ہوگی جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 137 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 152 جنت کے پھل کا ایک خوشہ اتنا بڑا ہے کہ اگر دنیا میں آجاتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قیامت تک اسے ختم نہ کر سکتی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! رَأَيْنَاكَ تَسَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ ، فَقَالَ ((اِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَسَاوَلْتُ مِنْهَا عُقُودًا وَ لَوْ اَخَذْتُهَا لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کسوف کی حدیث میں روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ① کتاب صلاة الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ في ساعة الكسوف من امر الجنة والنار

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ کو (دوران نماز) دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز لی ہے پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ (وہ چیز لینے سے) رک گئے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں نے جنت دیکھی اور اس کے ایک خوشہ کو لینا چاہا، اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم لوگ اسے کھاتے رہتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 153 جنت کے پھلوں کا ایک خوشہ اگر دنیا میں آجائے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے پر بھی ختم نہ ہو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنِّي عُرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَ مَا فِيهَا مِنَ الزُّهْرَةِ وَالنَّضْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ لَا تِيكُمُ بِهِ فَحِيلَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ لَوْ اتَيْتُكُمْ بِهِ لَأَكَلَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ يَنْقُصُونَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ① (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میرے سامنے جنت اور اس میں موجود ساری نعمتیں لائی گئیں، پھل، پھول اور سرسبز و شادابی، میں نے اس سے تمہارے لئے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا لیکن روک دیا گیا، اگر میں وہ خوشہ تمہارے لئے لے آتا تو زمین اور آسمان کی ساری مخلوق اسے ختم کرنے کے لئے کھاتی (لیکن ختم نہ کر پاتی)“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایسی احادیث کم از کم مسلمانوں کے لئے تو بالکل باعث تعجب نہیں ہیں جو اپنی آنکھوں سے گزشتہ چھ ہزار سال سے مسلسل زمزم کے کنویں کو بہتا دیکھ رہے ہیں جس سے ساری دنیا کے اہل ایمان سال بھر مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ رمضان المبارک اور حج کے دوران تو ہر شخص کھلی آنکھوں سے اس ”نعمت“ کا نظارہ کرتا ہے لوگ نہ صرف جی بھر کر استعمال کرتے ہیں بلکہ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں کو واپس جاتے ہوئے بلا روک ٹوک جتنا چاہتے ہیں ساتھ لے جاتے ہیں لیکن نہ تو پانی میں کبھی کمی آئی ہے نہ ختم ہوا ہے اور قیامت تک یہ پانی یونہی استعمال ہوتا رہے گا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

مسئلہ 154 کھجور، انار جنت کے پھل ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 128 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 155 انجیر جنت کا پھل ہے۔

مَسْئَلَةٌ 156 جنت کے تمام پھل بغیر گٹھلی کے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم طَبِيقٌ مِنْ تَيْنٍ فَقَالَ ((كُلُوا)) وَ أَكَلَ مِنْهُ وَ قَالَ ((لَوْ قُلْتُ أَنْ فَاكِهَةً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ هَذِهِ لِأَنَّ فَاكِهَةَ الْجَنَّةِ بِلَا عَجْمٍ ، فَكُلُوا مِنْهَا فَإِنَّهَا تَقْطَعُ الْبُؤَاسِيرَ وَ تَنْفَعُ مِنَ النُّقْرَسِ)) ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيْمِ فِي الطَّبِّ النَّبَوِيِّ ①

حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کی خدمت میں انجیر کا تھال پیش کیا گیا آپ صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا ”کھاؤ۔“ خود بھی اس سے انجیر کھائی اور فرمایا ”اگر میں کسی پھل کے بارے میں کہوں کہ یہ جنت سے نازل ہوا ہے تو یہی وہ پھل ہے کیونکہ جنت کے پھل گٹھلی کے بغیر ہوں گے پس کھاؤ، انجیر بوا سیر کو ختم کرتی ہے اور گٹھلیا کے لئے مفید ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے طب نبوی میں اس کا ذکر کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 157 جنتی جب کسی درخت کا پھل توڑیں گے تو اس کی جگہ فوراً نیا پھل لگ جائے گا۔

عَنْ ثُوبَانَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَزَعَ ثَمْرَةً مِنَ الْجَنَّةِ عَادَتْ مَكَانَهَا أُخْرَى)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ② (صحيح)

حضرت ثوبان رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا ”جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



① الطب النبوی ، رقم الصفحة 318

② مجمع الزوائد (41410)

أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

جنت کی نہریں

مَسْئَلَةٌ 158 جنت میں میٹھے پانی، خوش ذائقہ دودھ، لذیذ شراب اور شفاف شہد کی

نہریں بہ رہی ہیں۔

مَسْئَلَةٌ 159 جنت کی نہروں کے مشروبات کارنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا ہی رہے گا۔

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ

طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّرِيبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ۝﴾ (15:47)

”متقین لوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں میٹھے پانی کی نہریں

بہ رہی ہے، ایسے دودھ کی نہریں جس کے ذائقے میں ذرا فرق نہ آیا ہو، ایسی شراب کی نہریں جو پینے

والوں کے لئے لذیذ ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں بہ رہی ہیں۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر 15)

مَسْئَلَةٌ 160 سیحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کی نہریں ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّ

مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سیحان، جیحان، فرات اور نیل جنت

کی نہروں میں سے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 161 کوثر جنت کی نہر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ

میٹھا ہوگا۔

مسئلہ 162

نہر کوثر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کو دیا گیا ہدیہ ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ ((ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُرُزِ)) قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ هَذِهِ لِنَاعِمَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَكَلْتَهَا أَنْعَمَ مِنْهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا ”کوثر کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ ایک نہر ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا فرمائی ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایسے پرندے (اڑتے ہیں) جن کی گردنیں اونٹوں کی سی ہیں۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”وہ پرندے تو خوب مزے میں ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ان پرندوں کو کھانے والے زیادہ مزے میں ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو باب ”نہر کوثر۔“

مسئلہ 163

اہل جنت حسبِ خواہش جنت کی نہروں میں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکال کر اپنے اپنے محلات میں لے جا سکیں گے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَ بَحْرَ الْعَسَلِ وَ بَحْرَ اللَّبَنِ وَ بَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقُّ الْأَنْهَارُ بَعْدَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

(صحیح)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی (جو جنتیوں کے محلات میں جائیں گی۔)“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

① ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة طير الجنة

② ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة انهار الجنة (2078/2)

مسئلہ 164 جنت کی ایک نہر کا نام ”نہر حیات“ ہے جس کا پانی جہنم سے نکلنے والوں پر ڈالا جائے گا تو وہ دوبارہ بیج کی طرح اُگ آئیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ هَبْرَ حُمْتِهِ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ أَنْظِرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدْ امْتَحَشُوا فَيُلْقُونَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ أَوْ الْحَيَاءِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس جس کو چاہے گا جنت میں داخل فرمادے گا اور آگ والوں کو آگ میں داخل فرمادے گا پھر (جتنی مدت بعد چاہے گا) ارشاد فرمائے گا ”دیکھو! جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کو آگ سے نکال لو چنانچہ وہ لوگ اس حال میں نکلیں گے کہ ان کے جسم کو نلے کی طرح جلے ہوئے ہوں گے تب وہ نہر حیات یا نہر حیا میں ڈالے جائیں گے اور وہ لوگ اسی طرح اُگ پڑیں گے (یعنی بالکل صحیح سالم ہو جائیں گے) جس طرح بیج سیلاب میں (فوراً) اُگتا ہے کبھی تم نے دیکھا نہیں وہ بیج کیسا زرد لپٹا ہوا اُگتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عُيُونِ الْجَنَّةِ

جنت کے چشمے

مسئلہ 165 جنت کے ایک چشمہ کا نام ”سلسبیل“ ہے جس سے سونٹھ (زنجبیل) کی آمیزش والی شراب برآمد ہوگی۔

﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۝ قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيَسْقُونَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۝﴾ (18-15:76)

”اہل جنت کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے شیشے بھی چاندی کی طرح (چمکدار) ہوں گے۔ ان پیالوں کو (خدا) ٹھیک اندازے کے مطابق بھریں گے اہل جنت کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ (شراب جنت کے) ایک چشمہ سے (برآمد) ہوگی جس کا نام ”سلسبیل“ ہے۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 15-18)

مسئلہ 166 جنت کے ایک چشمہ کا نام ”کافور“ ہے جس کی شراب سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝﴾ (6-5:76)

”نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پیئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی یہ (کافور) ایک بہتا ہوا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے (خوب پانی) پیئیں گے اور جہاں کہیں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 5-6)

مسئلہ 167 جنت کے ایک چشمہ کا نام ”تسنیم“ ہے جس کا خالص پانی صرف اللہ کے

مقرب لوگوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔

مسئلہ 168 ابرار لوگوں کو (جو درجہ میں مقرب لوگوں سے کم ہوں گے) عمدہ شراب

میں تسنیم کا پانی ملا کر پینے کو دیا جائے گا۔

﴿ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَآئِكِ يُنظَرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ خِتْمُهُ مِسْكَ ۝ فِي ذَلِكَ فَلْتِنَافَسِ

الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ ﴾ (28-22:83)

”بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے تم

ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تروتازگی محسوس کرو گے ان کو نفیس ترین سر بند شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں وہ اس (شراب) کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں اس نفیس اور عمدہ شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی تسنیم ایک

چشمہ ہے جس (کا خالص پانی) مقرب لوگ پئیں گے۔“ (سورہ مطففین، آیت نمبر 22-28)

مسئلہ 169 بعض چشموں سے سفید چمکدار اور لذیذ شراب برآمد ہوگی۔

﴿ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهَ وَهُم مُّكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ عَلَى

سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِنْ مَّعِينٍ ۝ بَيضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا

هُم عَنْهَا يَنْزِفُونَ ۝ ﴾ (47-41:37)

”اہل جنت کے لئے جانا پہچانا رزق ہے ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ

عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے شراب کے چشموں سے ساغر بھر کر ان

کے درمیان پھرائے جائیں گے سفید (چمکتی ہوئی) شراب جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی نہ اس سے سر

چکرائے گا نہ عقل میں فتور آئے گا۔“ (سورہ صافات، آیت نمبر 41-47)

مسئلہ 170 بعض چشمے فواروں کی طرح اہل رہے ہوں گے۔

﴿ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاحَتَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ ﴾ (67-66:55)

”ان دو باغوں میں دو چشمے ایسے ہوں گے جن میں پانی جوش سے ابل رہا ہوگا، پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 66-67)

مسئلہ 171 اہل جنت کے قلب و نظر کی تسکین کے لئے ہر دم رواں دواں پانی کے خوبصورت چشمے اور آبشاریں بھی جنت میں ہوں گی۔

﴿ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ ﴾ (12:88)

”جنت میں رواں دواں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔“ (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 12)

﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ ﴾ (31-30:56)

”جنت میں (دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور گرتا ہوا پانی بھی ہوگا۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 30-31)

مسئلہ 172 مذکورہ چشموں کے علاوہ اہل جنت کی خاطر مدارت کے لئے جا بجا مختلف چشمے ہوں گے۔

﴿ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ آمِنٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ ﴾ (52-51:46)

”بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں کے درمیان۔“ (سورہ دخان، آیت

نمبر 51-52)

﴿ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلٍّ وَعُيُونٍ ۝ وَفَوَاكِهٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝ ﴾ (42-42:77)

”بے شک متقی لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور من پسند میوے ان کے لئے حاضر ہوں

گے۔“ (سورہ مرسلات، آیت نمبر 41-42)

نَهْرُ الْكَوْثَرِ

نہر کوثر

[سَقَانَا اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ بِمَنِّهِ وَكَرَمِهِ]

مسئلہ 173 نہر کوثر جنت کی سب سے بڑی اور سب سے اعلیٰ نہر ہے۔

مسئلہ 174 نہر کوثر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کو دیا گیا ہدیہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْنَمَا أَنَا أُسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قَبَابُ الدَّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيْلُ؟)) قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أُعْطَاكَ رَبُّكَ ((فَإِذَا طَيِّبُهُ أَوْ طَيِّبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ⑤

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب (معراج کے موقع پر) میرا گزر جنت سے ہوا تو میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں جنہیں اندر سے تراش کر بنایا گیا ہے میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا ”یہ کیا ہے؟“ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ ﷺ کو آپ کے رب نے عطا فرمائی ہے۔“ (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) اس کی مٹی یا خوشبو تیز مشک کی سی تھی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 175 نہر کوثر کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اس کے سنگریزے موتی اور

یا قوت کے ہیں اور مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَجْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَ الْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ مَاءُهُ

أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 176 نہر کوثر میں اونٹوں کی گردنوں والی چڑیاں ہوں گی جن کے گوشت سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 162 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

① یاد رہے حوض کوثر اور نہر کوثر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ نہر کوثر جنت کے اندر ہوگی جبکہ حوض کوثر جنت سے باہر میدان حشر میں ہوگا، جہاں رسول اکرم ﷺ اپنے منبر پر تشریف فرما ہوں گے اور اپنے دست مبارک سے اہل ایمان کی پیاس بجھائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب! اب کوثر کی نسبت سے ہم نے حوض سے متعلق احادیث بھی باب ہذا میں شامل کر دی ہیں۔

③③③

الْحَوْضُ الْكُوْثَرُ

حوض کوثر

مسئلہ 177 حوض کوثر پر پانی پلانے والے خود رسول اکرم ﷺ ہوں گے۔

مسئلہ 178 اہل یمن کی خاطر رسول اللہ ﷺ دوسرے لوگوں کو حوض سے ہٹادیں گے۔

مسئلہ 179 حوض کوثر کی اک سمت اتنی طویل ہوگی جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ (تقریباً ایک ہزار کلومیٹر)

مسئلہ 180 حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنِّي لَبِعَقْرِ حَوْضِي أَذُوذُو النَّاسِ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ

بَعْضَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ ((مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ)) وَ سُئِلَ

① ابواب التفسیر، باب تفسیر سورة الكوثر (2677/3)

عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاحْلَىٰ مِنَ الْعَسَلِ يَغْتُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدُّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”حوض کوثر کے کنارے پر میں اہل یمن کی خاطر دوسرے لوگوں کو اپنی چھڑی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ حوض کا پانی اہل یمن کی طرف بہ نہ نکلے گا (اور وہ خوب سیر ہو کر پیئیں گے)“ آپ سے عرض کیا گیا ”حوض کا عرض کتنا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مدینہ سے لے کر عمان تک۔“ پھر حوض کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا ”وہ کیسا ہوگا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”میرے حوض میں جنت کے دو پرنا لوں سے پانی آئے گا ان میں سے ایک پرنا لہ سونے کا ہوگا دوسرا چاندی کا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① عمان، اردن کا دارالخلافہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ② دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حوض کوثر کی چاروں سمتیں برابر ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”حوض کی چوڑائی، اس کی لمبائی کے برابر ہے۔“ (ترمذی)

مسئلہ 181 حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے جام ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَرَىٰ فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ”حوض کوثر پر تم سونے اور چاندی کے جام آسمان کے تاروں کے برابر دیکھو گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 رسول اکرم ﷺ کا منبر قیامت کے روز حوض کوثر پر رکھا جائے گا جس پر بیٹھ کر آپ ﷺ اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ

① کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

② کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلِي حَوْضِي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”میرے حجرہ مبارک اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر رکھا جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 183 جس نے ایک دفعہ حوض کوثر سے پانی پی لیا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرَبًا وَ أُذْرَحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مِنْ وَرْدَةٍ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(جنت میں) تمہارے سامنے حوض ہوگا جس کی ایک سمت جرباء سے لے کر اذرح (شام کے دو شہروں کے نام ہیں) تک ہوگی جس پر آسمان کے تاروں کی طرح جام رکھے ہوں گے جو حوض پر آ کر ایک دفعہ پانی پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 184 حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے اور سیراب ہونے والے مہاجر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے) فقراء ہوں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((أَنَّ أَوَّلَ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْتُ رُءُوسًا أَلْدَنَسُ ثِيَابًا أَلَّذِينَ لَا يَنْكُحُونَ الْمُتَنَعَّمَاتِ وَلَا يَفْتَحُ لَهُمْ السَّدَدُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے حوض پر سب سے پہلے جو

① کتاب الرقاق ، باب فی العوض

② کتاب النضائل ، باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم

③ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء فی صفة الحوض (1989/2)

لوگ آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے، گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑے، ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے اور جن کے لئے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے۔
اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 185 ہر نبی کو قیامت کے دن حوض دیا جائے گا جس سے اس کے امتی آ کر پانی پیئیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 186 رسول اکرم ﷺ کے حوض پر آنے والوں کی تعداد باقی انبیاء کے مقابلے میں زیادہ ہوگی

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهُونَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٌ وَإِنِّي أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحيح)
حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 187 رسول اکرم ﷺ اپنی امت کے لئے حوض کوثر پر میرسا مان ہوں گے۔

مَسْئَلَةٌ 188 بدعتی لوگ آپ ﷺ کے حوض کوثر سے محروم واپس پلٹیں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَ لِيُرْفَعَنَّ رِجَالَ مِنْكُمْ ثُمَّ لِيُخْتَلَجَنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا بَعْدَكَ)) رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں حوض پر تمہارا میرسا مان ہوں گا تم میں سے بعض لوگ وہاں لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے میں کہوں گا

① ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في صفة الحوض (1988/2)

② كتاب الرقاق ، باب في الحوض

اے میرے رب! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، جو اب میں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے، انہوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعات شروع کر دیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 کافر حوض کوثر پر آ کر پانی پینا چاہیں گے لیکن رسول اکرم ﷺ انہیں دور ہٹادیں گے۔

مسئلہ 190 رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو وضو کے سبب چمکتی ہوئی پیشانی اور چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں سے پہچانیں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا ذُوْدُ عَنْهُ الرَّجَالُ كَمَا يَزُوْدُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيْبَةَ حَوْضِهِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ ((نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غَرًّا مُّحْجَلِيْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①
(صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں حوض سے (غیر مسلموں کو) اسی طرح ہٹا دوں گا جس طرح اونٹوں کا مالک دوسرے اونٹوں کو (استھان سے) ہٹا دیتا ہے۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں! تم میرے پاس آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ، پاؤں اور پیشانیاں چمک رہی ہوں گی یہ صفت تمہارے علاوہ کسی دوسری امت میں نہیں ہوگی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



طَعَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شَرَابُهُمْ

اہل جنت کا کھانا پینا

[نَسَأَلُ اللّٰهَ مِنْهَا مِنْهَا بِمَنْهٍ وَ كَرَمِهِ]

مَسْئَلہ 191 جنتیوں کی جنت میں سب سے پہلی مہمانی مچھلی سے کی جائے گی اور دوسرا کھانا جنتی بیل کے گوشت سے کھلایا جائے گا۔

مَسْئَلہ 192 جنتیوں کو سب سے پہلا مشروب ”سلسبیل“ نامی چشمہ سے پلایا جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ ، فَقَالَ أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ)) قَالَ : فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَارَةٌ قَالَ ((فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ)) قَالَ الْيَهُودِيُّ : فَمَا تُحَفَّتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ ((زِيَادَةُ كِبِدِ النَّوْنِ)) قَالَ : فَمَا غَدَاءُ هُمْ عَلَى إِثْرِهَا؟ قَالَ ((يُنْحَرِلُهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا)) قَالَ : فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ ((مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا)) قَالَ : صَدَقْتَ الخ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا تھا، اتنے میں یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور پوچھنے لگا ”جس روز زمین و آسمان بدل کئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟“ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”پل صراط کے قریب اندھیرے میں کھڑے ہوں گے۔“ پھر یہودی عالم نے پوچھا ”پل صراط کو سب سے پہلے کون لوگ عبور

کریں گے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تنگدست مہاجرین (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے)
 “یہودی عالم نے پوچھا ”جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے ان کی خدمت میں کون سا
 تحفہ پیش کیا جائے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مچھلی کے جگر کا گوشت“ یہودی نے پھر پوچھا ”اس
 کے بعد ان کا کھانا کیا ہوگا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جنتیوں کے لئے جنت میں چرنے والا تیل ذبح
 کیا جائے گا (جس کا گوشت انہیں کھلایا جائے گا)“ یہودی نے پوچھا ”کھانے کے بعد پینے کے لئے
 جنتیوں کو کیا دیا جائے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سلسبیل چشمہ کا پانی۔“ یہودی عالم نے کہا ”آپ
 نے سچ فرمایا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 193 ہماری موجودہ زمین، اہل جنت کی روٹی ہوگی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّأُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزُلًا لِأَهْلِ
 الْجَنَّةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز یہ زمین ایک
 روٹی کی شکل میں ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاتھ میں اسی طرح الٹ پلٹ فرمائے گا جس طرح تم میں سے
 کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی کو (ہاتھوں میں) الٹ پلٹ کرتا ہے اور وہ روٹی اہل جنت کی میزبانی ہوگی۔“
 اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 جنت کا اعلیٰ ترین مشروب ”تسنیم“ صرف اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی
 خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

مسئلہ 195 جنت کی خالص اور صاف و شفاف شراب ”رحیق“ سے تمام جنتی لطف
 اندوز ہوں گے۔

مَسْئَلہ 196 اہل جنت کی خدمت میں ”رحیق“ کے سر بند ساغر پیش کئے جائیں گے۔

مَسْئَلہ 197 رحیق پینے کے بعد جنتی، منہ میں مشک کا ذائقہ محسوس کریں گے۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلہ 198 اہل جنت ”آب کوثر“ سے بھی نوازے جائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 176 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلہ 199 جنت میں سفید چمکدار شراب بھی اہل جنت کی تواضع کے لئے موجود

ہوگی۔

مَسْئَلہ 200 جنت میں شراب پینے کے بعد ہوش و حواس اور عقل و خرد میں کسی قسم کا

بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔

﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۖ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۚ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ

عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝﴾ (47-45:37)

”شراب کے چشموں سے ساغر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے چمکتی ہوئی

شراب جو پینے والوں کے لئے لذت بھری ہوگی اس سے نہ جسم کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی۔“

(سورہ صافات، آیت نمبر 45-47)

﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۚ قَوَارِيرًا مِّنْ فِضَّةٍ

قَدَرُواهَا تَقْدِيرًا ۝﴾ (16-15:76)

”اہل جنت کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے شیشہ بھی وہ

ہوگا جو چاندی کی طرح (سفید اور چمکدار) ہوگا خدام نے انہیں ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔“ (سورہ

دہر، آیت نمبر 15-16)

مَسْئَلہ 201 اہل جنت کی خدمت میں ”شراب طہور“ کے جام پیش کئے جائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 219 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 202 اہل جنت کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 165 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 203 اہل جنت کی خدمت میں ایسی شراب کے ساغر بھی پیش کئے جائیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 166 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 204 اہل جنت کے پینے کے لئے میٹھے پانی، خوش ذائقہ دودھ، لذیذ شراب اور صاف و شفاف شہد کی نہریں بھی موجود ہوں گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 205 رواں دواں چشموں کے پانیوں سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

﴿فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ﴾ (12:88)

”جنت میں رواں دواں چشمے بہتے ہوں گے۔“ (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 12)

مَسْئَلَةٌ 206 جنت میں شراب پینے سے جنتیوں کا سر چکرائے گا نہ عقل میں فتور آئے گا۔

مَسْئَلَةٌ 207 اہل جنت کے پسندیدہ پھل حسب خواہش بکثرت ان کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 208 من پسند پرندوں کا بھنا ہوا گوشت بھی لذتِ دہن کے لئے موجود ہوگا۔

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيقٍ وَّ كَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿ لَا يُصَدَّعُونَ

عَنْهَا وَّ لَا يُنْزَفُونَ ﴿ وَّ فَاكِهَةٌ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿ وَّ لَحْمٌ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿﴾ (21-17:56)

”اہل جنت کی خدمت کے لئے ابدی لڑکے (ایک ہی عمر کے رہنے والے) صاف ستھری شراب

سے لبریز سا غروبینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا اور وہ ان کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے جسے چاہیں چن لیں اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا گوشت چاہیں استعمال کریں۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 17-21)

مسئلہ 209 اہل جنت کی میزبانی کے لئے تمام پھلوں کے علاوہ کھجور، انگور، انار، بیر اور انجیر کے پھل بکثرت موجود ہوں گے۔

وضاحت: ملاحظہ ہو کتاب ہذا کا باب ”جنت کے پھل۔“

مسئلہ 210 حوض کوثر میں اڑنے والی چڑیوں کے گوشت سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 162 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 211 اہل جنت کی دعوتوں کا سلسلہ صبح و شام جاری رہے گا۔

﴿وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا﴾ (62:19)

”اور جنتیوں کے لئے جنت میں صبح و شام رزق تیار ہوگا۔“ (سورہ مریم، آیت نمبر 62)

مسئلہ 212 جنت میں ہر شخص کو سو آدمیوں کے برابر کھانے کی استطاعت دی جائے گی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالشَّهْوَةِ وَالْجَمَاعِ جَاغَةً أَحَدِهِمْ عِرْقٌ يَفِيضُ مِنْ جُلْدِهِ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمِرَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اہل جنت میں سے ہر شخص کھانے پینے اور شہوت و جماع میں سو آدمیوں کے برابر طاقت دیا جائے گا اہل جنت کی رفع حاجت کی صورت یہ ہوگی کہ ان کے جسم سے پسینہ بہے گا اور پیٹ ویسے کا ویسا ہی ہو جائے گا (جیسا کہ کھانے سے قبل تھا)“

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

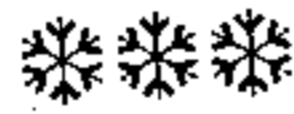
مسئلہ 213 اہل جنت کا کھانا پینا، ڈکار اور پسینہ آنے سے ہضم ہو جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 288 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 214 اہل جنت کو مشروبات و ماکولات سونے، چاندی اور سفید چمکدار شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔

﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ۝﴾ (73-71:43)

”اہل جنت کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز ان کے لئے وہاں موجود ہوگی ان سے کہا جائے گا تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی بناء پر ہوئے جو تم دنیا میں کرتے رہے تمہارے لئے یہاں بکثرت پھل موجود ہیں، جنہیں تم کھاؤ گے۔“ (سورہ زخرف، آیت نمبر 71-73)



لِبَاسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَحُلِيِّهِمْ

اہل جنت کے لباس اور زیورات

[نَسْأَلُ اللَّهَ مِنْهَا بَمَنِّهِ وَكَرَمِهِ]

سوالہ 215 اہل جنت باریک ریشم اور اطلس و دیبا کا سبز لباس پہنیں گے۔

سوالہ 216 اہل جنت ہاتھوں میں سونے کے کنگن استعمال کریں گے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ حَسَنَاتٌ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝﴾ (31-30:18)

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ایسے نیک لوگوں کے اعمال ہم ضائع نہیں کریں گے ان کے لئے (آخرت میں) سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہت ہی اچھا ثواب اور بہت ہی اچھی قیام کی جگہ۔“ (سورہ کہف، آیت نمبر 30-31)

وضاحت : اطلس و دیبا دونوں اعلیٰ قسم کی ریشم کا کپڑا ہیں جن میں سونے اور چاندی کی تاریں بنی ہوتی ہیں۔

سوالہ 217 خالص ریشمی کپڑوں کا لباس، خالص سونے کے زیورات، خالص

موتیوں کے زیورات اور موتی جڑے سونے کے زیورات بھی اہل

جنت استعمال کریں گے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝﴾ (23:22)

”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کئے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔“ (سورہ حج، آیت نمبر 23)

﴿جَنَّتْ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ﴾ (33:35)

”سدا بہار جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔“ (سورہ فاطر، آیت نمبر 33)

مسئلہ 218 اطلس اور دیبا کے علاوہ سندس اور استبرق کا لباس بھی اہل جنت پہنیں گے۔

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَّهُم عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾﴾ (57-51:44)

”بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں سندس اور استبرق کے لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہوگی ان کی شان اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے اہل جنت موت کا مزہ کبھی نہیں چکھیں گے بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے بچا دے گا۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔“ (سورہ دخان، آیت نمبر 57-51)

مسئلہ 219 اہل جنت چاندی کے زیورات بھی استعمال کریں گے۔

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿٥١﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَ مَلَكًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَ حُلُوءٌ

أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٧٦﴾ (21-19:76)

”اہل جنت کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ایک بڑی سلطنت کا سر و سامان تمہیں نظر آئے گا ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 19-21)

مسئلہ 220 اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 221 جنتی خواتین بیک وقت ستر ستر (70) جوڑے زیب تن کریں گی جو اس قدر

عمدہ اور اعلیٰ ہوں گے کہ ان کے اندر سے ان کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 222 جنتی خواتین کا دوپٹہ قدر و قیمت میں دنیا جہان کی ساری دولت سے

زیادہ قیمتی ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 223 کھجور کی ٹہنی کے ریشے سے اہل جنت کا لباس تیار کیا جائے گا جو کہ سرخ

سونے کی ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 224 اہل جنت بہترین ریشم کے رومال استعمال کریں گے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشُوبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا

يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ

﴿ هَذَا ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگوں نے اس کی نفاست اور نرمی پر تعجب کا اظہار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ عنہ نے فرمایا ”جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے افضل ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 225 جہاں جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے اس جگہ تک جنتیوں کو زیور پہنایا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ خَلِيلِي رضی اللہ عنہ يَقُولُ ((تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے دوست صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ”(جنت میں) مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 226 جنتیوں کو پہنائے گئے ایک کنگن کی چمک کے سامنے سورج کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَوْ أَنَّ مَا يَقِلُّ ظَفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَحْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطَّلَعَ فَبَدَأَ اسَاوِرَهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحيح)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن کے برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اسے چمکا دے اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانکے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے جس

① کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

② کتاب الطهارة ، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء

③ ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة اهل الجنة (2061/2)

طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
مَسْئَلَةٌ 227 جنتیوں کے زیورات میں استعمال ہونے والا ایک موٹی دنیا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، أَلْيَاقُوتُهُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَ يُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَ يُشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ)) زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شہداء کی اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ فضیلتیں ہیں ① شہید ہوتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اسے (شہادت کے وقت ہی) اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے ② عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے ③ (قیامت کے روز) بڑی گھبراہٹ سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے ④ اس کے سر پر عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک یا قوت دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہوگا ⑤ (جنت میں) اس کا نکاح موٹی آنکھوں والی 72 حوروں سے کیا جائے گا اور ⑥ وہ اپنے ستر اعزہ و اقارب کی سفارش کر سکے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَجَالِسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَسَانِيدُهُمْ

اہل جنت کی مجلسیں اور مسندیں

مسئلہ 228 اہل جنت نادر اور نفیس ریشم کے بستروں پر تیکے لگا کر اپنے اپنے محلات اور باغات میں جلوہ افروز ہوں گے۔

﴿مُتَكِينِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَّائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَّاتٍ جَنَّتِينَ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝﴾ (55-54:55)

”جنتی لوگ ایسے بستروں پر تیکے لگا کر بیٹھیں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور باغوں (کے درختوں) کی ڈالیاں جھکی پڑتی ہوں گی (اے جن دانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 54-55)

مسئلہ 229 جنتی لوگ قطار در قطار آمنے سامنے رکھے ہوئے خوبصورت تختوں پر رونق افروز ہوں گے۔

﴿مُتَكِينِينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَ زَوَّجْنَهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۝﴾ (20:52)

”جنتی لوگ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تیکے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔“ (سورہ طور، آیت نمبر 20)

مسئلہ 230 اہل جنت آمنے سامنے رکھے ہوئے تختوں پر مسند نشین ہو کر لذت بھرے ماکولات و مشروبات سے لطف اندوز ہوں گے۔

﴿أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٣٧﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ﴿٣٨﴾ فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٣٩﴾ عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿٤١﴾ بِيضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّرِبِينَ ﴿٤٢﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿٤٣﴾﴾ (47-41:37)

”اہل جنت کے لئے جانا پہچانا رزق ہوگا ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمتوں بھرے باغات جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے، شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے ایسی چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت بھری ہوگی نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا نہ اس سے ان کی عقل خراب ہوگی۔“ (سورہ صافات، آیت نمبر 41-47)

مسئلہ 231 مسندوں سے آراستہ سونے، چاندی اور جواہرات سے مرصع تختوں پر اہل جنت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ کر ساغر و مینا کا شوق فرمائیں گے۔

﴿أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٥٦﴾ فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٥٧﴾ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأُولِينَ ﴿٥٨﴾ وَ قَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٥٩﴾ عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿٦٠﴾ مُتَّكِنِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ﴿٦١﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿٦٢﴾ بِأَكْوَابٍ ﴿٦٣﴾ وَأَبَارِيقٍ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿٦٤﴾ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزَفُونَ ﴿٦٥﴾﴾ (19-10:56)

”مقرب لوگ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے پہلوں میں سے بہت اور پچھلوں میں سے کم ہوں گے۔ مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے (جن کی عمر ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہے گی) صاف ستھری شراب کے ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ تو ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 10-19)

مسئلہ 232 جنتیوں کے تخت سبز رنگ کے نادر اور قیمتی قالینوں سے آراستہ ہوں گے۔

﴿مُتَّكِنِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَآ الْجَنَّتَيْنِ دَانَ ﴿٥٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٦﴾﴾ (55-54:55)

”جنتی لوگ سبز قالینوں نادر اور نفیس فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے (اے جن وانس!) تم اپنے

رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 54-55)

مسئلہ 233 بعض تخت بلندیوں پر ہوں گے جن پر جا بجا منجلی مسندیں نرم و نازک قالین خوبصورت گدے اور قیمتی گاؤ تکیے سجے ہوں گے، جنتی جہاں چاہیں گے مجلسیں قائم کریں گے۔

﴿ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۖ وَ أَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۖ وَ نَمَارِقٌ مَّصْفُوفَةٌ ۖ وَ زَرَابِيُّ مَبِثُوثَةٌ ۖ ﴾
(16-13:88)

”جنت میں بلند و بالا تخت ہوں گے (جہاں پینے کے لئے) ساغر رکھے ہوں گے۔ گاؤ تکیوں کی قطاریں ہوں گی، مسندیں اور قالین جا بجا بچھے ہوں گے۔“ (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 13-16)

مسئلہ 234 جنتی لوگ گھنے سایوں میں تختوں کے اوپر اپنی بیگمات کے ساتھ مزے کریں گے۔

﴿ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكِهِونَ ۖ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَرَآئِكِ مُتَكِونُونَ ۖ ﴾ (56-55:36)

”آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہیں۔“ (سورہ یسین، آیت نمبر 55-56)



خُدَّامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے خادم

مَسْئَلَةٌ 235 اہل جنت کے خادم ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی رہیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 236 اہل جنت کے خادم موتیوں کی طرح خوبصورت اور دلکش نظر آئیں گے۔

مَسْئَلَةٌ 237 اہل جنت کے خادم اس قدر چاک و چوبند ہوں گے کہ چلتے پھرتے

یوں نظر آئیں گے جیسے سمٹتے بکھرتے اور بکھرتے سمٹتے موتی ہیں۔

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۖ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثورًا﴾ (19:76)

”اہل جنت کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی

رہیں گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 19)

مَسْئَلَةٌ 238 اہل جنت کے خادم گرد و غبار سے محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی طرح

صاف ستھرے اور حسین و جمیل ہوں گے۔

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ﴾ (24:52)

”اہل جنت کی خدمت کے لئے وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے

لئے مخصوص ہوں گے ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔“ (سورہ طور، آیت نمبر 24)

مَسْئَلَةٌ 239 مشرکین کے فوت ہونے والے بعض نابالغ بچے اہل جنت کے خادم

ہوں گے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذُرَّارِيِّ الْمُشْرِكِينَ لِمَ يَكُونُ

لَهُمْ ذُنُوبٌ يُعَاقَبُونَ بِهَا فَيَدْخُلُونَ النَّارَ تَكُنْ لَهُمْ حَسَنَةً يُجَارُونَ بِيَهَا فَيَكُونُونَ مِنْ مَلُوكِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هُمْ خَدَمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَ أَبُو يَعْلَى ① (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہوں گے جن کی انہیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جائیں (پھر وہ کہاں جائیں گے؟)“ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔“ اسے ابو نعیم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

نِسَاءُ الْجَنَّةِ

جنت کی عورتیں

مسئلہ 240 جنتی خواتین تمام ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض، نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ، حسد، سوکنا پا وغیرہ) سے پاک صاف ہوں گی۔

﴿وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (25:2)

”اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 25)

مسئلہ 241 جنت میں داخل ہونے والی خواتین کو اللہ تعالیٰ نئے سرے سے پیدا فرمائیں گے اور وہ کنواری حالت میں جنت میں داخل ہوں گی۔

مسئلہ 242 جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ملاقات کے بعد بھی ہمیشہ کنواری حالت میں رہیں گی۔

مسئلہ 243 جنتی خواتین اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مسئلہ 244 جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والی ہوں گی۔

﴿إِنَّا أَنشَأْنَهُنَّ إِنِشَاءً ۝ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أُمَّرَاتًا ۝ لِّأَصْحَابِ

الْيَمِينِ ۝﴾ (38-35:56)

”اہل جنت کی بیویوں کو ہم نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے اپنے

شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور (ان کی) ہم عمر، یہ سب کچھ داہنے ہاتھ والوں کے لئے ہوگا۔“ (سورہ

واقعہ، آیت نمبر 38-35)

مَسْئَلَةٌ 245 جنتی خواتین حسن و جمال اور حسن سیرت دونوں اعتبار سے بے مثال ہوں گی۔

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حَسَنَاتٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝﴾ (71-70:55)

”جنت میں (اہل جنت کے لئے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 70-71)

مَسْئَلَةٌ 246 جنت کی خوشیوں کی تکمیل خواتین کی رفاقت میں ہی ہوگی۔

﴿أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآزُوجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝﴾ (70:43)

”داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (جنت میں) تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔“ (سورہ زخرف، آیت نمبر 70)

مَسْئَلَةٌ 247 ایمان اور عمل صالح کی بنیاد پر جنت میں داخل ہونے والی خواتین، مقام اور مرتبہ کے اعتبار سے جنت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبِرْنِي نِسَاءَ الدُّنْيَا أَفْضَلُ أَمْ الْحُورِ الْعَيْنِ؟ قَالَ ((بَلْ نِسَاءَ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ كَفَضْلِ الظَّهَارَةِ عَلَى الْبَطَانَةِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَاذَا؟ قَالَ ((بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ فرمائیے کہ دنیا کی خاتون افضل ہے یا جنت کی حور؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دنیا کی خاتون کو جنت کی حور پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جو ابرے (باہر والا کپڑا) کو استر (اندروالا کپڑا) پر حاصل ہوتی ہے۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ان کی نمازیں، روزے اور دوسری عبادتیں، جو انہوں نے اللہ عزوجل کے لئے کیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 248 خاتون جنت اگر دنیا میں ایک دفعہ جھانک لے تو مشرق سے لے کر مغرب تک ساری جگہ روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے۔

مسئلہ 249 خاتون جنت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے قیمتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءِ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاتُ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَ لَنْصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں نکلنا پہلے پہریا پچھلے پہر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لئے) جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور فضا کو خوشبو سے بھر دے، جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 250 جنت میں ہر جنتی کا نکاح دو عورتوں سے ہوگا جو بنتِ آدم سے ہوں گی۔

مسئلہ 251 خاتون جنت بیک وقت ستر جوڑے پہنے ہوگی جو اس قدر عمدہ اور نفیس ہوں گے کہ ان کے اندر سے عورت کا جسم نظر آ رہا ہوگا۔

مسئلہ 252 عورت بذاتِ خود اس قدر حسین و جمیل ہوگی کہ اس کے جسم سے ہڈیوں کا گودا تک نظر آئے گا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دَرِيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

① کتاب الجہاد، باب الحور العین و صفتہن

② ابواب الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز (مردوں اور عورتوں کا) سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے خوبصورت ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے، دونوں گروہوں کے مردوں کو دو دو بیویاں عطا کی جائیں گی ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 253 جنت میں داخل ہونے والی خواتین اپنی مرضی اور پسند کے مطابق اپنے دنیاوی شوہروں کی بیویاں بنیں گی (بشرطیکہ وہ شوہر بھی جنتی ہوں) ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں کسی دوسرے جنتی سے بیاہ دیں گے۔

مسئلہ 254 جن خواتین کے دنیا میں (فوت ہونے کی صورت میں) دو یا تین یا اس سے زائد شوہر رہے ہوں ان خواتین کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کسی ایک کے ساتھ بیوی بن کر رہنے کا اختیار دیا جائے گا جسے وہ خود پسند کرے گی اس کے ساتھ رہے گی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةُ مِمَّا تَنْزَوِّجُ الزَّوْجِينَ وَالثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ فَتَمُوتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُونَ مَعَهَا مَنْ يَكُونُ زَوْجَهَا؟ قَالَ ((يَا أُمَّ سَلَمَةَ ! إِنَّهَا تَخِيرُ فَتَخْتَارُ أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا فَتَقُولُ يَا رَبِّ ! إِنَّ هَذَا كَانَ أَحْسَنَهُمْ مَعِيَ خُلُقًا فِي دَارِ الدُّنْيَا فَزَوِّجْنِيهِ يَا أُمَّ سَلَمَةَ ! ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ②

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے بعض عورتیں (دنیا میں) دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کرتی ہے اور مرنے کے بعد جنت میں داخل

① ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة الجنة (2057/2)

② النهاية لابن كثير ، في الفتن والملاحم ، الجزء الثاني ، رقم الصفحة 387

ہو جاتی ہے وہ سارے مرد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان میں سے کون سا مرد اس کا شوہر بنے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے ام سلمہ! وہ عورت ان مردوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی اور وہ (یقیناً) اچھے اخلاق والے مرد کو پسند کرے گی۔ عورت اللہ تعالیٰ سے گزارش کرے گی ”اے میرے رب! یہ مرد دنیا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ اخلاق سے پیش آیا لہذا اسے میرے ساتھ بیاہ دے۔“ اے ام سلمہ! اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائوں پر سبقت لے گیا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِمَّا تَفَاخَرُوا وَ إِمَّا تَذَاكُرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمْ النِّسَاءُ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ الَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَاءِ كَوْكَبِ دُرِّيِّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِي مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مَخَّ سَوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَ مَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپس میں فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے نہیں فرمایا ”جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکیں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکدار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے اور دونوں گروہوں میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آ رہا ہوگا اور جنت میں کوئی آدمی بزدل نہیں ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا أَنَّ هَاتَيْنِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ وَ مَعَهُمَا مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ مَا شَاءَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ②

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں مذکورہ حدیث میں دو بیویوں سے مراد بنت آدم ہیں اور حوریں ان کے علاوہ ہوں گی جتنی اللہ چاہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر و.....

② النهاية لابن كثير، في الفتن والملاحم، الجزء الثاني، رقم الصفحة 379

حُورٌ عِينٌ

آہو چشم حوریں

مسئلہ 255 حوریں جنت کی دوسری نعمتوں کی طرح جنتی مردوں کے لئے ایک نعمت ہوں گی۔

مسئلہ 256 بعض حوریں یا قوت اور مرجان کی طرح رنگت میں سرخ ہوں گی۔

مسئلہ 257 بے مثال حسن و جمال کے ساتھ ساتھ حوریں عفت مآبی اور حیا میں بھی اپنی مثال آپ ہوں گی۔

مسئلہ 258 نوع انسانی کی حوروں کو اس سے پہلے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا اور نوع جن کی حوروں کو اس سے پہلے کسی جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔

﴿ فِيهِنَّ قَصِرَتِ الظُّرُفُ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبَايَ الاءِ رَبِّكُمَا

تُكْذِبْنَ ۝ كَانَهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبَايَ الاءِ رَبِّكُمَا تُكْذِبْنَ ۝ ﴿ (59-56:55)

”جنت کی دوسری نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا۔ پھر اے جن و انس! تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے۔ وہ خوبصورت ہیروں اور موتیوں کی طرح ہوں گی پھر اے جن و انس! تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 56-59)

وضاحت : یاد رہے مومن اور صالح انسانوں کی طرح مومن اور صالح جن بھی جنت میں جائیں گے جس طرح وہاں انسان مردوں کے لئے انسان عورتیں حوریں ہوں گی اسی طرح جن مردوں کے لئے جن عورتیں حوریں ہوں گی۔ گویا نوع انسان کے لئے ان کے ہم جنس اور نوع جن کے لئے ان کے ہم جنس جوڑے ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 259 حوریں اس قدر حیا دار ہوں گی کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی۔

مسئلہ 260 حوریں انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم و نازک ہوں گی۔

﴿ وَ عِنْدَهُمْ قَصْرَاتُ الطَّرْفِ عَيْنٌ ۝ كَانَهُنَّ بَيْضٌ مَّكَنُونٌ ۝ ﴾ (49-48:37)

”اہل جنت کے پاس شرمیلی اور خوبصورت آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی اس قدر نرم و نازک گویا کہ انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہیں۔“ (سورہ صافات، آیت نمبر 48-49)

مسئلہ 261 جنت کی حوریں خوبصورت، سرملگنی آنکھوں والی، لؤلؤ کی طرح سفید اور شفاف رنگت والی اس قدر بے داغ اور حسین ہوں گی کہ جیسے جواہرات درج میں محفوظ کئے گئے ہیں۔

﴿ وَ حُورٌ عِينٌ ۝ كَامُثَالِ اللُّوْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ﴾

(24-22:56)

”اہل جنت کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی حوریں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی، یہ سب کچھ انہیں ان اعمال کے بدلے میں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔“ (سورہ واقعہ، آیت نمبر 22-24)

مسئلہ 262 حوروں کے ساتھ جنتی مردوں کا باقاعدہ نکاح ہوگا۔

﴿ كُلُوا وَ اشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ مُتَكِينِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَ

زَوْجِنَهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۝ ﴾ (20-19:52)

”اے جنتیو! کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے ہو وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوروں کا ان سے نکاح کر دیں گے۔“ (سورہ طور، آیت نمبر 19-20)

مسئلہ 263 حوریں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

﴿ وَ عِنْدَهُمْ قَصْرِاتُ الطَّرْفِ اُتْرَابٌ ۝ هَذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ ﴾

(53-52:38)

”جنت میں اپنے شوہروں کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نظر نہ اٹھانے والی حوریں ہوں گی جو (اپنے شوہروں کی) ہم عمر ہوں گی یہ وہ نعمت ہے جس کا تم سے قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے۔“ (سورہ ص، آیت نمبر 52-53)

مسئلہ 264 خوب صورت موتیوں کے خیمے حوروں کی قیام گاہیں ہوں گی جہاں جنتی مرد ان سے ملاقات کریں گے۔

﴿ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ لَمْ يَطْمِئِنَّ اِنْسٌ

قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ ﴾ (75-72:55)

”حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ انہیں کسی انسان یا جن نے پہلے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔“ (سورہ رحمن، آیت نمبر 72-75)

مسئلہ 265 جنت میں حوروں کا اپنے شوہروں کے اعزاز میں ترانہ!

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ لَتُغْنِيَنَّ فِي الْجَنَّةِ بِقُرْبَانِ

نَحْنُ الْحُوْرُ الْحَسَانُ خُبْنًا لِاَزْوَاجِ كَرَامٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ① (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت میں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں یہ (ترانہ) گاتی ہیں ہم خوبصورت اور نیک سیرت حوریں اپنے محبوب شوہروں کے لئے محفوظ کی گئی ہیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 266 اہل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی حوریں نامزد کی جا

چکی ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُؤْذِيْ امْرَأَةً زَوْجَهَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيْلٌ أَوْ شَكٌّ أَنْ يُفَارِقَكَ الْيُنَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لئے تیرے پاس ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلْتَنِي جَارِيَةٌ شَابَّةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتِ ؟ قَالَتْ : لِزَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ ❷ (صحیح)

حضرت بريدہ رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا، میں نے اس سے پوچھا ”تو کس کے لئے ہے؟“ کہنے لگی ”زيد بن حارثہ کے لئے۔“ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 267 انتقام لینے پر قادر ہونے کے باوجود انتقام نہ لینے والا جنت میں اپنی پسندیدہ حور سے نکاح کرے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 381 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



❶ ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1638

❷ صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، رقم الحدیث 361

رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا

مسئلہ 268 اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی جو کہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكَنٍ طَيِّبَةً فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ وَرِضْوَانٍ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (72:9)

”مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 21)

مسئلہ 269 جنتی لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں خود اپنی رضا کی خوشخبری سے آگاہ فرمائیں گے۔

مسئلہ 270 جنت میں اللہ تعالیٰ جنتیوں سے گفتگو فرمائیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى؟ يَا رَبِّ! وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَ أَى شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب احلال الرضوان على اهل الجنة فلا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا ”اے جنتی لوگو!“ وہ عرض کریں گے ”اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں تیری جناب میں اور تیری اطاعت میں، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”کیا تم راضی ہو؟“ وہ عرض کریں گے ”اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں گے تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو عطا نہیں کیا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز عطا نہ کروں؟“ جنتی عرض کریں گے ”یا اللہ! اس سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں تمہیں اپنی رضا مندی سے نواز رہا ہوں، آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا

ہے۔



رُؤْيَا اللّٰهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ فِي الْجَنَّةِ بِفَضْلِكَ وَبِكَرَمِكَ يَا سُلْطَانَ الْقَدِيمِ

مسئلہ 271 اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے وقت اہل جنت کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہوں گے۔

﴿وَجُوهٌ يُّؤَمِّنُونَ نَاصِرَةٌ ۝ اِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ (23-22:75)

”اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“ (سورہ قیامہ، آیت نمبر 23-22)

مسئلہ 272 جنت میں جنتی لوگ اس قدر واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو واضح اور مکمل شکل میں دیکھا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! هَلْ نَرَىٰ رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((هَلْ تُضَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ؟)) قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ! قَالَ ((هَلْ تُضَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ)) قَالُوا : لَا ، قَالَ ((فَانْكُم تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا ”نہیں یا رسول اللہ“

① کتاب الایمان ، باب معرفة طریق الرؤیة

ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا ”جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھر اسی طرح (بغیر کسی دقت اور مشقت کے) تم (قیامت کے روز) اپنے رب کا دیدار کرو گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا ”عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح (بلا زحمت اور بلا تکلیف) دیکھو گے جس طرح چاند کو بلا زحمت اور بلا تکلیف دیکھتے ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تَنْجِنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”تمہیں کوئی اور چیز چاہئے؟“ وہ عرض کریں گے ”یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی (اور کیا چاہئے؟)“ پھر اچانک (جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردہ اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیئے گئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دُنْيَا مِیں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں۔

مسئلہ 273

① کتاب المساجد ، و مواضع الصلاة : باب فضل صلاة الصبح والعصر

② کتاب الايمان ، باب اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه و تعالیٰ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ ((نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ”کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تو نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى [النجم: 11] ﴾ قَالَ : رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ﴾ ”جو کچھ دیکھا دل نے اس میں جھوٹ نہیں ملایا۔“ (سورہ نجم، آیت نمبر 11) کی تفسیر میں فرماتے ہیں، یہاں دیکھنے سے مراد جبریل عليه السلام کو دیکھنا ہے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿ وَ لَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى [النجم: 13] ﴾ قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد ﴿ وَ لَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى ﴾ ”ایک دفعہ پھر محمد ﷺ نے اس کو (سدرۃ المنتہیٰ کے قریب) اترتے دیکھا (سورہ نجم، آیت نمبر 13) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ نے دوسری بار جبریل عليه السلام کو دیکھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 274 قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہونے کی دعا

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو (فِي الصَّلَاةِ) ((اللَّهُمَّ بَعْلِمِكَ الْغَيْبِ وَ قُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَ تَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَ أَسْأَلُكَ خَشِيَّتِكَ فِي الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ وَ كَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَ

① کتاب الایمان ، باب فی قوله عليه السلام نور انى اراه وفى

② کتاب الایمان ، باب معنى قول الله عزوجل و لقد راه نزلة اخرى و هل

③ کتاب الایمان ، باب معنى قول الله عزوجل و لقد راه نزلة اخرى و هل

أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زِينًا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❀ (صحيح)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (نماز میں درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے ”اے اللہ! تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میری زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور اس وقت مجھے وفات دے جب تیرے علم کے مطابق میری وفات میرے حق میں بہتر ہے۔ اے اللہ! میں غیب اور حاضر (یعنی ہر وقت اور ہر جگہ) آپ سے ڈرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں نیز رنج اور خوشی (ہر حالت میں) آپ سے حق بات کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں امیری اور غریبی (دونوں حالتوں میں) آپ سے میانہ روی کی توفیق طلب کرتا ہوں جو ہمیشہ جاری رہے۔ آپ کے ہر فیصلہ پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں، موت کے بعد آرام وہ زندگی کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی ذات مبارک کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں، آپ سے ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسی تکلیف سے جو (میرے دین اور دنیا کو) نقصان پہنچائے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسے فتنے سے جو گمراہ کرے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا راہنما بنا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

أَوْصَافُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے اوصاف

[اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ]

مسئلہ 275 جنتی لوگ جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَمُ الْجَنَّةُ أَوْرَثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (43:7)

”جنتیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں (ایمان اور نیک اعمال کا) یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی نہ کرتا تو ہم خود کبھی (سیدھی) راہ نہ پاسکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول واقعی حق بات (یعنی ایمان اور صالح اعمال کے بدلے میں جنت کا وعدہ) لے کر آئے تھے۔ اس وقت جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر 43)

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَّهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ

فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾ (74:39)

”(جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی کہیں گے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں (جنت کی) زمین کا وارث بنایا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں جگہ بنا سکتے ہیں پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔“ (سورہ زمر، آیت نمبر 74)

مسئلہ 276 جنت میں اہل جنت کا تکیہ کلام ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ“ ہوگا باہمی ملاقات پر وہ ایک دوسرے کو ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ کہیں گے اور اپنی ہر بات کے اختتام پر ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کہیں گے۔

﴿ دَعَوْهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ (10:10)

”جنتیوں کی پکار (ایک دوسرے کو بلانے کے لئے یا اپنے خادموں کو بلانے کے لئے) یہ ہوگی ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ“ اور (آپس میں) ملاقات پر ”سَلَامٌ“ (کہیں گے) اور (گفتگو کے) آخر میں ان کی پکار ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ ہوگی۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 10)

مسئلہ 277 جنت میں داخل ہونے پر فرشتے اہل جنت کو مبارک سلامت کی دعائیں دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔

﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴾ (73:39)

”مستحق لوگوں کو گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے اور جنت کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے ”سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لئے۔“ (سورہ زمر، آیت نمبر 73)

﴿ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴾ (24:23:13)

الدَّارِ ﴿ (24-23:13)

”اور فرشتے ہر طرف سے جنتیوں کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے اور ان سے کہیں گے ”سلام ہو تم پر“ دنیا میں تم نے جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس اجر کے مستحق ٹھہرنے ہو پس کیا خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔“ (سورہ رعد، آیت نمبر 24-23)

مسئلہ 278 اللہ تعالیٰ خود بھی اہل جنت کو سلام کہیں گے یا پہنچائیں گے۔

﴿سَلَامٌ قَوْلٌ مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ﴾ (58:36)

”مہربان رب کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا گیا ہے۔“ (سورہ یسین، آیت نمبر 58)

مسئلہ 279 جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں

رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

مسئلہ 280 دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکتے ستاروں کی مانند چمک رہے ہوں گے۔

مسئلہ 281 جنت میں کوئی شخص بن بیابا نہیں ہوگا، ہر جنتی کی کم از کم دو بیویاں ہوں گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 254 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 282 اہل جنت کے چہرے ہر وقت تروتازہ، خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہوں گے

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 62 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 283 اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے کبھی بیمار نہیں ہوں گے۔

مسئلہ 284 اہل جنت ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے۔

مسئلہ 285 اہل جنت ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی فوت نہیں ہوں گے۔

مسئلہ 286 اہل جنت ہمیشہ خوش و خرم رہیں گے کبھی پریشان اور رنجیدہ نہیں ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنَعَّمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنُودُوا أَنْ تِلْكَمُ الْجَنَّةُ أَوْرِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب في دوام نعيم اهل الجنة و قوله تعالى.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) ایک پکارنے والا (فرشتہ جنتی لوگوں کو مخاطب کر کے) پکارے گا تم لوگ ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، ہمیشہ جوان رہو گے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، ہمیشہ مزے کرو گے تم کبھی رنجیدہ نہیں ہو گے اور یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے ارشاد مبارک کا ”جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَيْئَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا کبھی رنجیدہ نہیں ہوگا اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے نہ ہی جوانی فنا ہوگی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 287 اہل جنت کو پیشاب پاخانے کی حاجت پیش نہیں آئے گی۔

مَسْئَلَةٌ 288 اہل جنت کا کھانا پینا، ڈکار اور پسینہ آنے سے ہضم ہو جائے گا۔

مَسْئَلَةٌ 289 جنتی لوگ سانس کی طرح ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَ يَشْرَبُونَ وَ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَ لَا يَمْتَحِطُونَ وَ لَا يَبُولُونَ وَ لَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءً كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَ التَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنتی کھائیں اور پیئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سکیں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب في دوام نعيم اهل الجنة و قوله تعالى.....

② سلسلة احاديث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث 367

”تو پھر کھانا کہاں جائے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ڈکار اور پسینہ آئیں گے (جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا) جنتی تسبیح اور تحمید اسی طرح کریں گے جس طرح سانس لیتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 290 جنتیوں کو نیند کی حاجت محسوس نہیں ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَ لَا يَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ))
رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحُلِيِّةِ ①
(صحیح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نیند موت کی بہن ہے لہذا جنتیوں کو نیند نہیں آئی گی۔“ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 291 تمام جنتیوں کا قد ساٹھ ہاتھ (کم و بیش نوے فٹ) ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَ طَوْلُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتیٰ کہ موجودہ قد پر آگئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 292 جنتیوں کے چہرے پر داڑھی اور مونچھ کے بال نہیں ہوں گے، نیز باقی سارا جسم (سر کے علاوہ) بھی بالوں سے صاف ہوگا۔

مسئلہ 293 جنتیوں کی آنکھیں قدرتی طور پر سرگیں ہوں گی۔

مسئلہ 294 جنتیوں کی عمریں تیس تینتیس برس ہوں گی۔

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا))

① سلسلہ احادیث الصحیحة، رقم الحدیث 1087

② کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب يدخل الجنة اقوام افنتهم مثل افئدة الطير

(حسن)

مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن پر بال نہیں ہوں گے نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہوگی، آنکھیں سرگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

جنتی لوگ جس بات کی خواہش کریں گے وہ آن کی آن میں پوری ہو جائے گی۔

مسئلہ 295

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ إِذَا شَتَّهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمَلُهُ وَ وَضَعُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهَى)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن اگر (جنت میں) اولاد کی

خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہو جائے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ((أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ ؟ قَالَ : بَلَى وَ لَكِنْ أَحَبُّ أَنْ أَزْرَعَ ، قَالَ فَبَدَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتَهُ وَ اسْتَوَاوَهُ وَ اسْتَحْصَاذَهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ)) فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ : وَاللَّهِ لَا نَجِدُهُ إِلَّا قَرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَ أَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ کے قریب ایک دیہاتی بیٹھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ”جنتیوں میں سے ایک

❶ صفة ابواب الجنة ، باب ما جاء في سن اهل الجنة (2064/2)

❷ كتاب، الزهد ، باب صفة الجنة (3500/2)

❸ كتاب الزراعة ، باب 20

شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”جو کچھ تو چاہتا ہے کیا وہ تیرے پاس نہیں؟“ وہ جنتی عرض کرے گا ”کیوں نہیں سب کچھ ہے، لیکن مجھے کھیتی باڑی پسند ہے اس لئے کرنا چاہتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا، پھر وہ آدمی (زمین میں) بیج ڈالے گا آن واحد میں وہ اُگ آئے گا، بڑا ہو جائے گا اور پک کر کاٹنے کے لائق ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی بڑا پہاڑ کی طرح ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”اے ابن آدم! اب خوش ہو تیرا پیٹ کسی چیز سے بھرنے والا نہیں۔“ دیہاتی نے عرض کیا ”واللہ! یہ جنتی ضرور قریشی ہو گا یا انصاری، اس لئے کہ وہی کھیتی باڑی کرنے والے ہیں ہم نے تو کبھی کھیتی باڑی کی نہیں۔“ رسول اکرم ﷺ یہ سن کر مسکرا دیئے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 جنتی لوگ ایک ایک دن میں سو سو عورتوں کے پاس جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلْ نَصِلُ إِلَى نِسَائِنَا فِي الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصِلُ فِي الْيَوْمِ إِلَى مِائَةِ عَذْرَاءٍ)) رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا ”جنت میں ہم اپنی عورتوں کے پاس جائیں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مرد ایک دن میں سو سو کنواری عورتوں کے پاس جائے گا۔“ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔



نِسْبَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ بَنِي آدَمَ

بنی نوع انسان سے جنتیوں اور جہنمیوں کی نسبت

مسئلہ 297 ہزار آدمیوں میں سے صرف ایک آدمی جنت میں جائے گا، باقی نوسو ننانوے آدمی جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لِيَّكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ: يَقُولُ أَخْرَجَ بَعَثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعَثَ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ، قَالَ: فَذَكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ رضی اللہ عنہ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَإِنَّا ذَاكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفَ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل (قیامت کے روز آدم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمائے گا) ”اے آدم!“ حضرت آدم ﷺ عرض کریں گے ”اے اللہ! میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔“ تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ”(مخلوق میں سے) آگ کی جماعت الگ کرو۔“ حضرت آدم ﷺ عرض کریں گے ”آگ کی جماعت کتنی ہے؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”ہزار میں سے نوسو ننانوے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا حمل والی عورتوں کے حمل کر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا (کہ لوگ ہوش و حواس نہ کھوئے۔“

① کتاب الایمان، باب قوله يقول الله لادم اخرج بعث النار من كل الف.....

بیٹھیں گے)“ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوش ہو گئے اور عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم میں سے کون سا (خوش نصیب) آدمی ہوگا جو جنت میں جاسکے گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مطمئن رہو یا جو جوج ماجوج (کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان میں سے تو سوننا نوے آدمی اور تم میں سے ایک آدمی سے ایک ہزار کی گنتی پوری ہو جائے گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



كَثْرَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت

مسئلہ 298 جنت میں دو تہائی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی ہوگی باقی ایک تہائی تعداد تمام انبیاء کی امتوں سے ہوگی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَ مِائَةٌ صَفِّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ أَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①
حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنتیوں کی ایک سو بیس قطاریں ہوں گی جن میں سے اسی قطاریں اس امت (محمدیہ) کی ہوں گی اور چالیس قطاریں باقی امتوں سے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 299 اہل جنت میں سے آدھی تعداد امت محمدیہ ﷺ سے ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟)) قَالَ : فَكَبَّرْنَا ، ثُمَّ قَالَ ((إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةَ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةَ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا ”کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم میں سے ہوں گے۔“ یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے تہائی تعداد تمہاری ہو؟“

① ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في كم صف اهل الجنة (2065/2)

② كتاب الإيمان ، باب بيان كون هذه الامة نصف اهل الجنة

ہم نے پھر (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : پہلی حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اہل جنت میں سے دو تہائی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی بتلائی ہے جبکہ دوسری حدیث میں آدھی تعداد، دونوں حدیثوں سے جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت تعداد ثابت کرنا مطلوب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 300 امت محمدیہ ﷺ کے ستر ہزار افراد بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔

مسئلہ 301 ہر ہزار پر مزید انچاس لاکھ (49 لاکھ) افراد بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

مسئلہ 302 ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے تین بھرے ہوئے لپ (جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں) بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِنْ حَثِيَّاتِ رَبِّي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضي الله عنه کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ)) قَالُوا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ ((هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْتَطِئِرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)) فَقَامَ عُكَاشَةُ رضي الله عنه فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

① ابواب صفة القيامة، باب ما جاء في الشفاعة (1984/2)

أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ ((أَنْتَ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہوں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کراتے ہیں نہ شگون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔“ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ”اے اللہ کے نبی! دعا فرمائیے اللہ مجھے ان سے کر دے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو ان میں سے ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهَيْطُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَطَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي هَذَا مُوسَى وَ قَوْمُهُ وَ لَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقَالَ لِي انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخِرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَ مَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ لَا عَذَابٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میرے سامنے مختلف امتوں کے لوگ لائے گئے بعض نبی ایسے تھے جن کے ساتھ دس افراد سے بھی کم لوگ تھے بعض نبیوں کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، اتنے میں میرے سامنے ایک بڑی امت آئی میں یہ سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بڑی جماعت تھی۔ پھر مجھے کہا گیا اب آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت پائی۔ مجھے بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے جس میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الایمان ، باب الدلیل علی دخول طائف من المسلمین الجنة بغیر حساب

② کتاب الایمان ، باب الدلیل علی دخول طائف من المسلمین الجنة بغیر حساب

الْأَعْمَالُ السَّائِقَةُ إِلَى الْجَنَّةِ شَاقَّةٌ

جنت میں لے جانے والے اعمال مشقت طلب ہیں

مسئلہ 303 جنت بوجھل، مشقت طلب اور انسانی مزاج پر گراں گزرنے والے اعمال سے ڈھانپی گئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ أَنْظِرْ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَجَاءَهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ ، قَالَ فَوَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانظُرْ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا ، قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَ عِزَّتِكَ لَقَدْ حُفَّتْ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ أَذْهَبُ إِلَى النَّارِ فَانظُرْ إِلَيْهَا وَ إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ فَوَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا ، فَقَالَ فَوَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوا مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا))
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم پیدا فرمائی تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا ”(جاؤ اور) جنت کا نظارہ کرو اور جو نعمتیں میں نے جنتیوں کے لئے پیدا کی ہیں انہیں دیکھو۔“ جبرائیل علیہ السلام آئے جنت اور جنتیوں کے لئے پیدا کی گئی نعمتیں دیکھیں پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے

① ابواب صفة الجنة؛ باب ما جاء في حفرة الجنة بالمكاره (2075/2)

بارے میں سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) حکم دیا کہ ”جنت کو مشکلات اور مصائب سے ڈھانپ دیا جائے۔“ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کو (دوبارہ) حکم دیا کہ ”پھر جاؤ، جنت اور جنتیوں کے لئے میں نے جو نعمتیں تیار کی ہیں، انہیں دیکھو۔“ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ گئے تو جنت مشکلات اور مصائب سے ڈھانپی ہوئی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ”اب جہنم کی طرف جاؤ اور اسے دیکھو اور جو عذاب میں نے جہنمیوں کے لئے تیار کئے ہیں انہیں دیکھو کہ (کس طرح) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہے۔“ حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ (سب کچھ دیکھ کر) واپس لوٹے تو عرض کی ”تیری عزت کی قسم! کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو اس کے بارے میں سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔“ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جہنم کو شہوات اور لذات سے ڈھانپ دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کو فرمایا ”دوبارہ جاؤ۔“ حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ دوبارہ گئے (سب کچھ دیکھا) اور عرض کیا ”تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو اس سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت ناگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے اور جہنم خوشگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 304 جنت حاصل کرنے کے لئے سخت جدوجہد اور محنت کی ضرورت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَ مَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ خَالِيَةً، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو ڈرا وہ بھاگا اور جو بھاگا وہ منزل کو

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب صفة الجنة

② ابواب صفة القيامة، باب في ثواب الاطعام والسقى والكسوة..... (1993/2)

پہنچا، سنو اللہ کا مال بہت مہنگا ہے خبردار اللہ کا مال جنت ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ 305 نعمتوں بھری جنت چاہنے والا شخص دنیا میں کبھی چین کی نیند نہیں سو سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①
 (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو سوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی جنت کے کسی خواہش مند کو سوتے دیکھا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 306 آخرت میں انعام و اکرام حاصل کرنے والے اعمال دنیا کے اعتبار سے کڑوے کیلے ہیں۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ نِ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((حُلْوَةُ الدُّنْيَا مُرَّةُ الْآخِرَةِ وَ مُرَّةُ الدُّنْيَا حُلْوَةُ الْآخِرَةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ②
 (صحیح)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت میں مٹھاس ہے۔“ اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 307 مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① ابواب صفة جہنم ، باب منه قصد اخر اهل النار خروجا .

② صحیح الجامع السغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3150

③ کتاب الزهد ، باب الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر

الْمُبَشِّرُونَ بِالْجَنَّةِ

جنت کی بشارت پانے والے لوگ

مسئلہ 308 جنت میں سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ داخل ہوں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 86 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 309 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان جنتیوں کے

سردار ہوں گے جو دنیا میں بڑھاپے کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا ظَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا نِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخَيِّرُهُمَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحيح)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اچانک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ دونوں حضرات بڑی عمر میں فوت ہونے والے مسلمانوں کے جنت میں سردار ہوں گے خواہ اگلی امتوں سے ہوں یا پچھلی امتوں سے، سوائے انبیاء اور رسولوں کے، اے علی! انہیں نہ بتانا۔“ اسے ترمذی نے روایت روایت کیا ہے۔

مسئلہ 310 حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جنت میں ان لوگوں کے

سردار ہوں گے جو جوانی کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحيح)

① ابواب المناقب ، باب مناقب ابی بکر الصدیق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (2897/3)

② ابواب المناقب ، باب مناقب ابی محمد الحسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بن علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بن ابی طالب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 311 دس حضرات کو رسول اکرم ﷺ نے دنیا میں جنتی ہونے کی بشارت دی، جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے، ان کے نام یہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحيح)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 312 حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ نے جنت میں گھر کی بشارت دی
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ ((رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔

① ابواب المناقب ، باب مناقب عبدالرحمن بن عوف (3/2946)

② کتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل خديجة رضي الله عنها

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ ((فَأَنْتَ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے عائشہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ دنیا اور آخرت میں تم میری بیوی ہو؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 314 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ) کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

مَسْئَلَةٌ 315 حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أُرَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَعِمْتُ خَشْخَشَةَ أَمَامِي فَاذَا بِلَالٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا، پھر اپنے آگے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال (رضی اللہ عنہ) تھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 316 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے جنت میں محل کی بشارت دی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسْئَلَةٌ 317 حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٌ فَهَضَّ إِلَيَّ

① سلسلہ احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث 1142

② کتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل ام سلمة رضي الله عنها

الصَّخْرَةَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (حسن)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے روز نبی اکرم ﷺ دوزر ہیں پہنے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ایک چٹان پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن چڑھ نہ سکے تب آپ ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو چٹان کے ساتھ نیچے بٹھایا اور ان پر سوار ہو کر چٹان پر چڑھ گئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس وقت) میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”طلحہ پر (جنت) واجب ہوگئی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 318 حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 224 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 319 اصحاب بدر اور اصحاب شجر جنتی ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَنْ يَدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَ الْحُدَيْبِيَّةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ② (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(جنگ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی آگ میں نہیں جائے گا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : صلح حدیبیہ (ذی قعدہ 6ھ) سے قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ کے ایک درخت کے نیچے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر جانیں قربان کرنے کے لئے بیعت کی تھی ان تمام اصحاب رسول ﷺ کو اصحاب شجر کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 320 حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی زندہ چلتے پھرتے آدمی کے بارے

① ابواب المناقب ، باب مناقب ابی محمد طلحة بن عبید اللہ ﷺ (2939/3)

② سلسلہ احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث 2160

③ کتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل عبد اللہ بن سلام ﷺ

میں جنتی کہتے نہیں سنا سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے صرف حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی یہ بشارت سنی، لہذا انہی کے بارے میں گواہی دی، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ سے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بشارتیں روایت کی ہیں۔

مسئلہ 321 حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (بنت محمد ﷺ)،

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت محمد ﷺ) اور حضرت

آسیہ رضی اللہ عنہا (زوجہ فرعون) جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ

عِمْرَانَ فَاطِمَةُ وَ خُدَيْجَةُ وَ أَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ① (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنتی خواتین کی سردار مریم بنت عمران

رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی ہیں۔“

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 322 حضرت زید بن عمرو رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ

لِزَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ دَرَجَتَيْنِ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ ② (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو

زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے دو درجے دیکھے۔“ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 323 حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ أَلَا أَخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِأَبِيكَ؟)) قُلْتُ : بَلَى!

① سلسلہ احادیث الصحیحة، للالبانی، رقم الحدیث 1434

② سلسلہ احادیث الصحیحة، للالبانی، رقم الحدیث 1406

قَالَ ((مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيَنِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مِنِّي وَرَائِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ١٦٩ ﴾)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ① (حسن)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے دن جب عبد اللہ بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے جابر! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کی ہے؟“ میں نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی ہے اور کہا ہے کہ ”اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو، میں تمہیں دوں گا۔“ تمہارے باپ نے عرض کیا ”اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرماتا کہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔“ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہو چکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔“ تیرے باپ نے عرض کیا ”اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر شہید ہونے کی تمنا کرنا) پہنچا دے۔“ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 169)“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 324 حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ إِلَيَّ ثَلَاثَةً عَلَيَّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ② (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے

① صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2285

② صحیح جامع الصغیر، للالبانی، رقم الحدیث 1594

حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہم)“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 325 حضرت جعفر بن ابوطالب (رضی اللہ عنہ) اور حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) جنت میں ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَكِيٌّ عَلَى سَرِيرٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ① (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں کل رات جنت میں داخل ہوا اور اس میں دیکھا کہ جعفر (رضی اللہ عنہ) فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حمزہ (رضی اللہ عنہ) تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 326 حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) جنتی ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلْتَنِي جَارِيَةٌ شَابَةٌ فَقُلْتُ : لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ : لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ ② (صحيح)

حضرت بریدہ (رضی اللہ عنہا) کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا، میں نے اس سے پوچھا ”تو کس کے لئے ہے؟“ کہنے لگی ”زید بن حارثہ کے لئے۔“ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 327 حضرت غمیصاء بنت ملحان (رضی اللہ عنہا) جنتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ : مَا هَذِهِ الْخَشْفَةُ؟ فَقِيلَ الْغَمِيصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ③ (صحيح)

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے کسی

① صحيح جامع الصغير ، للالباني ، رقم الحديث 3358

② صحيح جامع الصغير ، للالباني ، رقم الحديث 3361

③ صحيح جامع الصغير ، للالباني ، رقم الحديث 3363

کے چلنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا ”یہ آواز کیسی ہے؟“ مجھے بتایا گیا ”یہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت غمیصاء بنت ملحان کے شوہر اور بیٹا غزوہ احد میں شہید ہوئے ان کے بھائی حزام بن ملحان رضی اللہ عنہما حادثہ بدر معونہ میں شہید ہوئے اور خود جزیرہ قبرص کی تسخیر کے بعد واپس آنے والے جہادی لشکر میں شامل تھیں کہ دوران سفر میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مسئلہ 328 حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ كَذَلِكَمُ الْبِرُّ ، كَذَلِكَمُ الْبِرُّ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں جنت میں داخل ہوا تو قرأت کی آواز سنی، میں نے پوچھا ”یہ کون ہے؟“ فرشتوں نے جواب دیا ”حارثہ بن نعمان (آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا) ”نیکی کا اجر تو یہی ہے، نیکی کا ثواب تو ایسا ہی ہوتا ہے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 329 مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے والوں کو رسول اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي ؟)) قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَقَالَ ((الْمُهَاجِرُونَ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتَحُونَ ، فَيَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ أَوْ قَدْ حُوسِبْتُمْ فَيَقُولُونَ بِأَيِّ شَيْءٍ تُحَاسِبُ ؟ وَ إِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى مِتْنَا عَلَى ذَلِكَ ؟ قَالَ : فَيَفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيلُونَ فِيهِ أَرْبَعِينَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ② (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو میری امت

① صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث 3366

② سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، رقم الحدیث 852

میں سے کون سا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟“ میں نے کہا ”اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے تو دروازہ کھولا جائے گا جنت کا خازن ان سے پوچھے گا ”کیا تمہارا حساب ہو گیا ہے؟“ وہ جواب دیں گے ”حساب کس چیز کا؟ ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں، ہمارے کندھوں پر تھیں اور اسی حالت میں ہمیں موت آگئی۔“ چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں جا کر مزے کریں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ترمذی شریف کی حدیث میں پانچ سو سال بعد جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے کہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے مساکین اور فقراء، اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ یہ فرق لوگوں کے اعمال کی بنیاد ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 330 حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ ابْنِ دَحْدَاحٍ لَمَّا أَتَى بِفَرَسٍ عُرِيٍّ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((كَمْ مِنْ عِدْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مَدَلِّيٍّ فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ابن دحداح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک ننگی پیٹھ والا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا، آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے وہ گھوڑا بدکتا تھا ہم سب آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا ”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابن دحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی (پھلوں کے) خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 331 ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جنتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((جِبْرِيلُ رَاجِعٌ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ①
(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جبریل علیہ السلام نے (مجھے) کہا کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی بہت زیادہ قیام کرنے والی ہیں اور جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو رجعی طلاق دی تھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر رجوع فرمایا تھا۔

مَسْئَلَةٌ 332 حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 302 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

جنت میں داخل ہونے والے لوگ

﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ﴾

مسئلہ 333 نرم دل، عاجز، منکسر المزاج ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بے ضرر اور حلیم الطبع لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْتَدَتْهُمْ مِثْلُ أَفْتِدَةِ الطَّيْرِ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل چڑیوں جیسے ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 334 جنت میں غریب، فقیر محتاج، مسکین اور کمزور لوگوں کی کثرت ہوگی۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ ((كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟)) قَالُوا: بَلَى! قَالَ ((كُلُّ عُتْلٍ جَوَّازٍ مُسْتَكْبِرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہر ناتواں، لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک اتنا برگزیدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دے۔“ پھر فرمایا ”کیا میں تمہیں جہنم میں جانے

① کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب يدخل الجنة اقوام افادتهم مثل افئدة الطير

② کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب النار يدخلها الجبارون و الجنة يدخلها الضعفاء

والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہر جھگڑالو، بد اخلاق اور تکبر کرنے والا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 335 نرم دل، شریف النفس، منکسر مزاج اور ہر دلعزیز شخص جنتی ہے۔

عَنْ بِنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَرَّمَ عَلَى النَّارِ كُلِّ لَيْنٍ ، سَهْلٍ قَرِيبٍ مِنَ النَّاسِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر وہ شخص جو نرم دل ہے، شریف النفس ہے، منکسر مزاج ہے اور لوگوں سے قریب (یعنی ہر دلعزیز) ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 336 رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى)) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ يَأْبَى ؟ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا)“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کس نے انکار کیا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 337 اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو شخص روزانہ بارہ رکعت (نماز فجر سے قبل دو رکعت، نماز ظہر سے قبل چار رکعت اور بعد میں دو رکعت، نماز مغرب کے بعد دو رکعت اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت سنت) ادا کرے گا وہ جنت

① صحیح الجاع الصغير ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث

② کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة ، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ

میں جائے گا۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِيهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ
بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو شخص روزانہ اللہ کی رضا کے لئے فرضوں کے علاوہ بارہ رکعت نوافل ادا
کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ 338 صلہ رحمی کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ
يُدْنِيَنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ ((تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ
تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصِلُ ذَا رَحْمِكَ)) فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أَمَرَ
بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا
”مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد
فرمایا ”اللہ کی بندگی کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکاۃ ادا کر اور رحم والوں (رشتہ
داروں) سے تعلق قائم رکھ۔“ جب وہ آدمی واپس پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جن باتوں کا اسے حکم دیا
گیا ہے اگر ان پر عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 339 خوش اخلاق، تہجد گزار، کثرت سے نفل روزے رکھنے والے اور دوسروں
کو کھانا کھلانے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

① کتاب صلاة المسافرين ، باب فضل السنن الراجعة قبل الفرائض

② کتاب الايمان ، باب بيان الايمان الذي يدخل به الجنة و.....

عَنْ عَلِيِّ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُرْفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا)) فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ ((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَاطْعَمَ الطَّعَامَ وَآدَمَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(حسن)

حضرت علی رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں ایسے محل ہیں جن کے اندر (کھڑے ہوں) تو باہر کی ہر چیز نظر آتی ہے اور باہر (کھڑے ہوں) تو اندر کی ہر چیز نظر آتی ہے۔“ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا ”اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ کس آدمی کے لئے ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس کے لئے جو اچھی بات کرے، کھانا کھائے، بکثرت روزے رکھے اور جب لوگ مزے کی نیند سو رہے ہوں، اٹھ کر اللہ کے لئے نماز پڑھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 340 عادل حاکم، دوسروں پر رحم کرنے والا، نرم دل، پاکباز اور دوسروں سے سوال نہ کرنے والا بھی جنت میں جائے گا۔

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ ((وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَنٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيفٍ مُتَعَفِّفٍ ذُو عِيَالٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ”جنت میں جانے والے تین قسم کے لوگ ہیں ① حاکم، انصاف کرنے والا، سچ بولنے والا اور نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ② وہ شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لئے مہربان اور نرم دل ہے ③ وہ شخص جو پاکدامن ہے اور عیال داری کے باوجود کسی سے سوال نہیں کرتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 341 اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے میں خوشی محسوس کرنے والے

① ابواب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة غرف الجنة (2051/2)

② کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب الصفات التي يعرف بها الدنيا اهل الجنة و اهل النار

اور اسلام کو برضا و رغبت اپنا دین سمجھنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْحُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ① (صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے یوں کہا ”میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 342 دو یا دو سے زائد بیٹیوں کی دینی تعلیم و تربیت کرنے والے اور جوان ہونے کے بعد نیک آدمی سے نکاح کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت انس بن مالک رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے دو لڑکیوں کو ان کے جوان ہونے تک پالا پوسا، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 343 وضو کے بعد دو رکعت نفل (تحتیہ الوضو) باقاعدگی سے ادا کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبِلَالٍ صَلَاةَ الْغَدَاةِ ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشَفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ بِلَالٌ : مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةٌ مِّنْ أَنِّي لَا أَطْهَرُ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلِ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③

① ابواب الوتر ، باب فی الاستغفار (1353/1)

② کتاب البر والصلوة ، باب فضل الاحسان الی البنات

③ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1682

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی زیادہ امید ہے، کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں پاتا کہ دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جنتی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 344 نماز روزے کی پابند، پاکباز اور شوہر کی اطاعت گزار خواتین جنت میں جائیں گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ حَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ ① (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے (قیامت کے روز) اسے کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 345 انبیاء، شہداء، اہل ایمان کے فوت ہو نیوالے چھوٹے بچے اور زندہ درگور کی گئی لڑکیاں جنت میں جائیں گی۔

عَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ : حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ ؟ قَالَ ((الْنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَيْدُ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحیح)

① صحیح جامع الصغیر و زیادتہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 673

② کتاب الجہاد ، باب فی فضل الشہادۃ (2200/2)

حضرت حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا ”جنت میں کون کون جائے گا؟“ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”نبی جنت میں جائے گا، شہید جنت میں جائے گا، نومولود جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 346 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوقَ نَاقَةٍ وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس مسلمان آدمی نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر تک قتال کیا جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دوھنے میں لگتی ہے، اس پر جنت واجب ہوگئی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 347 متقی اور اچھے اخلاق والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ ((تَقْوَى اللَّهِ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ ، قَالَ ((الْفَمُّ وَ الْفَرْجُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا ”کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے جنت میں جانے کا سبب بنے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تقویٰ اور اچھا اخلاق۔“ پھر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا ”کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”منہ اور شرمگاہ۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 348 یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

① ابواب فضائل الجهاد ، باب ما جاء فيمن يكلم في سبيل الله

② كتاب البر والصلوة ، باب ما جاء في حسن الخلق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو، وہ اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے۔“ امام مالک رحمہ اللہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 349 حج مبرور ادا کرنے والا حاجی جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرہ کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 350 مسجد بنانے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی طرح کا گھر جنت میں بنائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 351 شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

① کتاب الزهد، باب فضل الاحسان الى الارملة والمسكين والیتیم

② صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها

③ کتاب الزهد، باب فضل بناء المسجد

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت سہل بن سعد رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو دو جبروں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ کی) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 352 ہمسایہ سے حسن سلوک کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ! فَلَآنَةَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَتُؤَدِي جِيرَانَهَا ، قَالَ ((هِيَ فِي النَّارِ)) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! فَلَآنَةَ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَاتِ وَتَصَدِّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَ لَا تُؤَدِي جِيرَانَهَا ، قَالَ ((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ②

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! فلاں عورت دن کو روزے رکھتی ہے، رات کو قیام کرتی ہے، لیکن ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ عورت جہنم میں ہے“ پھر صحابہ کرام رضي الله عنهم نے (ایک دوسری عورت کے بارے میں) عرض کیا ”فلاں عورت صرف فرض نماز ادا کرتی ہے اور پینیر کے ٹکڑے وغیرہ صدقہ کرتی ہے، لیکن ہمسایوں کو اذیت نہیں پہنچاتی۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ عورت جنتی ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 353 اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③

① کتاب الرقاق ، باب حفظ اللسان

② تمام المنہ بیان النخصال الموجبة بالجنة ، رقم الحديث 136

③ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثاني رقم الحديث 1714

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں، جس نے یاد کئے وہ جنت میں داخل ہوا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 354 حافظ قرآن جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَأْ وَاصْعِدْ فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَقْرَأَ الْخِرَاشِيَةَ مَعَهُ))
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①
(صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حافظ قرآن جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجے چڑھتا جا، چنانچہ وہ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا جو اسے یاد ہوگی اور وہی اس کا (مستقل) درجہ ہوگا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 355 کثرت سے سلام کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَ اطْعَمُوا الطَّعَامَ وَ صَلُّوا وَ النَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحيح)
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے کیا کرو)، (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ، اور جب (دوسرے) لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو (ان اعمال کے نتیجے میں) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 356 مریض کی عیادت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى

① ابواب الادب ، ابواب الذكر ، باب ثواب القرآن (3047/2)

② ابواب صفة القيامة ، رقم الباب 10 (2019/2)

يُوجَعُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مریض کی عیادت کرنے والا جب تک واپس نہ آجائے تب تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 357 اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دین کا علم سیکھنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ

اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ (طے کرنا) آسان فرمادیتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 358 اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 92 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 359 صبح و شام سید الاستغفار پڑھنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ

أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) قَالَ ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ

يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ

مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

① کتاب البر والصلوة ، باب فضل عيادة المريض

② کتاب الذکر والدعاء ، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہو جائے وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا وہ بھی جنتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت ہے۔

مسئلہ 360 جس شخص کی بینائی ختم ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ إِذَا أُبْتَلِيَتْ عَبْدِي بِحَبِيبَتِهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) سے آزما تا ہوں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 361 ماں باپ کی خدمت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، رسوا ہو اور ذلیل ہو ہلاک ہو، جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا۔ پھر (ان کو راضی کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب المرضی، باب فضل من ذهب بصره

② کتاب البر والصلة، باب تقديم بر الوالدین علی التطوع بالصلاة

مسئلہ 362 مسلمانوں میں سے کسی کی پریشانی یا تکلیف کو دور کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ شَجْرَةَ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اس نے وہ درخت کاٹ دیا اور جنت میں چلا گیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 363 بیماری پر صبر کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَلَا أُرِيكَ إِمْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ ((إِنْ شِئْتَ صَبْرْتِ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ)) فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفُ فَدَعَا لَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا ”کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟“ میں نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (ایک عورت کی طرف اشارہ کر کے) کہا یہ کالی عورت، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی ”میں مرگی کی مریضہ ہوں اور (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر تو چاہے تو صبر کر تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے دعا کرتا ہوں وہ تجھے صحت عطا فرمادے گا (اس صورت میں جنت کا وعدہ نہیں کرتا) اس عورت نے عرض کیا ”میں صبر کروں گی۔“ لیکن ساتھ یہ بھی عرض کیا ”(مرگی کے

① کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة الاذى عن الطريق

② کتاب المرضی، باب فضل من يصرع من الريح

دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے۔“ رسول اکرم ﷺ نے اس کے لئے یہ دعا فرمادی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 364 نبی، شہید، صدیق، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ اور اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے والا جنت میں جائے گا۔

مسئلہ 365 اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے کی تکلیف اٹھانے والی اور اپنے شوہر کے ظلم پر صبر کرنے والی خاتون جنت میں جائے گی۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ص قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ا ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالصِّدِّيقُ فِي الْجَنَّةِ الْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَ الرَّجُلُ يَزُورُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ فِي اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَاءِ كُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ الْوَدُودُ الْوَلُودَ ، الْعَوْرُودَ الَّتِي إِذَا ظَلِمَتْ قَالَتْ هَذِهِ يَدِي فِي يَدِكَ لَا أَذُوقُ غَمًّا حَتَّى تَرْضَى)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①
(حسن)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہیں جنت میں جانے والے مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (سنو) نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، صدیق جنتی ہے، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ملنے والا جنتی ہے، کیا میں تمہیں جنت میں جانے والی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے (کی تکلیف اٹھانے) والی اور وہ نیک عورت کہ جس کا شوہر اس پر ظلم کرے تو کہے ”میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 366 شریعت کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جاننے والا یعنی ان پر عمل کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَأَحَلَلْتُ الْحَلَائِلَ وَجَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ ((نَعَمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ان سوال کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں (شریعت کی) حلال کردہ چیزوں کو حلال جانوں اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جانوں، لیکن اس سے زیادہ کچھ نہ کروں، تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 367 دو نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والے والدین جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لِنَسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ كُنَّ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ: إِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَانِ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! قَالَ ((أَوْ اثْنَانِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا ”تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کی رضا کے لئے صبر کرے تو جنت میں جائے گی۔“ ایک عورت نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر دو بچے مریں، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر دو مریں تب بھی یہی ثواب ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 368 ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

① کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ.....

② کتاب البر والصلۃ، باب فضل من یموت لہ ولد فیحتسبہ

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعَهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ ①

(صحیح)

حضرت ابو امامہ رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔“ اسے نسائی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 369 ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کا کثرت سے وظیفہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! قَالَ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت ابو ذر رضي الله عنه کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ضرور آگاہ فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ ”نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 370 ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ کا وظیفہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)

① سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 972

② سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3083

③ صحیح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2757

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ“ (عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے) کہا، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 371 جو شخص اپنے مال کی وجہ سے بے گناہ قتل کیا گیا وہ جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ظلم کے ساتھ اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا گیا اس کے لئے جنت ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 372 جس عورت نے حمل ساقط ہونے پر صبر کیا وہ جنت میں جائے گی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ! إِنْ السَّقَطَ لِيَجُرَّ أُمَّهُ بِسَرِّهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا حُتَسَبَتْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ساقط الحمل بچہ اپنی ماں کو انگلی سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 373 حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا قاضی جنت میں جائے گا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَ قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَ قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَازَ مُتَعَمِّدًا أَوْ قَضَى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُمَا فِي النَّارِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ③

① کتاب تحریم الدم ، باب من قتل دون ماله (3808/3)

② کتاب الجنائز ، باب ما جاء فيمن اصاب بسقط (1305.1)

③ صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4174

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قاضی جنت میں، وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا، وہ جنت میں جائے گا اور وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور جانتے بوجھتے ظلم کیا (یعنی فیصلہ حق کے خلاف کیا) اور وہ قاضی جس نے علم (تحقیق) کے بغیر فیصلہ کیا دونوں جہنم میں جائیں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 374 کسی مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ ذَبَّ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ① (صحيح)
حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت سے برائی کو دور کیا اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے آگ سے آزاد کرے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 375 کسی سے سوال نہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَكْفَلَ لِي أَنْ لَا يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاتَكْفَلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 376 غصہ پینے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَغْضَبْ وَ لَكَ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ③ (صحيح)

① صحيح جامع الصغير ، للالباني ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 6116

② كتاب الزكاة ، باب كراهية المسئلة (1446/1)

③ صحيح جامع الصغير ، للالباني ، الجزء السادس ، رقم الحديث 7251

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”غصہ نہ کر تیرے لئے جنت ہے۔“

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 377 عصر اور فجر کی نماز باقاعدگی سے باجماعت ادا کرنے والا جنت میں

جائے گا۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ

صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو بکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا ”جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 378 ظہر سے قبل چار رکعت سنت پر مداومت اختیار کرنے والا جنت میں

جائے گا۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ

أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحيح)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت ادا

کیں اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے جہنم کی آگ حرام کر دیں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 379 مسلسل چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھنے والا

جنت میں جائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي

جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ تَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)) رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ ③ (حسن)

① كتاب الصلاة ، باب فضل صلاة الصبح والعصرو.....

② ابواب الصلاة ، باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر (358/1)

③ ابواب الصلاة ، باب في فضل التكبير الاولى (200/1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے چالیس دن تک (پانچوں نمازیں) تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں اس کے لئے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 380 درج ذیل سات آدمی جنت میں جائیں گے۔

- ① عادل حاکم
- ② جوانی کی عمر میں عبادت کی رغبت رکھنے والا
- ③ زیادہ وقت مسجد میں گزارنے والا
- ④ اللہ کے لئے دوسرے سے محبت کرنے والا
- ⑤ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا
- ⑥ اللہ کے ڈر سے حسین و جمیل عورت کی دعوت گناہ سے رکنے والا
- ⑦ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَ تَفَرَّقَا وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحيح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس روز کوئی سایہ نہیں ہوگا اس روز اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے (عرش) کے سائے تلے جگہ دے گا ① عادل حاکم ② اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جو ان ③ وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد واپس آنے تک مسجد میں اٹکا رہے ④ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جن کا ملنا اور الگ ہونا خالص اللہ کے لئے ہی ہو ⑤ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ⑥ وہ شخص جسے کسی اونچے خاندان کی خوبصورت عورت نے دعوت گناہ دی اور اس نے کہا میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں ⑦ وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ تک کو پتہ نہ چلے دائیں نے کیا صدقہ کیا ہے۔“ اسے

① کتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله (1049/2)

ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 381 دوسروں کو معاف کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَتَمَ غِيظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُزَوِّجُهُ مِنْهَا مَا شَاءَ))
رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن (انتقام نہ لیا اور) غصہ پی گیا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کر لے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 382 تکبر، خیانت، قرض سے پاک شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص تکبر، خیانت اور قرض سے پاک مرادہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 383 اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے

① صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 6394

② ابواب السیر ، باب الغلول (1278/2)

③ کتاب الاذان ، باب ثواب ذالک (650/1)

ہوئے اور اذان دی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے موزن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 384 موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَا بَنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ① (حسن)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



الْمَحْرُومُونَ مِنَ الْجَنَّةِ فِي الْبَدَايَةِ

ابتداء جنت سے محروم رہنے والے لوگ

[اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِكَرِيمِكَ وَمَنْكَ]

مسئلہ 385 جھوٹی قسم کھا کر دوسرے کا حق مارنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ ((وَإِنْ قِضِيًّا مِنْ أَرَاكِبٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ نے اس کے لئے جہنم واجب کر دی اور جنت حرام کر دی۔“ ایک آدمی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 386 حرام طریقے سے مال کمانے اور کھانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غَدَى بِالْحَرَامِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ②

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو جسم حرام غذا سے پلا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 387 والدین کا نافرمان، دیوث، اور مرد کی مشابہت کرنے والی عورت جنت

① کتاب الایمان ، باب وعید من اقتطع حق مسلم بيمين

② مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، کتاب البیوع ، باب الکسب و طلب الحلال (787/2)

میں نہیں جائے گی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُ لَوْلَا دَيْهِ وَالدِّيُوثُ وَرَجُلَةٌ نِسَاءً)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ① (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان، دیوث اور مردکی مشابہت کرنے والی عورت جنت میں نہیں جائیں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 388 قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 389 اپنی رعایا کو دھوکہ دینے والا حاکم جنت میں نہیں جائے گا

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ وَاكِيلٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”مسلمان رعیت پر حکومت کرنے والا حاکم اگر اس حال میں مرا کہ وہ اپنی رعیت سے دھوکہ کر رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 390 احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت

① صحيح الجامع الصغير ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3958

② ابواب البر والصلة ، باب ما جاء في صلة الرحم (1559/2)

③ كتاب الاحكام ، باب من استرعى رعية فلم ينصح

میں داخل نہیں ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْانٌ وَلَا عَاقٍ وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا (یعنی بوڑھا شرابی) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے نسانے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 391 ہمسائے کو اذیت پہنچانے والا جنت سے محروم رہے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 392 بدزبان اور بد مزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاطُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❸

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بدزبان اور بد مزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 393 تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

❶ کتاب الاشرہ ، باب الروایۃ فی المدمین فی الخمر (5241/3)

❷ کتاب الایمان ، باب بیان تحریم ایذاء الجار

❸ کتاب الادب ، باب فی حسن الخلق (4017/3)

مِنْ كِبَرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کے دل میں رتی برابر تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 394 چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بعض احادیث میں ”نَمَامٌ“ کا لفظ ہے، دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

مَسْئَلَةٌ 395 اپنے آپ کو جانتے بوجھتے غیر باپ سے منسوب کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو شخص جانتے بوجھتے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 396 بلاوجہ طلاق مانگنے والی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رِاحَةُ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ④ (صحيح)

① کتاب الایمان ، باب تحریم الکبر

② کتاب الادب ، باب فی القتات (4076/3)

③ کتاب الفرائض ، باب من ادعی الی غیر ابیہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 397 کا لے رنگ کا خضاب لگانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ①
(صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔



لَا يَجُوزُ الْحُكْمُ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

کسی متعین شخص کے بارے میں جنتی ہونے کا حکم لگانا جائز نہیں

کسی شخص کے بارے میں قطعی جنتی کا حکم لگانا جائز نہیں

مسئلہ 398

کسی شخص کے قطعی جنتی یا جہنمی ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

مسئلہ 399

عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ إِمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ :
أَنَّهُ اقْتَسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ ﷺ فَأَنْزَلَنَا فِي أَبِياتِنَا فَوَجَعَ
وَجَعَهُ الَّذِي تُوْفِي فِيهِ فَلَمَّا تُوْفِي وَغُسِلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أبا السَّائِبِ فَشَهِدَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَمَا
يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ ، فَقَالَ
((أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ
بِي)) قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُرِي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہتی ہیں کہ قرعہ ڈال کر مہاجرین کو انصار میں تقسیم کیا گیا تو ہمارے حصہ میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے ہم نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں فوت ہوئے، فوت ہونے کے بعد انہیں غسل دیا گیا کفن پہنایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا ”اے ابوسائب! (حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت) تجھ پر اللہ کی رحمت ہے میں تیرے حق میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت بخشی۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(ام العلاء) تجھے کیسے معلوم ہوا اللہ نے اس کو عزت دی ہے؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، پھر اللہ تعالیٰ کس کو عزت

دے گا۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بے شک عثمان کی موت آگئی اور اللہ کی قسم! میں بھی اس کے لئے (اللہ سے) خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ (قیامت کے روز) میرا کیا حال ہوگا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“ حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ”اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی کسی کو (گناہ سے) پاک نہیں کہا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر آپ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے انہیں جنتی کہنا جائز ہے۔ ② اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، کبریائی، استغناء اور جلال کے پیش نظر فرمائی جس کا اظہار دوسری حدیث میں یوں فرمایا ”کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھی؟“ فرمایا ”ہاں، میں بھی۔“ الایہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔“ (مسلم) ③ یاد رہے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دو دفعہ ہجرت حبشہ کی سعادت حاصل ہوئی اور تیسری دفعہ مدینہ منورہ کی ہجرت کا شرف پایا۔ آپ کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا ”تم اس دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر دنیا سے آلودہ نہ ہونے پایا۔“ اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے قطعی جنتی ہونے کا حکم لگانے والی خاتون کو ٹوک دیا۔

مسئلہ 400 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میدان جنگ میں قتل ہونے والے ایک شخص کو جنتی سمجھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”ہرگز نہیں وہ جہنم میں ہے۔“

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! إِنَّا فُلَانًا قَدْ اسْتُشْهِدَ قَالَ ((كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بَعَاءَةً قَدْ غَلَّهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ”فلاں شخص شہید ہو گیا (اور جنت میں ہے)“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہرگز نہیں، میں نے اسے مال غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں جہنم میں دیکھا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 401 کسی زندہ یا فوت شدہ آدمی کو خواہ وہ بظاہر کتنا بڑا متقی، عالم، ولی، پیر، فقیر اور درویش ہی کیوں نہ ہو، قطعی جنتی سمجھنا جائز نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمْنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلٍ لَاهِلٍ

الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمْنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی مدت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جہنمیوں والے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی مدت تک جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں والے کام پر ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں والے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں والے کام کرتا ہے جبکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ویسے تو اولیاء اللہ کی قبروں اور مزاروں پر نذرین، نیازیں اور چڑھاوئے چڑھانا شرک اکبر ہے ہی، لیکن مذکورہ احادیث کی روشنی میں ایک لاکھ حاصل، بے کار اور بے فائدہ عمل بھی ہے اس لئے کہ کسی بھی فوت شدہ آدمی کے بارے میں اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ قبر میں وہ آرام کی نیند سو رہا ہے یا اللہ کے عذاب میں گرفتار ہے۔



❶ کتاب القدر، باب كيفية خلق الادم في بطن امه و.....

❷ کتاب القدر، باب كيفية خلق الادم في بطن امه و.....

تَذْكَرَةُ الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ فِي الْجَنَّةِ

جنت میں بیتے دنوں کی یادیں

مسئلہ 402 پرانے ساتھی کی یاد اور اس سے ملاقات کا عبرت انگیز منظر!

﴿ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ○ يَقُولُ أَءِ نَكَ لِمَنِ الْمُصَدِّقِينَ ○ إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ○ إِنَّا لَمَدِينُونَ ○ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّطَّلِعُونَ ○ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○ قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدَتْ لَتُرْدِينَ ○ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ○ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ○ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ لِيُمَثِّلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَمَلُونَ ﴿ (37:50-61)

” (جنت میں) اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حال احوال دریافت کریں گے ان میں سے ایک کہے گا۔ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا کیا تو بھی (اس بات کو) مانتا ہے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو (دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اپنے اعمال کا) بدلہ پائیں گے؟ پھر وہ (اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے) پوچھے گا ”اب آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب کہاں ہیں؟“ (وہیں سے وہ جنتی) جھانکے گا تو اپنے ساتھی کو جہنم کی گہرائی میں پائے گا اور (اسے مخاطب کر کے) کہے گا ”واللہ! تو تو مجھے بھی ہلاک کر دینے والا تھا، اگر میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوتا جو پکڑے گئے ہیں۔“ (پھر وہ جنتی اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر اپنی مسرت اور خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کرے گا) ”اچھا تو یہ صحیح ہے نا کہ اب ہمیں (جنت میں) موت نہیں آئے گی؟ ہاں جو پہلے موت آچکی بس آچکی، نہ ہی ہم عذاب دیئے جائیں گے؟ یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے ایسی کامیابی حاصل کرنے کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔“ (سورہ صافات،

مسئلہ 403 اہل جنت اپنی مجالس میں دنیا کی زندگی کی یادیں تازہ کیا کریں گے۔

﴿ وَ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ○ فَمَنْ

اللَّهُ عَلَيْنَا وَ وَقْنَا عَذَابَ السَّمُومِ ○ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ○ ﴾ (28-25:52)

”جنتی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا کے گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے اور آپس

میں کہیں گے ہم پہلے (دنیا کی زندگی میں) اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے آخر کار

اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا ہم اس سے پہلے (دنیا میں)

اس سے دعائیں مانگتے تھے وہ واقعی بڑا محسن اور مہربان ہے۔“ (سورہ طور، آیت 25-28)

أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ

اعراف والے لوگ

مسئلہ 404 جنت اور جہنم کے درمیان ایک بلند جگہ پر بعض لوگ رہائش پذیر ہوں

گے، جنہیں اصحاب الاعراف (بلندیوں والے) کہا جائے گا۔

مسئلہ 405 اصحاب الاعراف کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی جس وجہ سے وہ نہ تو

جنت میں جا سکیں گے نہ ہی جہنم میں جائیں گے، لیکن اللہ کے فضل و

کرم سے جنت میں جانے کے امیدوار ہوں گے۔

﴿ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَتِهِمْ وَنَادُوا

أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمْ عَلَيكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝ ﴿(46:7)

”دونوں گروہوں (یعنی جنتی اور جہنمی) کے درمیان ایک پردہ (دیوار) ہوگا جس کی بلندی پر کچھ

لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے نشان سے پہچانیں گے (یعنی جنتیوں کو ان کے روشن چہروں سے اور

جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے) یہ اعراف والے جنتیوں کو پا کر کہیں گے ”السلام علیکم“ اعراف والے

جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے لیکن جنت کے امیدوار ہوں گے۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر 46)

مسئلہ 406 اعراف والے جہنمیوں کو دیکھ کر درج ذیل دعا مانگیں گے۔

﴿ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ﴿(47:7)

(47:7)

”جب اعراف والوں کی نگاہیں آگ والوں کی طرف پھرائی جائیں گی تو وہ کہیں گے ”اے

ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ فرمانا۔“ (سورہ اعراف، آیت 47)

مسئلہ 407 اعراف والوں کا اپنے بعض آشنا جہنمیوں سے عبرت آموز خطاب!

﴿ وَ نَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُسْتَكْبِرُونَ ۝ أَهُؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝ ﴾ (49-48:7)

”اصحاب الاعراف کچھ لوگوں کو ان کی (بعض) علامتوں سے پہچان کر کہیں گے ”آج تمہارا جتھا اور دنیا میں تکبر اور غرور تمہارے کسی کام نہ آیا۔ کیا یہ (اہل جنت) وہی لوگ نہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ انہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کچھ بھی نہیں دے گا؟“ (آج انہیں سے کہا گیا ہے) داخل ہو جاؤ جنت میں تمہارے لئے خوف ہے نہ غم۔“ (سورہ اعراف، آیت 48-49)



عَقِيدَتَانِ مُتَضَادَتَانِ وَ عَاقِبَتَانِ مُتَضَادَتَانِ

دو متضاد عقیدے اور دو متضاد انجام

مسئلہ 408 دنیا کے عیش و آرام اور ناز و نعم میں مزے کی زندگی بسر کرنے والے کافر لوگ دنیا کی زندگی میں اہل ایمان کی بے کسی اور بے بسی پر ہنستے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں، آخرت میں اہل ایمان جنت کی نعمتوں میں مزے کی زندگی بسر کرتے ہوئے اہل کفار کی بے کسی اور بے بسی پر ہنسیں گے اور ان کا مذاق اڑائیں گے۔

﴿ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ○ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ○ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ○ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ○ وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ○ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ○ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ○ هَلْ تُؤِيبُ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ ﴾ (36-29:83)

”مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے، اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں، مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں کافر جو کچھ دنیا میں کرتے تھے ان کا ثواب (بدلہ) انہیں مل ہی گیا۔“ (سورہ مطففین، آیت نمبر 29-36)

بَعْضُ نِعَمِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا دنیا میں جنت کی بعض نعمتیں

مسئلہ 409 حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحيح)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حجر اسود جنت سے اتر اہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 410 عجوة کھجور جنت کا پھل ہے۔

مسئلہ 411 مقام ابراہیم جنت کا پتھر ہے۔

مسئلہ 412 زیتون جنت کا درخت ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ② (صحيح)

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عجوة (کھجور) اور چٹان (یعنی مقام ابراہیم) اور درخت (یعنی زیتون) جنت میں سے ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 413 رسول اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک اور منبر شریف کی درمیانی جگہ جنت کا

① ابواب الحج ، باب فضل الحجر الاسود (695/1)

② تحقیق مصطفی عبدالقادر ، دار الکتب العلمیہ بیروت (226/4)

ٹکڑا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مَنبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مَنبَرِي عَلَى حَوْضِي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 414 مہندی جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ((سَيِّدُ رِيحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْجِنَاءُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ② (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اہل جنت کے لئے خوشبوؤں کی سردار مہندی کی خوشبو ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 415 بکری جنت کے جانوروں میں سے ایک جانور ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ((إِنَّ الْغَنَمَ مِنْ دَوَابِ الْجَنَّةِ فَاْمْسُحُوا رُغَامَهَا وَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِهَا)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے (اس کے باڑے سے) اس کا رینٹ اور تھوک وغیرہ صاف کرو اور اس میں نماز پڑھ لو۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 416 وادی بطحان جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔

① کتاب فضل الصلاة في المسجد مكة والمدينة ، باب فضل ما بين القبر والمنبر

② سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1128

③ سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 8611

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُطْحَانُ عَلِيٍّ بَرَكَةٌ مِنْ بُرُوكِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ ①
(حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”بطحان جنت کے تالابوں میں سے ایک تالاب ہے۔“ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : بطحان، مدینہ منورہ سے متصل بستی قبا کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔

الْأَدْعِيَةُ فِي طَلَبِ الْجَنَّةِ

جنت طلب کرنے کی دعائیں

مسئلہ 417 اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرنے کی چند دعائیں درج ذیل ہیں۔

① ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ أُعْلَمْ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ أُعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادَ بِهِ
عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَعُوذُ
بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ
قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا)) ① (صحيح)

یا اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں، جلد یادیر کی۔ جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں
جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے، جلد یادیر کی، جسے میں جانتا ہوں اور جسے
میں نہیں جانتا۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے
مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے پناہ مانگی۔
یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و فعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ!
میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول و فعل سے جو آگ کے قریب لے جائے۔ یا اللہ!
میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنا

دے۔

② ((اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلِغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَ مِنَ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَ أَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَ انصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبْرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تَسْلِطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا)) ① (صحیح)

”یا اللہ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچادے اور اتنا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب سہنا ہمارے لئے آسان بنا دے۔ یا اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا (یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ) جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے اور دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال، دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنا نہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔“

③ ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ)) ②

”اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب اور آپ کی مغفرت کے سامان اور ہر نیکی سے حصہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہم آپ سے جنت کے حصول میں کامیابی اور آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔“

④ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَ تَضَعِ وِزْرِي وَ تُصْلِحَ أَمْرِي وَ تُطَهِّرَ قَلْبِي وَ تَحْصِنَ فَرْجِي وَ تُنَوِّرَ قَلْبِي وَ تَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَ أَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ

① صحیح جامع الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2730

② مستدرک حاکم 525/1

① ((الْجَنَّةِ))

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرے معاملات کی اصلاح فرما، میرے دل کو پاکیزہ بنا، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے دل کو روشن فرما، میرے گناہ معاف فرما اور میں آپ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔“

⑤ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَاسْتَجِيرُ بِكَ مِنَ النَّارِ)) ② (حسن)

”اے اللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔“ (تین بار یہ کلمات

کہنے چاہئیں)



① مستدرک حاکم 520/1

② صحیح جامع الترمذی، الدعاء من الكتاب والسنة 88

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

مسئلہ 418 جنت میں داخلہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی ممکن ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَتِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بھی؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہاں میں بھی، الا یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 419 تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے والے کے لئے خود جنت سفارش کرتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرِهِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے ”یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما۔“ اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے ”یا اللہ! اسے آگ سے پناہ

① کتاب صفات المنافقين ، باب لن يدخل الجنة احد بعمله

② ابواب الزهد ، باب صفة الجنة

دے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 420 اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے مساکین اور فقراء، اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^① (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مہاجر، فقراء، اغنیاء سے پانچ سو

سال قبل جنت میں جائیں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 421 ہر انسان کی جنت اور جہنم میں جگہ ہوتی ہے، لیکن جب کوئی آدمی جہنم میں چلا جاتا ہے تو اس کی جنت والی جگہ جنتیوں کو دے دی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ

مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ فَإِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ فَذَلِكَ

قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝﴾ ((رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ^② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس

کے دو مقام نہ ہوں ایک جنت میں ایک جہنم میں، لیکن جب کوئی شخص مرنے کے بعد جہنم میں چلا جاتا ہے تو

اہل جنت اس کے جنت والے مقام کے وارث بن جاتے ہیں اور یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول

﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝﴾ کی یعنی یہ لوگ ہیں (جنت کے) وارث۔“ (سورہ مؤمنین، آیت نمبر 10)

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 422 جہنم میں جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی شفاعت پر جہنم سے نکل کر

جنت میں داخل ہونے والے لوگوں کو جنتی لوگ ”جہنمی“ کے نام سے

① ابواب الزهد، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل اغنيائهم (2/1916)

② ابواب الزهد، باب صفة الجنة (2/3503)

پکارتیں گے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشِفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کچھ لوگ محمد ﷺ کی سفارش سے آگ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے لوگ انہیں ”جہنمی“ کے نام سے پکارتیں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جہنمی، طعنہ کے طور پر نہیں کہا جائے گا بلکہ اللہ کا فضل یاد دلانے کے لئے کہا جائے گا جس نے انہیں اپنے فضل و کرم سے جہنم سے نجات دلائی تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ شکر گزار بنیں۔

مسئلہ 423 جنتی آدمی کی روح قیامت سے پہلے جنت میں پہنچ جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحيح)

حضرت عبدالرحمن بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مومن کی روح (مرنے کے بعد) جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے یہاں تک کہ جس روز مردے اٹھائے جائیں گے اس روز وہ روح اپنے جسم میں لوٹادی جائے گی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 424 مومن کو اللہ کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے ہمیشہ خائف رہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ

① کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار

② کتاب الزهد، باب ذکر القبر (2446/2)

الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کیا عذاب ہیں تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ : وَاللَّهِ ! يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أُرْجُو اللَّهَ وَ إِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَ أَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ② (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا ”تم کیا محسوس کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم، ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پر امید بھی ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حسب امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسب خوف محفوظ و مامون رکھتے ہیں۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 425 مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ ((اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمَ بِمَا كَانُوا عَمَلِينَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

① کتاب الرقاق ، باب الرجاء مع الخوف

② صحيح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 815

③ کتاب القدر ، باب الله اعلم بما كانوا عاملين

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے مشرکین کی (فوت ہونے والی نابالغ) اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 426 مسلمانوں کے فوت شدہ نابالغ بچوں کی پرورش جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ علیہم السلام کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ فِي جَبَلٍ فِي الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ إِبْرَاهِيمُ وَ سَارَةُ حَتَّى يَدْفَعُوهُمْ إِلَى آبَائِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسلمانوں کے بچے (فوت ہونے کے بعد) جنت میں پرورش پاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہما ان کی نگہداشت فرماتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کے روز انہیں ان کے والدین کے سپرد کر دیں گے۔“ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 427 جنت اور اس کی نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم کی علامت ہیں۔

مسئلہ 428 جہنم اور اس کی تکلیفیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی علامت ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوتِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلُؤَهَا فَاثَمًا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا لَكَ تَمْتَلِي وَيُزَوِّي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جنت اور جہنم نے آپس میں بحث کی، آگ نے کہا میرے اندر متکبر اور جابر لوگ داخل ہوں گے جنت نے کہا میرے اندر صرف ضعیف لوگ ہی آئیں گے، گزے پڑے اور عاجز لوگ۔ تب اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعہ رحم کروں گا اور جہنم سے کہا تو میرا عذاب ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا اور تم بھری جاؤ گی۔ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) جہنم لوگوں سے تو نہیں بھر سکے گی البتہ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر اپنا قدم مبارک رکھیں گے تب وہ کہے گی بس! بس! اور بھر جائے گی، اس کا ایک حصہ دوسرے پر سمٹ جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ 429 مسئلہ ہر جنتی جنت میں اپنے محل کو دنیا کے مکان سے بہتر پہچانتا ہوگا۔

❶ 430 مسئلہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے سب کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے پڑیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نَقُّوا وَهُدِبُوا أُذُنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا أَحَدُهُمْ بِمَسْكِنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب اہل ایمان جہنم کے اوپر (رکھے ہوئے پل صراط) سے گزر جائیں گے تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل کے اوپر روک لئے جائیں گے اور دنیا میں لوگوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم کئے ہوں گے ان کا بدلہ چکایا جائے گا جب سارے اہل ایمان پاک صاف ہو جائیں گے تو پھر انہیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی قسم ہے

❶ کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب النار يدخلون الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء

❷ کتاب المظالم، باب قصاص المظالم

اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہر جنتی جنت میں اپنی جگہ سے دنیا کی جگہ کے مقابلے میں زیادہ آشنا ہوگا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 431 موت کو ذبح کرنے کا منظر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَدْخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أَتَى بِالْمَوْتِ مُلَبِّبًا فَيُوقِفُ عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطْلَعُونَ خَائِفِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا أَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ : هُوَ لَاءِ وَهُوَ لَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وَكَلْنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّورِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا تو موت کھینچ کر لائی جائے گی ایک دیوار پر جو اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان واقع ہوگی۔ پھر کہا جائے گا ”اے جنت والو!“ وہ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا ”اے جہنم والو!“ وہ خوش ہو کر متوجہ ہو جائیں گے انہیں شفاعت کی امید ہوگی۔ پھر اہل جنت اور اہل جہنم کو مخاطب کر کے کہا جائے گا ”کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟“ اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کہیں گے ”ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر (دنیا میں) مسلط کی گئی تھی۔“ چنانچہ اسے دیوار پر لٹا کر ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا ”اے جنت والو! آج کے بعد موت نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں رہو اور اے جہنم والو! آج کے بعد موت نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 432 جس شخص کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا بالآخر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دیں گے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

① ابواب صفة الجنة، باب ما جاء في خلود اهل الجنة واهل النار (2072/2)

وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نجات پا جائے گا (اور جنت میں داخل ہوگا) پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گہیوں برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



مؤلفہ : محمد اقبال کیلانی

- | | |
|----|----------------------|
| 1 | توحید کے مسائل |
| 2 | اتباع السنہ کے مسائل |
| 3 | طہارت کے مسائل |
| 4 | نماز کے مسائل |
| 5 | جنازہ کے مسائل |
| 6 | درود شریف کے مسائل |
| 7 | دعا کے مسائل |
| 8 | زکوٰۃ کے مسائل |
| 9 | روزے کے مسائل |
| 10 | حج و عمرہ کے مسائل |
| 11 | جہاد کے مسائل |
| 12 | نکاح کے مسائل |
| 13 | طلاق کے مسائل |
| 14 | جنت کا بیان |
| 15 | جہنم کا بیان |
| 16 | شفاعت کا بیان |
| 17 | قبر کا بیان |
| 18 | علامات قیامت کا بیان |
| 19 | قیامت کا بیان |
| 20 | دوستی اور دشمنی |
| 21 | فضائل قرآن مجید |
| 22 | تعلیمات قرآن مجید |

2- شیش محل روڈ،

لاہور، پاکستان

© 7232808

حکایت پبلیکیشنز

جنت کا بیان

مترجم و تالیف کیلانی

جان

پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور پاکستان

297.46

915 ج

119045